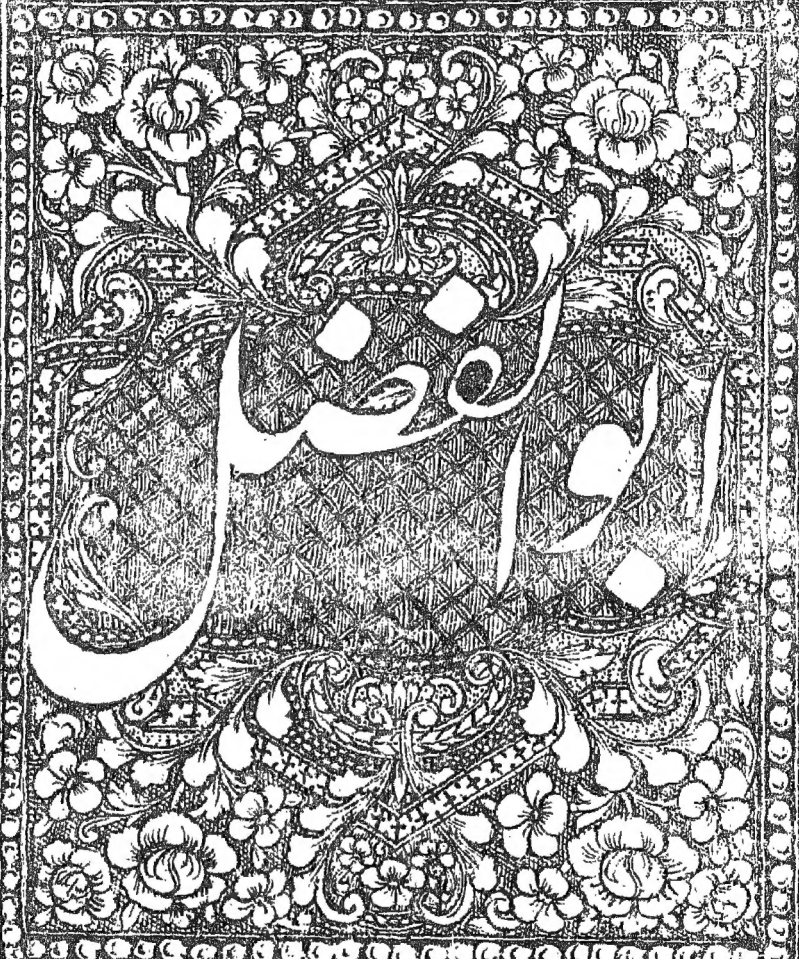


بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وجلاله

والمجيد الذي لا يحد ولا يحيط به
العلم والقدرة والجلال والكرام



فما هي البنية التي لا تتغير ولا تتبدل
والتي لا يحد ولا يحيط بها العلم والقدرة

والجلال والكرام
والذي لا يحد ولا يحيط به العلم والقدرة
والجلال والكرام

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا وغیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطبوعہ ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معانیہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیکسٹ بیچ کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب درسی انشا فارسی وار و وغیرہ کی درج کر رہے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب انشا فارسی

انشا سے بہار رحیم۔ مصنفہ مولوی امانت علی خان صاحب
انشا سے فائز۔ از مولوی محمد اکرم صاحب متخلص فائز
مطبوعہ نظامی۔
انشا سے فیض رسان۔ از منشی حفیظ اللہ۔
انشا سے خلیفہ۔ مصنفہ خلیفہ شاہ محمد مرحوم قنوجی۔
انشا سے تیز۔ مصنفہ منشی کالی راے صاحب متخلص تیز
انشا سے مادھورام۔ مشہور انشا ہے۔
انشا سے مینر۔ مصنفہ میرانی شیر لاہوری بخط نستعلیق۔
ایضاً انشا سے مینر۔ بخط شکستہ واسطے تعلیم
کم سواد و خط شکستہ کے۔
انشا سے بہار ہند۔ تصنیف مولوی عبدالغنی زاری۔
انشا سے جامی۔ تصنیف مشہور از مولانا عبدالرحمن جامی۔
انشا سے طاہر وحید۔ مشہور کتاب میرزا طاہر وحید۔
انشا سے فائق۔ از مولوی محمد فائق۔
انشا سے دولت رام۔
انشا سے صفدری۔ حسین رقعات فارسی اور ترکی متقابل اردو میں
انشا سے گلزار عجم۔ مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی۔
انشا سے مفید۔ تصنیف منشی محمد رام صاحب تسلیم
الفعال کے لیے نہایت عمدہ ہے۔
انشا سے دلاویز۔ از مولوی عبدالغنی صاحب

انشا از مہ شطرنج۔

انشا سے عجیب۔ مشہور کتاب ہے۔
ظہیر الانشا۔ مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم۔
مجموعہ انشا۔ صفیر بیبل و صحت نامہ از عبداللہ خان
علوی تعلیم اطفال کے واسطے بہتر ہے۔
شبیم شاو اب مع فرہنگ لغات۔ نادرا انشا
از مولوی کمرے نقشبندی یہ بڑے رتبہ کی انشا ہے۔
انشا سے دلکش۔ مصنفہ منشی فتح محمد صاحب۔
فیض و بستان۔ مصنفہ منشی ولایت حسین خان صاحب
یہ کتاب لائق دید ہے۔
و ستارہ الصبیان۔ درس اطفال کے لیے نہایت مفید ہے۔
رقعات عزیز می۔ از تصنیفات مولوی عبداللہ
صاحب آرومی۔
رقعات عالمگیری۔ جو خود بادشاہ عالمگیر نے تحریر فرمائی۔
رقعات قتیل۔ مصنفہ میرزا محمد حسن قتیل۔
پنچ قریعہ از ارادت خان افغنیہ شرح و شرح۔
رقعات بیدل۔ از میرزا عبدالقادر بیدل۔
رقعات کچھی نرائن۔ مشہور انشا ہے۔
رقعات منظمی۔ سیس عیار کے رقعہ مفید طلب۔
رقعات امان اللہ حسینی۔ بلاغت و فصاحت
میں مشہور ہے۔

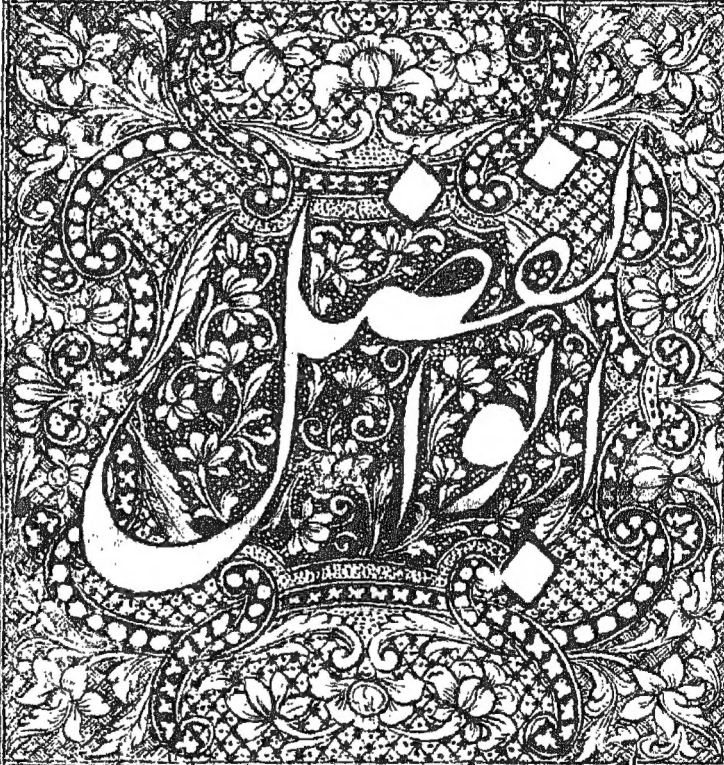
M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE2149

از حسن تو فوق خلاق و ز ما و سید سخن بر زبان

چکیده کلام و سخن از سید متجرب طبع آسمان پیوند کتابت علمای



فما می بعد تحسین و تفتیح بر وجه کمال هر سه دست سرسخی ز نور کمال

در طبع چمن مستوی الی نقوش گشایش نشین از طباع شد

۳
کے مجموعہ صفات و کمالات کی بنا پر
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

وہابیوں کی نظر سے دیکھو

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

عبد الوہاب علی

کتابخانه عمومی

مجلس

سنگ آمد بیت شهنشاه جهان را در وفاتش دیده پیرم شد به سکند رشک است نیک فلاطون
 ز عالم شد به معاف و ضات آن صد نشین چار باش فضل و کمال که کارنامه نضا و قدر و دستور
 مداح کاست پرگنده افتاده بود و نیکه عبد الصمد فضل محمد ام و در اولاد و آن اسطوی بختش در از
 هشیبه زادگی نسبت فرزندی و تمام و منظور نظر تربیت او بود و این بگفته فرسنگ است ویزی شنگ
 بحبت واک سعادت خود دانسته و فراهم آوردن آن کمری بستیم و در نظام آن نظر هست بر کمال ارم
 بیچ نشناس را چه یار که جزم قمر پیرس از کتان دوزم و بهشت را بگل خزه ره آراشیم بهم خورشید را
 بشعل افروزم و در پیشگاه پیغمبر لیکن این پروگیاں خیال اباکار افکار از کمال صباحت ملاحت
 طاقت ستوری ندیدم خودتم که جمال جهان آرای آنها را بر صاحبان سخن طالبان این فن جلوه گر سازم
 و این عروس بیبا و فریده رنهار مشاطگی نموده مردان معنی انیم لایزم به از گاووی و جستجوی فقره
 از هر جا بهم رسانیم و بهوشتن آن دست را بکار بسته و دده نکتة بین را که خورده تماشای عراس
 منسوبیت بکار و افروختیم و عنوان هر یک را بعد دریافت خود گاشته قسم ستم نخستین
 مکاتبات و فرامین که از زبان حضرت شهاب نشاهی جلوه گران و دوران و امرای عالیشان فرموده
 کلکسانی سنج گردانیده اند و دوم عراق و مخطوط که خود به حضرت خاقان زمان خوانین بلند مکان
 نگارش فرمودند سوم خطب اختتام و انتخاب کتب بیاضها و منتها و دیگر بعضی مطالب مقاصد
 و حیرت عبارت در آورده اند و یکی را در فرصت اندک نظام دادم و فرادان بهره فراند و ختم و تاریخ
 اما مشن بدینگونه کشور عدم بهرستان موجود جلوه گر ساختم و از نهانخانه ضمیر فراز پیدائی آوردم و برپا
 این بنیاد کرد و علم ادب نامی شد و یک تاریخ و تاریخ نهامی شد و در ساعت نیک چن من انجام
 تاریخ مکاتبات علامی شد و سخنان اندک چنانینان پوش افرا اند که بر منتهی موجود گری
 مستعد اند و نفری را چالاک آبا بلند نظری را باید که از نظاره اینها دل را که خلوت کند و پروگیاں

[illegible]

بر آن نشینده جلوه دادند
 و عاقلان را شادمانی و بیچارگان را غم
 بر آن رخسار ابروی کبریا
 و عاقلان را شادمانی و بیچارگان را غم
 بر آن رخسار ابروی کبریا
 و عاقلان را شادمانی و بیچارگان را غم

۵۰

مجلس مآذ دریند کوه کرمان
مجلس مآذ دریند کوه کرمان

وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه
مجلس شورای ملی

کتابخانه عمومی
شیراز

تعلق ۱۲

پانچویں باب

پایه دوازدهم
دوره اول

حدائق مبان و ریاضین مضامین معانی آن شام فیض انبیا روح طراوت تازه گرفت
و و مانع فردوس استیم ضمیر نصیارت بی اندازه پذیرفت در ریاض محبت و قربت قدیمی
مرزبگشت و سلس خلوص و فاق صمیمی است حکام یافت الحق این سجده رضیه که در حقیقت قاصد
و مکار از بانی است سرست افزای دل اشتان و طرب پیرانی ضمیر صافی جهان اندازد بود و مجا
صوری و مصاحبت ظاهری را بدل قدیم البذل توان شمرد و آنکه رقم پذیر خدایه و احتیاطیه
گردیده بود که در تو کیده بیانی صلح و تصفیه سنابل فاق از جانبین اتهام رود و دهند و کوه قیام
باشد بمنظر استجیان جلوه نموده پدید است که امری شریعت در عالم کون فساد و نشاء تعلق
از تود و توافق نشان نداده اند که انتظام سلسله کائنات بآن منوط و مربوط است هرگاه
انیمشی و طبقه سلاطین که اساطین بارگاه جبرئیل اند نظمو آید هر آینه شمر بکات و منتج حسنت
حال مال خواهد بود و الواف نفوس و صنوف فی حیاد و عافیت آرام خواهند یافت و اظها
مراسم مصالحت و ابر از لوازم مصداقت ما را بایستی بادی شد که همگی جهت حق طوبیت ما
از مبادی انگشتان صبح سعادت برخلاف اکثری از فرمانروایان گذشته با صناعات بی نوع
همواره به سرچ اینکلاف و ارتباط بوده و هرگاه که بادی این آدی آن والا قدر شده باشند
درین تمیزه چند از چند بر دست بهمت با مراقبت این نسبت مراعات این ابطه لازم است اندازد این
که حاکم ایران نظیر سوا بن معرفت مسوالت حقوق آشنائی داشته یا و گار سلطان شام و فرزندانش
استعانت نمود و بود و بوقت قبول نسید و نیز شاهرخ مرزا آرزوی آن داشت که در کابل با و میر
یا در سواد بجز و تیراه که از ولایت سر و سیست جاگیر داشته باشد ملاحظه قریب از فرموده متمسک
با جابت مقرون نشد و صوبه یا لوه جاگیر داریم و نیز سیزه رایان قندهار را بر بارگاه والا طلبد
حراست آن دیار که از قدیم دخیل ملک محروسه آملار از ان بیری تفویض یافت که سپاه

[illegible]

کتابخانه خان ثابت
در قزوین
پاییز دوم و بهمن
دوران حضرت
شاه تهماسب

عصا او باستان با صفتی لطیف و صفتی مرموز فرود آید و آهسته به ابرو طافد و طیف با ملکوتی علی سرش فرو آید و الفضل از قزاق و

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کتابخانه عمومی و کتابخانه مدرسه
کتابخانه شهرستان باغچه
کتابخانه اولاد محمد درویش
کتابخانه خواجه نصیر
کتابخانه خواجه نصیر
کتابخانه خواجه نصیر
کتابخانه خواجه نصیر

نی سپر نخستین فصل هوش افزا فرموده بشا همراه فرمان باری زهنون گرد و اگر از ناسا علی
بخت گوش نصیحت نبویش نهشته باشند آن ولایت را که مملکتی است وسیع و واپسیت آبادان
یکی از ادگران فرمان پذیر سپرده آید چون عقل صلاح اندیش دیده و در بین دگوش خود
نداشت در میان موعظت را افسانه از کاشته از باوه خود کامی سرشته شومندی گینعت لشکری
شایسته بدان نصیحت فرستادیم و تا قریب سالان بهادران اخلاص مند در هر گونه قطعه
و ترود و اتهام نموده چه در دیار و چه در صحرا اقسام جنگ بدل کردند چون بجای نیت حق نبرد
بر فاهیت عالیان بود همه جانفروست و فیروز مندی قرین حال فخر خنده مال آن گرفته
عقیدت نش گشت و از اینجا که آیین قدیم است که کار معامله شناسان کوتا بهین باه گرد و جام
آبخار شکست شکست افلا چون در نهاد و او مایه سعادت بود زیرا پیاور پیمان اولیای دولت
و تمامی آن مملکت بی و قلاع آن دیار و خلع ملک و سه شد و با آنکه چندین جنگ بدل
کرده بود و بعد از آنکه بخت شرف شد از ناصیه احوال او نقوش سعادت مندی فرا گرفته
باز آن ملک که بجا عظیم بدست آمده بود و با و مکرست نمودیم و تیر از سطویات غیر صواب اندیش
تنبیه تا ویب فغانان و خوش سیرت به نام سریرت که از مور و ملخ میش بود و در جبال حصینه
بجور تیر مسکن ساخته همواره متعرض قتل ماه توران میشد از آن نیز بقتضای عملت دستور
شایسته پذیرفت اکثری حلقه اطاعت انقیاد و بگوش هوش کشیدند و گروهی از آن قطاع اطاعت
که بخار شقاوت و دشمنان در دماغ آنها پیچیده بود پائمان بیلان کو نهیب شدند و بسیاری
بجبال سطوت قهر آبی اسیر شده بفرودشت فتنه و تیر از مکنونات بطون حقیقت شیون اصلاح
و افلاح بلوچان بد نهاد بود که پیوسته در خوف و رجای انحراف و اطاعت مانده
بر بادیه پیا میان ایران راه می گرفتند و بجا را تمنای نام نهاد و اکثری بنمای خدای رابی برگشته

[illegible]

در قلمرو سلاطین و حکام و قوای الاقمار بود سعی می نمود و بعنایت
 از وی که شامل حال این نیازمند درگاه آتی بوده از سرانجام مرام این ممالک فراغ کلی و گداز
 اکنته و محال که از زمان طلوع نیر اسلام لی نه و الایام حوافر خول سلاطین کشور کشا و لغات
 سیوف خواقین فرمانروایان آن نگردیده بود و مساکین موطن اهل ایمان شد و
 کتابت و معابد اهل کفر و خذلان مساجد طاعت و مشاعر عبادت ارباب ایقان گردید
 المنة بتقدیر حق تعالی آنچنان که دل منجوست انتظام و التیم یافت محاسب لدا
 سامان و سرانجام پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از جنود و هند و غیر هم حلقه اطاعت
 بگوش اعتقاد کشیده و داخل عساکر نصرت تا فر شدند و طوافت انام را با هم ارتباط و انضباط
 تمام دست داد و مانیر بمصدق آتش کما حسن الله الیک همگی توجه به تمهید قواعد رفت
 تا سبیس سبانی نصفت اشاعت انوار عاطفت مبدول داشته حدائق امانی و آمال ایشان را
 از رشحات سحاب مکرست احسان قطرات مطرات فضل و ائقنان تازه و سرسبز میداریم و
 پیش نهاد و مهت خاطر فیاض آن بوده است که چون ازین مهت فراغ کلی مست بهرید
 عنایت آتی و هدایت ازلی کفار فرنگ که در جزائر دریای شور آمده سر بشور انگیزی
 بر آورده اند و دست تعدی بزرگان حرمین شریفین زاده هاند شرفدار از کرده و جمعی کینه
 گفته سنگسار زائر دماجر شده اند خود بتوفیق ایندی متوجه شده اند راه از خار خوش پاک سازد
 لیکن چون شنیده میشود که بعضی از امرای عراق نسبت بوالی خود در مقام بے اخلاصی
 شده از عزم و تقاضای حسن عقیدت که باعث ارتقای ایشان به مراتب علیت بود
 حد دل نموده بعضی بے اندامیها کرده اند در خاطر حق شناس می گذشت که یک
 از سر زندان کامگار نامدار که بارقه سعادت از ناصیه حال ایشان روشن

در قلمرو سلاطین و حکام و قوای الاقمار بود سعی می نمود و بعنایت
 از وی که شامل حال این نیازمند درگاه آتی بوده از سرانجام مرام این ممالک فراغ کلی و گداز
 اکنته و محال که از زمان طلوع نیر اسلام لی نه و الایام حوافر خول سلاطین کشور کشا و لغات
 سیوف خواقین فرمانروایان آن نگردیده بود و مساکین موطن اهل ایمان شد و
 کتابت و معابد اهل کفر و خذلان مساجد طاعت و مشاعر عبادت ارباب ایقان گردید
 المنة بتقدیر حق تعالی آنچنان که دل منجوست انتظام و التیم یافت محاسب لدا
 سامان و سرانجام پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از جنود و هند و غیر هم حلقه اطاعت
 بگوش اعتقاد کشیده و داخل عساکر نصرت تا فر شدند و طوافت انام را با هم ارتباط و انضباط
 تمام دست داد و مانیر بمصدق آتش کما حسن الله الیک همگی توجه به تمهید قواعد رفت
 تا سبیس سبانی نصفت اشاعت انوار عاطفت مبدول داشته حدائق امانی و آمال ایشان را
 از رشحات سحاب مکرست احسان قطرات مطرات فضل و ائقنان تازه و سرسبز میداریم و
 پیش نهاد و مهت خاطر فیاض آن بوده است که چون ازین مهت فراغ کلی مست بهرید
 عنایت آتی و هدایت ازلی کفار فرنگ که در جزائر دریای شور آمده سر بشور انگیزی
 بر آورده اند و دست تعدی بزرگان حرمین شریفین زاده هاند شرفدار از کرده و جمعی کینه
 گفته سنگسار زائر دماجر شده اند خود بتوفیق ایندی متوجه شده اند راه از خار خوش پاک سازد
 لیکن چون شنیده میشود که بعضی از امرای عراق نسبت بوالی خود در مقام بے اخلاصی
 شده از عزم و تقاضای حسن عقیدت که باعث ارتقای ایشان به مراتب علیت بود
 حد دل نموده بعضی بے اندامیها کرده اند در خاطر حق شناس می گذشت که یک
 از سر زندان کامگار نامدار که بارقه سعادت از ناصیه حال ایشان روشن

در قلمرو سلاطین و حکام و قوای الاقمار بود سعی می نمود و بعنایت
 از وی که شامل حال این نیازمند درگاه آتی بوده از سرانجام مرام این ممالک فراغ کلی و گداز
 اکنته و محال که از زمان طلوع نیر اسلام لی نه و الایام حوافر خول سلاطین کشور کشا و لغات
 سیوف خواقین فرمانروایان آن نگردیده بود و مساکین موطن اهل ایمان شد و
 کتابت و معابد اهل کفر و خذلان مساجد طاعت و مشاعر عبادت ارباب ایقان گردید
 المنة بتقدیر حق تعالی آنچنان که دل منجوست انتظام و التیم یافت محاسب لدا
 سامان و سرانجام پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از جنود و هند و غیر هم حلقه اطاعت
 بگوش اعتقاد کشیده و داخل عساکر نصرت تا فر شدند و طوافت انام را با هم ارتباط و انضباط
 تمام دست داد و مانیر بمصدق آتش کما حسن الله الیک همگی توجه به تمهید قواعد رفت
 تا سبیس سبانی نصفت اشاعت انوار عاطفت مبدول داشته حدائق امانی و آمال ایشان را
 از رشحات سحاب مکرست احسان قطرات مطرات فضل و ائقنان تازه و سرسبز میداریم و
 پیش نهاد و مهت خاطر فیاض آن بوده است که چون ازین مهت فراغ کلی مست بهرید
 عنایت آتی و هدایت ازلی کفار فرنگ که در جزائر دریای شور آمده سر بشور انگیزی
 بر آورده اند و دست تعدی بزرگان حرمین شریفین زاده هاند شرفدار از کرده و جمعی کینه
 گفته سنگسار زائر دماجر شده اند خود بتوفیق ایندی متوجه شده اند راه از خار خوش پاک سازد
 لیکن چون شنیده میشود که بعضی از امرای عراق نسبت بوالی خود در مقام بے اخلاصی
 شده از عزم و تقاضای حسن عقیدت که باعث ارتقای ایشان به مراتب علیت بود
 حد دل نموده بعضی بے اندامیها کرده اند در خاطر حق شناس می گذشت که یک
 از سر زندان کامگار نامدار که بارقه سعادت از ناصیه حال ایشان روشن

[illegible]

و از ابتدای ملازمت ملازم بساط قرب بوده دوری او را هیچ وجه تجویز نگردیده بودیم ^{چون} فرستادیم چون در ملازمت ما و او آن نسبت متحقق است که مدعیات را بی واسطه و دیگرست
 بموقت عرض میرساند اگر در مجلس این نشان هم این اسلوب مری باشد گویند یا بنیابین گاه
 بیواسطه خواهد بود و بحسب پرسش واقعه غفران پناه رضوان و نگاه اسکند خان انار الله بران
 سیادت آتیب نقابت انصاف میرصد جهان را که از احاطه سادات کبار و اجله اعیان بیار
 مقرر کرده بودیم و بیواسطه بعضی امور در خیر تراخی افتاده بود و درینو لایز بقامت حکمت پناه الله
 فرستادیم و نمودی از خوف و هراس یا تجویل عده انوار محمد علی بموجب فیصل علی حده ارسال
 نمودیم باید که بمقتضای غرضی نهادن و احتیاج عمل فرموده همواره از طرفین طریق ارسال
 رسل و تحائف تحت سلوک باشد و از فرمان طلب دشمن فرستادن کبوتران پری پر از
 دادن حبیب عقبتا طاروی بال شوق و انتعاش تهنیت از آمده ششام شام کمیتی و دو
 نمود اگر چه توجیه باین شستی پندنا که و نظر اولی از او و حبیب پیش نمی نماید ولیکن ^{چون} نظر ثانوی
 چرخ و بازی آنها یاد از نسبت شوقی و مناسبت ذوقی را بآب جدید هر دو موجب ^{چون} جلیب
 میشود و اگر نه حضرت واجب نگاه بر سر از زمانه نگاه است که اشتغال صوری احیاناً بناتال این
 امور بر کمال توجه بمیداد جلبابی پیش نیست و بحجربال و بر ظاهری اکتفای خاطر حق اندیش
 امید که همواره بار سال شرافت محافت محبت و جلال سائل مودت تحریک سلاسل
 اخلاص تائیس سبانی اختصاص نمایند بحرف اختصاص تمام کرده شده و اسلام الا کرام
 به عید الله خان و از یک سپیدار ملک توران در جواب

۱۰۰
بر عبد اللہ خان اور ایک سپہ سالار ملک توران در جواب

استشمام گلستان بهارستان بختادلی و یگانگی دست طالع کارنامه نگارستان و دیرینی و فرزانگی
که آریسته نخلبندان بوستان اسرار است شنائی و نگارستان نقش پیوندان نگارخانه

[illegible][illegible]

۲۸
 عفتان
 بلک وصال کلام
 اسرار و سیرت گرد
 صوبت و انوار سیرت
 جنت و طریقت
 اعلا و کرامت سیرت
 کون و اعلام حج
 طریقت و طریقت
 قدس و طریقت
 کرم و طریقت

فرساده اند بخاطر چنان میرسد که عنان غریمت بصوب عراق و خراسان منعطف
سازیم و اعلام امداد و اعانت بر وجه تم و حسن بناییم و در دل چنان میگردد که
چون آیین یگانگی و یکدلی بان و الاد و دمان ساهاست که هست و تجدید مراسم
و لوازم قرابت از قریب و دور کتب محبت سلوک معجوب بیادوت پناه سعادت استگاه
میر قرائش استی کلام یافته است بنحو آنکه چون نزد یک خراسان سیده شود آن الاد و دمان نیز
از راه دوستی آمده در آن سرزمین سپهر آیین بدیدار گرامی شاد کام سازند و گفتند
ولاوینز پرده کشای چهره یگانگی کردند و میدید که سخنان خدا دانی در ازمانهای که در دل یگانگی
یک یک گفته شود و آنچه از دورینی و خدا پرستی در دل آن و الاد و دمان بتواند اقمه باشد
شنیده آید خوشا فرخنده حالی که چنین در پرگزیده خدا برای خدا فراهم آمده زبان راز بخشاید
و سخنان لغو از با هم بگویند و چون پیشید بر سر فراز کرده های خدا خوش بر آردون نام بلند
و سرافرازی نمودن بر بندهای دیگر نیست دل چنان میخواهد و میدکد که ایشان هم چنین میخواهند
که در هر یکی که خدا شناسی خدا اندیشی بیشتر باشد آن دیگری پیروی و دلجویی او خواهد و دیگر
و یکی او فرو گذشت نماید و الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر شده و باره
امداد و کمک اهل عراق و خراسان موافق صلاح دید آن چشم شگاه عمل خواهد آمد و دیگر آنچه
از فرزند شاه رخ مرزا نوشته اند بسیار خوب نوشته اند سخن آنست که از آنجا که خرد سالیها پیش
او بود با هیله کوتاه بینی همنشینان بد و دشت نرادر چندین ناشناسی شده بود که هر که
از آنها باین پایه میرساند چه از آن بی پروایها که از بندگی ماکرده و چه از آن گستاخها که با
والاد و دمان نموده هر چند از دوستی و خوشی که بجای دارند چشم پوشیده شود و او را چه پای آن
بود که بیهوده بیانه پیش آید و چه از بندیشها که بیدار نگذارد و از خود نموده

[illegible]

درین دو روز در منزل
دینی بگذرد و طهارت
خود دست چپ نکند
بعد از این علانیست
سه آیه ۱۲
منه عاصی شاره
و قبل از این نیز شاره

[illegible]

[illegible]

باید نشست که ستون بنیان فرمان روایت و تحمل و بردباری را مصاحبی
 گردانید که اسان و ملت پادار دشمن این منطوبیت بر ضمیر و لپه رخ نمی ماند که راه داده
 چنان بود که یکی از مختصان حریم عزت را مصحوب یادگار سلطان فرستاده شود تا او را
 ایران از قرار واقع دیده بعرض مقدس ساند درین اثنا در ولایت کشمیر جمعی از ثوره و جنان
 بنی و ملتیان ورزیدند و ماجریده و بعد و از ملتزمان رکاب سعادت عتصام در شکارگاه
 بودیم که این خبر رسید باشاره ملهم اقبال خود بطریق یلغار بان ناهیت و ان شیم
 بنور رایات منصوره که کشمیر در نیامده بود که بهادران نصرت پیش که بحسب ورت همراه
 این فرقه طاعیه گردیده بودند تا بویافته سران سرمایه فساد را بدرگاه والا آوردند چون
 این ممالک بسیا سنج کات قدم عالی و بیط اس و امان گشت معاودت فرموده و بدلا
 لاهور نزول جلال شد درین هنگام حاکم سیوستان و مضمحه و نواحی سند که سیر راه ایران است
 بالشر نصرت قرین از بخت بر کشکی در پیکار بود و راه عراق مسدود فرستاد و ملحق در تو
 افتاد اکنون که خاطر اقدس از همه سور و فرار یافت و سیوستان و مضمحه و در سلک ممالک
 محروسه درآمد و مرزا جانی بیگ حاکم آبخا باستان بوسی استعاضا یافت چون نقوش بدست
 گذشته و حروف عقیدت آئند از لوح پیشانی او ظاهر بود آن ملک بجنبه گرفت
 باز با و محنت فرمودیم و راه عراق و خراسان نزدیک تر و امین تر از سابق پدید آمد
 مشار الیه را رخصت فرمودیم و سلاله اگر اتم مخلص متعذ ضیا الملک را فرستادیم و
 چندی از مقدمات محبت اسان کلمات خیریت اقتباس بزبان او تفویض یافت که
 در وحدت مملکت خلوت باطن نماید و نیز حقیقت احوال ایران را از قرار واقع فهمید و محروم
 برخی از سوغات این بار تحویل خواجوا بنو ناصر فرستاده شد که تفصیل علیحده بگذرانند

استغال نموده تا هنگام ملاقات حقائق احوال و سبل رخ ایام را می نویسته باشند که هر آینه
باعث مزید توجه عالی خدایه بود و اسلام مضافه حضرت شاهنشاهی بدانایان
فرنگ سپاس بخشین بنابر بارگاه و پادشاه حقیقی که مملکتش مصون از ضربه و زوال
و سلبتیش نامون از لطف انتقال فضائلی برین عامی زمین و آسمان گوشه است
از اقطاع ابداع او و دیدار ناپیدایه لاسکان قطعه است از جهان اختراع او و عجب
که انتظام عالم و نظام نبی آدم بپستیاری عقل با دشنام عدالت پیشه و پایمردی عدل
شهریاران نصفت اندیشه منوط و مربوط ساخته مقدر که مرابطه محبت و ضابطه
سودت خلقت ایلان و انقیام و دیده از تنج و کسب تناس در از او کائنات انواع
کائنات انداخته و در و نامحدود دیده از روح طیبه معاشره انبیا و صل علی سبیل الهدی
و اسلام که سالکان اصوب طرق و دیان اصلح سبل اند و عموماً و خصوصاً بعد از نماز بار
بصائر که مقتبس از انوار ولایت و تجلی از اشعه حکمت و درایت اند و غنی و محتجب نیست که
درین عالم ناموس که مرات عالم الاهوت است هیچ چیز به محبت فائق نیست و هیچ امر به
چون سودت لائق نیست چه بد صلاح عالم و نظام کون را بر تود و دتالف نماید و اند و در
کتاب محبت پر تواند از د جهان جان و عالم روح روان از خلقت بشه سی می پر دازد
کلیف قوت یکد و سلاطین که صلاح این طائفه صلاح عالم عالیمان است تحقق شود و بنا
علی نه اهلکی مهت عالی نیست آن مصروف است که روابط محبت و و داد و ضوابط ارتباط
و اتحاد میان عباد الله بود که و مشید باشد سیماد طائفه علیه لب که که مزید عنایت الهی شرف
اختصاص دارند خصوصاً بان سلطنت آب خلافت قیام بر و تجلیات منوی محی مراسم
عیسوی الغنی عن التعریف و التوضیف که تفوق نسبت به سلطنت هر ساکی متحقق است

[illegible]

[illegible]

بقدر آفرین بخت بیدار تو اندر بر بد که حضرت دادار جان بخش خود آفرین بگویند و مرمت
بزرگ و لطیف است شکر که در حوصله روزگار در سایه پادشاهی فرموده است و مجدداً آنچه
از جلال عنایات الهی و جزائل عطایای نامنایی که درین ایرایش نسبت باین نیازمند و گاه
آلهی ظهور آمد شکر آن بکدام زبان گفته آید که شرح شمه ازان در دست آباد دل گنجد و هر گاه
چنین باشد اندک از بسیار آن در دفتر کجای گنجایش داشته باشد لیکن رسمت سنجید
در وقت سپندیده که بزرگان خدا اندک از عطایای الهی براس مخلصان گاه
و بهر احوالمان دولت میگویند تا اولاً بقدر خود و شکر اندک این سبب و الا نماید و ثانیاً
چراغی در راه تاریک گردان باد و صلوات افروخته بشماره عقیدت و خلاصی
فرمانید از آنجمله آنکه در روز دهم ماه اردو الهی سندی و مفت که عین است و ادب است
و طغیان باد و باران بود و برنجی که کس سالان و لایست پنجاه کت ازین قسم باران درین
حد و نشان سید او از محض القای ربانی و الهام یزدانی عزیمت کشیر بخاطر جهان
افتاد و حضرت فرمودیم با وجود آنکه جمیع اولیای دولت را مرضی نبود و آنها که بجز
عنایت اختصاص داشته حضرت سخن کردند و بارگاه اعلی خاقانی را داشتند بر و شمس که سخن
سرایان مزاجدان بعضی رسانند تا ما می بود و افرادی باران بعضی میسازند چون ریه
این کار شکر از جهان آرا بود و بسامع قبول نیفتاد و بتاریخ مذکور توفیق فرمودیم
و از بدائع عجیب آنکه در همین روز دولت افروز که رایات اقبال از لامپ حضرت فرمود
در همان تاریخ گل بخت گشته بود از یوگایا کار فرات میرزا ابوسف خان بعضی از
ادبایش کشیر اتفاق نموده بغی و زبیه نایه فتنه و فساد شده و از غراب غلبه آنکه در
همان روز که بختی نشسته از دریا ^{گرمی} لاهور عبور میفرمودیم ^{بهمین} غیبی زبان گوهر بارما

حضرت دادار از ابتدا که او را گرامی داشتند
چگونه غایت زود به دست آورد
محمد باوی علی خود را به تالی مرتد
شبهه باغ و تشنه باغ و دارش
یعنی بویید است و قاصیان
قدس از کمال است که کند چیت
و بسیار هم قوت دارد و قوت را کجا آورده است
و مست به ارج از نور عیسی
به اوست و می آید و در میان
بسیار از آن که در قوت و قوت را کجا آورده است
بگفتند که در کمال است از آن که در قوت و قوت را کجا آورده است

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

وادو که از بار یافتن مجلس علی ناگهان پرسیده شد که این بیت از کس است و در حق کدام
 میفرمود گفته شده است شمس کلاه خسروی و تاج شاهی بهر کل که رسد حاشا و کلاه
 رایات اقبال چند منزل رفته بود که خبر طغیان آن کل گشته رسید دانسته شد
 که مشیت ایزدی درین برآمدن آنست که سزا سه آن به کردار داده شکر آگهی بجای آورد
 درین کار اتهام رفت مخلصان را پایه اخلاص افزود و دیگران را بخل اخلاص
 پدید آورد از امور عجیب آنکه درین هنگام که خبر شورش کشمیر ویرایی آن به دولت
 مخدول ابلاغ رسید ایندیو چون بزبان ما آورده که او را از جهان شکر او جمیع وقت پاست
 بجهنم آید و از دست او غریب تر آنکه فرمودیم که طور این توفیق شایسته در بر آمدن نیلوفر
 سیل جانی خواهد بود و این بیت بر زبان مقدس آمد سر و دلد از ناست حاسه
 منم آنکه طالع من و ولد از ناکش آمد چو ستاره یافنی به کمر من سر مودیم چنین که سیل
 یمانی طلوع نماید آن کم اصل را سر کشش داده خواهد شد ما در او چون از بولیان ست
 در اصل غنائی رفته است که چنین نایب گیسو سر میزند و نزد یک بر آمدن آن ستاره اقبال
 بعضی فغانان اخلاص اندیش که در ملک مخالفان مسلک بودند با اتفاق بعضی تر گمانان
 حقیقت کیش که هم از آن گروه بودند و دشمن آن مخدول را از بار اگر آن سر کل بمنیز او
 نجات دادند و از عملیات آگهی آنکه چنان بر زبان داده بودیم که از آغاز فساد تا بگویم
 فرود رفتن او کمتر از دو ماه و زیاد از چهل روز نخواهد بود چنانچه اهل محاسبه حساب که در دنیا
 دیگر و زدت قضا گوشتی چه در ده روز هم مراد آگهی سندی و هفت روز از غار سید و استی او
 و سبب نبی و یکم شهر نور زمان فرود رفتن او بهمانیستی است و چون کشمیر متقررات و دولت
 آغاز افتاد در میان بود قریب یکماه بر آسودگی رعایای آنجا توقف افتاد و درین اثنا

این بیت را در مجلس علی ناگهان پرسیده شد که این بیت از کس است و در حق کدام
 میفرمود گفته شده است شمس کلاه خسروی و تاج شاهی بهر کل که رسد حاشا و کلاه
 رایات اقبال چند منزل رفته بود که خبر طغیان آن کل گشته رسید دانسته شد
 که مشیت ایزدی درین برآمدن آنست که سزا سه آن به کردار داده شکر آگهی بجای آورد
 درین کار اتهام رفت مخلصان را پایه اخلاص افزود و دیگران را بخل اخلاص
 پدید آورد از امور عجیب آنکه درین هنگام که خبر شورش کشمیر ویرایی آن به دولت
 مخدول ابلاغ رسید ایندیو چون بزبان ما آورده که او را از جهان شکر او جمیع وقت پاست
 بجهنم آید و از دست او غریب تر آنکه فرمودیم که طور این توفیق شایسته در بر آمدن نیلوفر
 سیل جانی خواهد بود و این بیت بر زبان مقدس آمد سر و دلد از ناست حاسه
 منم آنکه طالع من و ولد از ناکش آمد چو ستاره یافنی به کمر من سر مودیم چنین که سیل
 یمانی طلوع نماید آن کم اصل را سر کشش داده خواهد شد ما در او چون از بولیان ست
 در اصل غنائی رفته است که چنین نایب گیسو سر میزند و نزد یک بر آمدن آن ستاره اقبال
 بعضی فغانان اخلاص اندیش که در ملک مخالفان مسلک بودند با اتفاق بعضی تر گمانان
 حقیقت کیش که هم از آن گروه بودند و دشمن آن مخدول را از بار اگر آن سر کل بمنیز او
 نجات دادند و از عملیات آگهی آنکه چنان بر زبان داده بودیم که از آغاز فساد تا بگویم
 فرود رفتن او کمتر از دو ماه و زیاد از چهل روز نخواهد بود چنانچه اهل محاسبه حساب که در دنیا
 دیگر و زدت قضا گوشتی چه در ده روز هم مراد آگهی سندی و هفت روز از غار سید و استی او
 و سبب نبی و یکم شهر نور زمان فرود رفتن او بهمانیستی است و چون کشمیر متقررات و دولت
 آغاز افتاد در میان بود قریب یکماه بر آسودگی رعایای آنجا توقف افتاد و درین اثنا

این بیت را در مجلس علی ناگهان پرسیده شد که این بیت از کس است و در حق کدام
 میفرمود گفته شده است شمس کلاه خسروی و تاج شاهی بهر کل که رسد حاشا و کلاه
 رایات اقبال چند منزل رفته بود که خبر طغیان آن کل گشته رسید دانسته شد
 که مشیت ایزدی درین برآمدن آنست که سزا سه آن به کردار داده شکر آگهی بجای آورد
 درین کار اتهام رفت مخلصان را پایه اخلاص افزود و دیگران را بخل اخلاص
 پدید آورد از امور عجیب آنکه درین هنگام که خبر شورش کشمیر ویرایی آن به دولت
 مخدول ابلاغ رسید ایندیو چون بزبان ما آورده که او را از جهان شکر او جمیع وقت پاست
 بجهنم آید و از دست او غریب تر آنکه فرمودیم که طور این توفیق شایسته در بر آمدن نیلوفر
 سیل جانی خواهد بود و این بیت بر زبان مقدس آمد سر و دلد از ناست حاسه
 منم آنکه طالع من و ولد از ناکش آمد چو ستاره یافنی به کمر من سر مودیم چنین که سیل
 یمانی طلوع نماید آن کم اصل را سر کشش داده خواهد شد ما در او چون از بولیان ست
 در اصل غنائی رفته است که چنین نایب گیسو سر میزند و نزد یک بر آمدن آن ستاره اقبال
 بعضی فغانان اخلاص اندیش که در ملک مخالفان مسلک بودند با اتفاق بعضی تر گمانان
 حقیقت کیش که هم از آن گروه بودند و دشمن آن مخدول را از بار اگر آن سر کل بمنیز او
 نجات دادند و از عملیات آگهی آنکه چنان بر زبان داده بودیم که از آغاز فساد تا بگویم
 فرود رفتن او کمتر از دو ماه و زیاد از چهل روز نخواهد بود چنانچه اهل محاسبه حساب که در دنیا
 دیگر و زدت قضا گوشتی چه در ده روز هم مراد آگهی سندی و هفت روز از غار سید و استی او
 و سبب نبی و یکم شهر نور زمان فرود رفتن او بهمانیستی است و چون کشمیر متقررات و دولت
 آغاز افتاد در میان بود قریب یکماه بر آسودگی رعایای آنجا توقف افتاد و درین اثنا

۱۰۰

[illegible]

[illegible]

اساتذہ کرام! میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ کر بہت رنج و غم کیا ہے۔

چرا که انسان از دست
و نه از توانی شد و بخار از آب
و از این حقیقت این سخن باید
آتش بود آب و آتش کار
از این پسند از این سخن
و همان سخن و از این سخن
و خطا و دوری و مراد
ستاره که در پیشانی
بالا از آسمانها به جهت
لای آبی عادی پدید آمد

بگوش و گوش شنایان در یاد دل رسانید با سمانیان ابا زمینیان انظار حجت آتما نرسید
تجدید یافته آب است عجبی به همت مغنی انسان و از طریق تازه گرفته اجسام اضنی با جوار
سماوی ارتباط و اتقایم جدید پذیرفته شد و نیز نقش فریبند می کند ادعای بزرگ
همیشه در کارخانه نگین زبان سپهر نورس بصورت داران حلقه زرق و ریا
زبان حال خطاب میکند رباعی را از پیش گفت گل تو پرورده هنوز بدو شده بادرون
توپاک افشوده هنوز به از تابش آفتاب در سیئه که به صد چشمه جو شید و تو فهم
هنوز به تب برگ درختان دگرش بغلت گذار آن ترا در کعب و عنایسان
وقت این ترانه روزن بیرون داد و رباعی خورشید کفیش گل مقصود و ده
از شاخ طرب سیده و بهبه و ده و در سیه و نگاه کن که چون اغصانش به حله
ترا آتش به دو و ده و مشهور و خوش آریاب دانش و بیش ست کردن
و قدیم که هنگام رسیدن میرا غظم بنقطه اعتدال ربیع مقدسان عالم بالا را
باغبان را نو و کان خطه خاک چقد نظر رفت و رحمت زیاده میگردد و متضرعان
درگاه هدایت را که امجد و نیاز که در اداسه شکر این موهب گو ناگون قبول افتد کدام
کسیه خضوع که در وقت کبر یا بشرف اصناف رسد هیبت نه تنها سجده و سر بسجود
که هر مو بر تنم در سجده و خم بود و در چنین فصل خوش و روزگار آسوده و دلکش که دماغ
عالمان از روح محفلت خسروانه معطر و شام جهانیان از فواح عدالت پادشاه معتبر
و اسباب خبری آماده و ابواب نبشی بر روی دولت تا کشاده زمانه مردم فروده فتحی بگوش نشاند
نبش میرساند بهر از رو و هر ساعت نو فیضت به سامع تجانع جهانیان می کنند ای صفا
پناه عبد اللہ خان بدر گاه آسمان جاہ رسید و اقلام نفائس

انجمن مجاهدان دست
 چرا که نشان از دست
 در پناه و در علم
 نوی با هم جمع وقت
 رستن نو بانات
 اروا فرست
 مسادت خاد
 گر بیا گویند
 غلامی عالم
 از دست تقدیر
 کمر بیا که
 تقدیر
 انجمن مجاهدان دست

[illegible]

مقدمان عالی
تجدید کار و نشر و ترویج
خاکش و آبادی کرد و خوشنود
و علم و ادب و کثرت و سعادت و رفاه
نیست و ادب و توحید و ایمان
و تکریم مقام و تکریم و تکریم
جایایا کرد و در تکریم
بجهت تکریم و تکریم
و علم و ادب و کثرت و سعادت و رفاه
نیست و ادب و توحید و ایمان
و تکریم مقام و تکریم و تکریم
جایایا کرد و در تکریم
بجهت تکریم و تکریم

[illegible]

مستم و شش^{ست} و مخاطب را به بگمانی نسبت داد و بدشنام داد و عادت نکند
که شیوه اجلا^{ست}ست و در افرونی زیرعت و استمال^{ست} رعایا و تقاوی^{ست} اودن^{ست} ایتها
نماید که سال بسال امپیار و تسریات و نصبات افزون می شده باشد و چنان آسان
گیرد که زمین قابل زیرعت همه آبادان شود پس از آن در افزاینش غلبه کامل کوشش کند
و دستور العمل علی^{است} ایجاد انگار هشت پیش نهاد خاطر حق گزین خود سازد و با جمعه بجهت
رعایای ریزه فرو^{ست} آفرود^{ست} آوارسد و از قریب هیچ اسم و رسم برنگرد و سعی نماید
که سپاهی و غیر آن در خانه مردم بے رضا^{ست} ایشان نهد و دنیا نید و در کارها عقل
خود ایتها و نکند و شورت باد و ایتها از خود نماید و اگر نیاید هم شورت را از دست ندهد که
باشد که از نادان^{ست} راه حق یابند چنانچه گفت اند قطعه گاه باشد زیر پوششند و نیاید
دست تدبیر^{ست} چه گاه باشد که کودکی نادان بد بخلط بد و زنده تر^{ست} و غیر
بسیار کس شورت نماید که عقل درست و معامله دان داد و اخلاست و بخواند و دست
و نبرد و کار گذرانیدن میر شود و بسیار جمعی نادان در امر^{ست} مخالفت نمایند و ایتها کار
ند و ک شود و اندر عقل خود و درست کاران که همیشه کمتر باشند باز دارند و هر کاری که
از ملازمان داد شود و غیر زندان نفرماید و هر چه از فرزندان شود و خود متکفل آن نشود که آنچه
از دیگران فوت شود و تودار کن آن توانی کرد و آنچه از توفیق شود و ملازمان آن شکل باشد
و غدر نباشی و اخلاص نظر از قصص^{ست} ایتها خوش^{ست} او باشد که آدمی بگناه^{ست} و بے تقصیر
نیست گاه از تنبیه دیر تر میشود و گاه بغیرت آوارگی اختیار می کند آدمی باشد
که بیک گناه تنبیه او باید کرد و آدمی باشد که هزار گناه از او باید گذرانید و غرض
که کار سیاست نازکترین مهات سلطنت است باهنگی و نمیدگی تقدیم نماید

[illegible][illegible]

کتابخانه مجلس شورای ملی
تاریخ ثبت: ۱۳۰۲/۰۵/۰۵
شماره ثبت: ۱۳۰۲/۰۵/۰۵
شماره قفسه: ۱۳۰۲/۰۵/۰۵

در این باره خبر دهم خدا محسن و دانا و پارسا و دینک و بد آنهارا از اینها پرسد و همواره
خبر گیران باشد که پادشاهی کس داری عبارت از پاسپالیست بگمیش و دین
خارج خود آتش من نشود که خردمند و کار دنیا که فنا پذیرست زیان خود نگزیند در
سالمه دین که پاسبان است چگونه دانسته زیان مندی اختیار خواهد کرد اگر حق با او
باشد حق سبب مخالفت و تعرض داری و اگر حق باست و او نادانسته خلاف
آن گزیده است خود سچاره سچاره نادانیست محل ترحم و اعانت است نه جایت تخریب
و اسکار و فک و کاران و غیره ایشان هرگز راه را دوستدار باشد و خواب و خوشی از
آنرا نگذارد و از هر قدر از ضرورت تجاوز نکند تا زایه حیوانات فراتر نکند شده
بر تبه انسانیت اختصاص یابد و نتواند کار روز شب تنید از دو با مردم و مشایخ
نباید بود پسین را ندان کینه نباید ساخت اگر از بشریت گرانی بهر سر و پا
بطرف سازد که نفس الامریا فاعل حقیقی از وی بیخیزد این خرمنه بار بار
نظام ظاهر تجویز فرموده اند و خنده و هر گل کشته و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
در سخن یک جاسوس اعتماد نکند که راستی و بی طعنی بس کیاست پس هرگز
چند جاسوس خبر در تعیین کند که از یکدیگر خبردار نباشند و تقریرات هر که ام جدا جدا
نویسند و از آن در مقصود و بد و جاسوسان شهرت گردین معزول ساخته از نظر انداز
و بد و امان و بشیران را بخود راه ندهد اگر چه این جماعت بر اے بدکاران دیگر خوبانند
اما سرشته حساب از دست ندهد آن گروه در دل خود همیشه ملازمه بساود و لباس و کتبی
قسمت نیکان کنند و از نزدیکان و خدمتگاران خبردار باشد که بواسطه نزدیکی قسم نگنند
و از چرب زبانان نادرست که در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد که فساد و

بسیار است از اینها پرسد و بد آنهارا از اینها پرسد و همواره
خبر گیران باشد که پادشاهی کس داری عبارت از پاسپالیست بگمیش و دین
خارج خود آتش من نشود که خردمند و کار دنیا که فنا پذیرست زیان خود نگزیند در
سالمه دین که پاسبان است چگونه دانسته زیان مندی اختیار خواهد کرد اگر حق با او
باشد حق سبب مخالفت و تعرض داری و اگر حق باست و او نادانسته خلاف
آن گزیده است خود سچاره سچاره نادانیست محل ترحم و اعانت است نه جایت تخریب
و اسکار و فک و کاران و غیره ایشان هرگز راه را دوستدار باشد و خواب و خوشی از
آنرا نگذارد و از هر قدر از ضرورت تجاوز نکند تا زایه حیوانات فراتر نکند شده
بر تبه انسانیت اختصاص یابد و نتواند کار روز شب تنید از دو با مردم و مشایخ
نباید بود پسین را ندان کینه نباید ساخت اگر از بشریت گرانی بهر سر و پا
بطرف سازد که نفس الامریا فاعل حقیقی از وی بیخیزد این خرمنه بار بار
نظام ظاهر تجویز فرموده اند و خنده و هر گل کشته و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
در سخن یک جاسوس اعتماد نکند که راستی و بی طعنی بس کیاست پس هرگز
چند جاسوس خبر در تعیین کند که از یکدیگر خبردار نباشند و تقریرات هر که ام جدا جدا
نویسند و از آن در مقصود و بد و جاسوسان شهرت گردین معزول ساخته از نظر انداز
و بد و امان و بشیران را بخود راه ندهد اگر چه این جماعت بر اے بدکاران دیگر خوبانند
اما سرشته حساب از دست ندهد آن گروه در دل خود همیشه ملازمه بساود و لباس و کتبی
قسمت نیکان کنند و از نزدیکان و خدمتگاران خبردار باشد که بواسطه نزدیکی قسم نگنند
و از چرب زبانان نادرست که در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد که فساد و

بسیار است از اینها پرسد و بد آنهارا از اینها پرسد و همواره
خبر گیران باشد که پادشاهی کس داری عبارت از پاسپالیست بگمیش و دین
خارج خود آتش من نشود که خردمند و کار دنیا که فنا پذیرست زیان خود نگزیند در
سالمه دین که پاسبان است چگونه دانسته زیان مندی اختیار خواهد کرد اگر حق با او
باشد حق سبب مخالفت و تعرض داری و اگر حق باست و او نادانسته خلاف
آن گزیده است خود سچاره سچاره نادانیست محل ترحم و اعانت است نه جایت تخریب
و اسکار و فک و کاران و غیره ایشان هرگز راه را دوستدار باشد و خواب و خوشی از
آنرا نگذارد و از هر قدر از ضرورت تجاوز نکند تا زایه حیوانات فراتر نکند شده
بر تبه انسانیت اختصاص یابد و نتواند کار روز شب تنید از دو با مردم و مشایخ
نباید بود پسین را ندان کینه نباید ساخت اگر از بشریت گرانی بهر سر و پا
بطرف سازد که نفس الامریا فاعل حقیقی از وی بیخیزد این خرمنه بار بار
نظام ظاهر تجویز فرموده اند و خنده و هر گل کشته و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
در سخن یک جاسوس اعتماد نکند که راستی و بی طعنی بس کیاست پس هرگز
چند جاسوس خبر در تعیین کند که از یکدیگر خبردار نباشند و تقریرات هر که ام جدا جدا
نویسند و از آن در مقصود و بد و جاسوسان شهرت گردین معزول ساخته از نظر انداز
و بد و امان و بشیران را بخود راه ندهد اگر چه این جماعت بر اے بدکاران دیگر خوبانند
اما سرشته حساب از دست ندهد آن گروه در دل خود همیشه ملازمه بساود و لباس و کتبی
قسمت نیکان کنند و از نزدیکان و خدمتگاران خبردار باشد که بواسطه نزدیکی قسم نگنند
و از چرب زبانان نادرست که در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد که فساد و

[illegible]

نیز خیرانی بشی زیکه فدائی بجای برده که مسکب و اچنانکه در بوم و روم شائع است بنمود آید
و نهایت پیروی نماید که اثری از شراب نباشد و خورنده و فرودنده و کشنده از آب انقا
حاکم آستان چینی نماید که مردم عبرت گیرند و اگر کسی از حکمت و پیشش افزائی چون او
بجای برده و در ضیاحال او نیاید که در دور از زانی زنی غش است و اتهام نماید و کند که و کمال داران
بسیار فریده و خیره نمایند و بر و بر و بشند و در یوزم چنین نور و زنی و عید و اتهام نماید
عید بزرگ نور و زست که ابتدا است آن در وقت تحویل نیز نور بخش عالم و برج محل است
و تا نماز ماه فروردین است عید دیگر نور و هم ماه مذکور که روز شرف است و عید دیگر سوم
ماه اردیبهشت است و عید دیگر ششم ماه خرداد و عید دیگر سیزدهم ماه تیر است و عید دیگر
هفتم ماه مرداد است و عید دیگر چهارم ماه شهریور است و عید دیگر شانزدهم
ماه مهر است و عید دیگر دهم ماه آبان است و عید دیگر ششم ماه آذر است و در دوی ماه
سده عید است هفتم و پانزدهم و سبت و سوم عید دیگر دوم ماه بهمن است عید دیگر
پنجم ماه اسفند است و عید است متعارف را به ستور میگردانند باشد و شب نور و زو
شرف بطریق شب برات چراغان کنند و در اول شب که صبح آن عید باشد نقاره نواز
و روز است عید بر شهر نقاره نوازند و زن بے ضرورت بر سب سوار نشود و گذرند
آب در یار آب غسل مردان آب بر آشتن جدا سازد و برای نان گذرگاه دیگر مقرر گردد
فرمان حضرت شاهنشاهی شهباز خان کعبه چون پیش نهاد است امتدال گویند
و بیت عدالت آئین این نیازمند درگاه است نیاز از ابتدا است جلد بر او رنگ شاهنشاهی
و دست خدایان بخیر و الا نعل الهی است که جمیع سکنه و عیال و پسران خلایق و پیرایه که بواسطه
و دل بعلانی و شریف امانات ایزدی اند و جل جلاله کبریا و در ظلال عدل و فضل آنرا و عطا
سپایه کوفتی

[illegible][illegible]

[illegible]

و نباتات از اغذیه و ادویه و درختان و شکوفه و شکوفه و اقسام عطریات و انواع گیاهان و درختان
 و اسباب شمعینه و ادوات چرمینه و آلات مسینه و ظروف چوب و سیمینه و درگاه و دیگر اشیا
 و کسباب و متاع و اجناس که در معاش جمهور نام و اماکن میشت خواص عوام سودا
 و سپ و فیل و شتر و گوسفند و بز و اسلحه و قماش که در تمامی ممالک موجود است و در کوفه و مدینه
 و آنچه از قبیل و کشمیری گرفته اند و مسافران و مرفوع القلم بوده باشند و این زمان که مستعدان
 کاخ و سلطنت اشغال این امور معمول میدارند به لحاظ خبرداری بوده که دست نهادن
 اوقایر و ضعیف و از گداز و دوپایه و تهری و زبردستان کوفه اندیش بر کرب و زردستان خاک نشین
 نگردد و اکنون که محبت و شوکت و بهت پادشاهی در قلوب افراد عالم نشسته و انوار
 عدالت و رافت در اقطار و اکناف ممالک شهنشاهیه بشکوه الطاف نعمت حقیقی حاصلست
 انهداشیا که خزینه و مخزن و گنجینه معموره است بغیر از آن محبت چیز که بمصلحت ملکی مستحق شده
 تمام و کمال بخشیم باید که نذر زندان کامکار و امرای نامدار و تصدیان جهات صوبها
 و حکام بلاد و جاگیر و ارباب اصهار و عمال خاصات و مقاطعان مواضع و قصبات و جمیع ارباب
 و گذر بان و محافظان طرق و ضابطان سالک و زمینداران حدود و ناموران ممالک
 مضمین فرمان علی با گوش و پوشش جامه داده در اجراء حکم بان استطاع کمال تمام لازم دانند
 و دقیقه از وقایع امر لازم الاتباع فرو نگذارند فرمان حضرت شاهنشاهی
 به راجی علی خان نسرمانند و اسامه خاندیس امارت و ایالت بنجاه امارت
 و عقیدت و نگاه و تقاوت و دوام عز و علا و عضاده خاندان مجد و ممتاز و مخلصان
 سعادت کیش و علاقه متحصان صواب اندیش مورد الطاف پادشاهی مصدر آلاء
 خیر خواهی و انوار تصدیق راسخ البرهان عمده اهل دول سبحانی علی خان با صنف الطان پادشاهی

[illegible]

18

۴۲
ای سفارش شاهزاده
دولت کاغذ پیکر
شرح آن سفارش
مست ۱۰۰
نظر که ملک
داد و دفع لام
والی بنی مالک

جستجو بنشین

مرستم که بتی تجدید میسرسانید و باشد و هرگاه آن زبده ارباب اخلاص ادرامه از امور
احتیاج بامداد و ملک شود و تحقیقت احوال مشروط و مابعض گرامی شانرا زده کامگار رساند که
سفارش آن زبده مخلصان حضور شرف فرموده ایم که آن مخلص هوخواه از یکجهت آن
وثابت قدان شاهرا و خلاصانسته در باب انواع امداد و اعانت نماید درین هنگام که
نسبت آن عمده ارباب بحقیقت باین درگاه بنوعی درست شده که بالتامس شده و
مهمات دیگران ساخته و پرداخته آید چه حاجت مطالب و مقاصد آن مخلص هوخواه باید که
بسیج گویند نشین بنود راه نذر و قرب جویشانرا زده جوآن محبت از ممدات دولت و از رفون
خود و نه در رسم اطاعت است تمام نموده شرح خاطر و سرور بال باشد و بهر شکر این
پوشیده نیست که سلاطین عالی مقام که تسخیر عالم و عالمیان پیش نهاد است از این
از حکام دایر ولایات و قطار جزو خلاصان طاعت مطلوب و مقصود مذمت اند و دولت مند که
بمقتضای دینی و کار دانی خود زمینین بنظر داشته و تاسیس بیانی خلاصان عقیدت رسوخ
برآیند نگ و ناموس احوال خود مانده و موجب اعزاز و ترقی گردود و آن عقیدت پناه خود از
مخلصان قدیم و هوخواهان تکرار خلاصانست و آنکه در آن تکیه اعتماد و املک انظمی اعتماد خلاصان
قدوة انخوانین النظام عمده الامراء الکرام رکن السلطنة العلیه مبارک الدین اعظم خان
بدان حد و درفته بود و از ممدت از ان خیر اندیش بود و بنیاد بواسطه بعضی امور که محتاج
شرح نیست بوده و آنکه در خلاص آن اسخ الاخلاص فتورس رفته باشد و لند و بارگاه او
انواع عنایات فرموده میان عالمیان امتیاز بخشیدیم و از جمله اراحم شاهنشاهی آنکه باین
عمده الملک تشارالدوله موطن السلطنة قدوة و مقربان سریر زبده و مرمان سرچشمه عقیده
ارباب علم و حکم نظر فیض و فی و فضل اتم جامع کمالات صوری و هنوی ناظم مامور و

ای سفارش شاهزاده
بنی عصمت آرد
اندست
مستمر الاغلاط
بضمیم یکپه نام
دعاست مملکت
ای همیشه از
دوستی است
که قلمه افشا
الملک انظمی
راغ ای دولت
مخلصان
بسیج گویند نشین
بنود راه نذر و قرب
جویشانرا زده جوآن
محبت از ممدات دولت
و از رفون خود و نه
در رسم اطاعت است
تمام نموده شرح
خاطر و سرور بال
باشد و بهر شکر این
پوشیده نیست که
سلاطین عالی مقام
که تسخیر عالم و
عالمیان پیش نهاد
است از این از حکام
دایر ولایات و قطار
جزو خلاصان طاعت
تребوب و مقصود
مذمت اند و دولت
مند که بمقتضای
دینی و کار دانی
خود زمینین بنظر
داشته و تاسیس
بیانی خلاصان
عقیدت رسوخ
برآیند نگ و
ناموس احوال خود
مانده و موجب
اعزاز و ترقی
گردود و آن
عقیدت پناه خود
از مخلصان
قدیم و هوخواهان
تکرار خلاصانست
و آنکه در آن
تکیه اعتماد و
املک انظمی
اعتماد خلاصان
قدوة انخوانین
النظام عمده
الامراء الکرام
رکن السلطنة
العلیه مبارک
الدین اعظم
خان بدان حد
و درفته بود
و از ممدت از
ان خیر اندیش
بود و بنیاد
بواسطه بعضی
امور که محتاج
شرح نیست
بوده و آنکه
در خلاص آن
اسخ الاخلاص
فتورس رفته
باشد و لند و
بارگاه او
انواع عنایات
فرموده میان
عالمیان امتیاز
بخشیدیم و از
جمله اراحم
شاهنشاهی آنکه
باین عمده
الملک تشار
الدوله موطن
السلطنة
قدوة و
مقربان
سریر زبده
و مرمان
سرچشمه
عقیده
ارباب علم
و حکم نظر
فیض و فی
و فضل
اتم جامع
کمالات
صوری و
هنوی
ناظم
مامور و

ای سفارش شاهزاده

ای سفارش شاهزاده

ای سفارش شاهزاده

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

و قاطع عقیدت و اختصاص اورانیزه نمیده و بعبارت دانش سنجیده بهوقف سمع عالی معروض
دارد باید که این مخلص خیراندیش سخنان حقائق تبیان را چنانچه در فرمان عنایت شجوان
مندرج هست و چنان کلمات قدسی سمات که زبانی بافاضت آباشارایی و خلوت فرمودیم
دانش اصناف نمود و دراتبالطاف خسروانی و مدارج اعطاف خاقانی به تعقل و دراندیش خود
در یافته انجمن استقامت مخلصانه کارگاهانه نماید که حکام دکن کلهم علی الخصوص حکومت پناه
امارت انتباهند خطرات نظر خاقانی شمول الطاف سلیمانی بر آن نظام الملک که مجدداً
تربیت یافته این درگاه است و از مملکت خود متفرق و تو انین عشق شناسی بر وجه اتم و کامل فایده
و سخنان گویند ایشان تا عاقبت بین از جاده اطاعت محقق است انحراف نور زوجه
انیمین باعث اعتبار آن مخلص حقیقت گرین و هم موجب امن امان خلالت آن یار خواهد بود
و چون مرستی بود که و کلاً و عراض حکام دکن بدرگاه گیتی پناه در سیده بود و درین مرتبه بخاطر
نمیرسد که حکام دکن سر فرستاده شود و لیکن از آنجا که عنایت پادشاهی عام است و آن مخلص
خیرخواه را با آنها ارتباط تمام آنرا اعمال و عنایت بان می خواهد حقیقی و مستحق از مقربان
درگاه و اگر بجزید عنایت و التفات مخصوص اندک راه افاضت پناه دکن فرستادیم باید که در میان
و سر تمام آن جماعت و زود می و انداختن بدرگاه محلی کمال سعی لازم و انداختن مقتضای ظهور
الطاف عالی و کما را فی الضمیت نموده هر طلب و همه که باشد بوسیله افاضت آبا
مردمی ای معروض و درگاه محلی سازد که از آنجا که کمال عنایت قدسی است و باب آن
زبد مخلصان می خواهد مرکوز باطن اقدس است همه در معرض قبول آنجا مقرون خواهد بود و حسب
و عنایت التفات که بان اخلاص شعار داریم خلعت خاصه و شمشیر مصرع و در اسب پانی
و در چهارویک قطار شتر و ولایتی است آن مخلص خیراندیش فرستادیم باید که از جمیع وجوه

[illegible][illegible]

وقت اول
تمام شد

انهم ثواب ظل آبی در کوره گناه پورترول اجلال نموده بود که قاصدان چو دهری کشته
این مشرود غیبی و نوید لاری رسانی دند و بندگان حضرت سجدات شکر تقدیم رسانیده
حکم عالی فرمودند که کوس عشرت و نقاره شادی بلند آوازه کنند چندان خوشحالی و
فایح البالی راه یافته بود که بشرح و بسط راست نیاید از اینجا قیاس باید کرد که در اصل
سحال بهجت و مسرت و دوست و دشمن مساوات پیدا کرده بود بعد از آن مکرر ابوسلیم
عز الله کلیدان رای و اعتماد خان و نظام الدین احمد و شهاب الدین احمد خان
علی الترتیب الذکور حقیقت کمال جلالت و تهور که از ایشان ظاهر شده بود و معروض
پایه سیر عالی شد و از وفور عنایت و التفات صد هزار سنت و فافرن فرموده خطاب
موروثی خانخانی و سائر جلایل عنایت خاقانی اختصاص یافتند الحمد لله جدا متواتر
و متواتر و الشکره شکرت و شکر که خدای تعالی بقیم رسید که اندر برای بزرگی نفس پیش
اخوان زمان و داغ شدن انبای روزگار و مهوره عالم که بحسب صورت فوق حالت
چه جای مساهم و مقارن بی خیمه خطابی و اضافی مضی با حسن الوجوه و این طریق صورت
بست فکیف که بغایت آبی با سیر و ضاع خطابی که منتهای بتغای پنجره اریان حال و
ماضی بود و خیمه آن شد و آنی که این لطیفه بود که سبقت این بر پنجره اری شدن نزد خطا
زمان و مزاج فاسد روزگار مستبعد بود بی شائبه تکلف باین عالم آورده در عالم اسباب خدم
حکمت پناهی شریک ندارد اگر چه در تمام و انصرام آن شاید که بعضی دوستان صمیمی گیرا
مدخلی باشد و سخن همانست که بیدرقه توفیقات الهی مصدر امری شدند که با اتفاق صحاب
نفس الامر و ارباب عرف و نفاست و شرافت و علو رتبت و بنامت باشال این جزویت
نفس الامریه که در نظر بانان نابالغ عرفی منتهای جلال آمال ایشانست هیچ وجه احتیاج

سخن که در کوره گناه پورترول اجلال نموده بود که قاصدان چو دهری کشته
این مشرود غیبی و نوید لاری رسانی دند و بندگان حضرت سجدات شکر تقدیم رسانیده
حکم عالی فرمودند که کوس عشرت و نقاره شادی بلند آوازه کنند چندان خوشحالی و
فایح البالی راه یافته بود که بشرح و بسط راست نیاید از اینجا قیاس باید کرد که در اصل
سحال بهجت و مسرت و دوست و دشمن مساوات پیدا کرده بود بعد از آن مکرر ابوسلیم
عز الله کلیدان رای و اعتماد خان و نظام الدین احمد و شهاب الدین احمد خان
علی الترتیب الذکور حقیقت کمال جلالت و تهور که از ایشان ظاهر شده بود و معروض
پایه سیر عالی شد و از وفور عنایت و التفات صد هزار سنت و فافرن فرموده خطاب
موروثی خانخانی و سائر جلایل عنایت خاقانی اختصاص یافتند الحمد لله جدا متواتر
و متواتر و الشکره شکرت و شکر که خدای تعالی بقیم رسید که اندر برای بزرگی نفس پیش
اخوان زمان و داغ شدن انبای روزگار و مهوره عالم که بحسب صورت فوق حالت
چه جای مساهم و مقارن بی خیمه خطابی و اضافی مضی با حسن الوجوه و این طریق صورت
بست فکیف که بغایت آبی با سیر و ضاع خطابی که منتهای بتغای پنجره اریان حال و
ماضی بود و خیمه آن شد و آنی که این لطیفه بود که سبقت این بر پنجره اری شدن نزد خطا
زمان و مزاج فاسد روزگار مستبعد بود بی شائبه تکلف باین عالم آورده در عالم اسباب خدم
حکمت پناهی شریک ندارد اگر چه در تمام و انصرام آن شاید که بعضی دوستان صمیمی گیرا
مدخلی باشد و سخن همانست که بیدرقه توفیقات الهی مصدر امری شدند که با اتفاق صحاب
نفس الامر و ارباب عرف و نفاست و شرافت و علو رتبت و بنامت باشال این جزویت
نفس الامریه که در نظر بانان نابالغ عرفی منتهای جلال آمال ایشانست هیچ وجه احتیاج

خطاب بعضی دوستان صمیمی گیرا
مدخلی باشد و سخن همانست که بیدرقه توفیقات الهی مصدر امری شدند که با اتفاق صحاب
نفس الامر و ارباب عرف و نفاست و شرافت و علو رتبت و بنامت باشال این جزویت
نفس الامریه که در نظر بانان نابالغ عرفی منتهای جلال آمال ایشانست هیچ وجه احتیاج

سید بنو شده باشد
ایمانی که در وقت این رسیده که حق تعالی باین امر
اکون وقت این رسیده که حق تعالی باین امر
تعالی باین امر رسیده که حق تعالی باین امر
ای کس که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
مترقی یعنی که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
قابل اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
ای دم که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
جلالت اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
پروان اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
وجهی که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
دویند که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر

گونه نذر و دهان وقت آن رسیده که حضرت و اهب العطایا بطهار آثار بر این شعرا استعداد
نهاد آن اقبال و ثاری را که از نظر و درین عطای زایه محجب بود و ظاهر ساخته اهل حصد و عس
را بر شاه راه انصاف آهده غیب انی حضرت خاقانی را بالغ وجه بر قاصی و او ادانی خاطر
نشان ساخته و جوه تفوق ایشان را در درگاه عرش شتابه بسیار ارباب ولت و انتباه شخص
و سببین باز و سخن کوتاه مقاصد بسیار است که بکر آن مصدع گرامی اوقات شدن بقصدای
عقل ناقص از مستحسبات بل ضروریات میداند و قطع نظر از موانع دیگر زمانه در حصول فرصت
بنایت خیل بجد شعبده بازی و حیل اندوزی بل بحال بالناس در یوزگی این قدر فرصت
وست داده که اند بسیار اندکی و از هر کی مسطور میگردد و با بجله بعد از انتظار بسیار است و پنجم
شهر صفر سال نصد و نود و دو و محمد و فولاد و دیوانه رسیده و ملاطفه نامی شوخ به توجیه حصول
آمال آمانی رسانید باعث غلبه بالی و مورث خوشحالی شد به با می این یک نجسته پی کران
سوی رسیده چون باد بهار عنبرین بوی رسیده دستش بوسم که نامه دوست گرفت
و پایش فتم کران سرکوی رسیده بعد از آن که از مطاوعی فحادی آن انشراح تمام و اقبال
بالکلام حاصل شده تقضی المرام بنجامه الکلام رسیده شد از مضمون آنکه شوخ بیکایکات قیام
هر چند بظلم معان ملاحظه رفت مخدرة مقصود از نقاب احتجاب دی نمود و هر قدر که بدیده بهتر
منظور گشت امری که کشف غطا از آن نموده یک خوشحالی بخش ظاهر تر و دو تخییر تواند شد
نشده هرگاه بنایت از لیه صیه مرکز خاطر چندین ساله آن اقبال آثاری بنجو برین
وجه صورت بسته و با مادات غیبی فتح چنین روی داده باشد هنوز ناگرم کرده جاهل
آمدن این حمد و دنا نیند در نظر عقل دقیقه فهم معامله گران را چه محل تواند بود و خصوصاً
در وقتی که در آن صوبه و در در خانه بالفعل کسیکه سنگفل نجات آن صوبه تواند شد

سید بنو شده باشد
ایمانی که در وقت این رسیده که حق تعالی باین امر
اکون وقت این رسیده که حق تعالی باین امر
تعالی باین امر رسیده که حق تعالی باین امر
ای کس که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
مترقی یعنی که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
قابل اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
ای دم که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
جلالت اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
پروان اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
وجهی که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
دویند که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر

سید بنو شده باشد
ایمانی که در وقت این رسیده که حق تعالی باین امر
اکون وقت این رسیده که حق تعالی باین امر
تعالی باین امر رسیده که حق تعالی باین امر
ای کس که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
مترقی یعنی که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
قابل اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
ای دم که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
جلالت اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
پروان اینست که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
وجهی که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر
دویند که در این وقت رسیده که حق تعالی باین امر

[illegible]

و تا توان بینی و حسودی زمانه کم هست بفرغ عرض نمیتوان رساند و چه از گفتار شایع غل لاغی و
توفر شد اندر روحانی و بدنی وقت بآن مساعیدت نمی نماید باری مقتضای مستطوق لازم
مالاید که کله لایک کله بذل جهد نموده آنچه بر مزوایا ممکن بود بآن اکتفا نموده شمه را بوسیله
عبارات کثیره بمساعیدت وقت آنچه جائز التقریر و مکن التخریر بود مرقوم ساخته مصدرع
اوقات گرامی شده امید که شایع غل نفسانی و شواغل جسمانی مانع مطالعه این مقالات نشود
و در آن نفیسه های بادی القدری بانضمام انقسام خاطر که از رگدرا این و آن متعرض احوال
آدمی میشود باعث عبور بی سر و دانه نگردد هر چند که اعتماد بران بانی مبانی کرم موس
مکارم شمیم بیش از آنست که از امثال این امور اندیشه ایاچه کند که دست روزگار فاسد
داغ این اندیشه بر جگر می نهد و در هم این داغ جگر سوز را که بکشت تجربه است نمی بخشند بباران
خواهی نخواهی میجو است که این طوطی طویل الذیل را در نور دیده ختم کلام بر دعای آن کائنات
ارتسام نموده استدعای صحبت صوری ایشان از درگاه عالم پناه حضرت و اهب العطای
نماید که بی وسیله قاصد و نامه که هیچکدام لیاقت محرمیت ندارد همیشه از آنکه بطلت آباد عدم
که جهلستان عالم معقول است و رواندکی در دلی ظاهر ساخته در عالم جو صلی از کشاکش
اضطراب یک نوحجات یافته باشد که عرائض گماشته های چویدی کشته و شهاب الدین احمد خان
و نواب اقبال آثاری که در پنجم ربیع الاول در نوا می نادودت مرقوم شده مصوب ریاریان
رسیدند و فرود تو حات تازه و مسرت بی اندازه رسانیدند قطعه منت خلاصی که علی التکم
روزگار منصور گشت رایت خان بنگلور + عمرت در ازاد و جهانیت بکام باد +
دولت ملازم و رواقبال یار فار + پیوسته دشمنان تو زینگو + مستمند + یاکشته اگر خیر
یا بسته در مختار + اگر چه پیش از وصول این نوید محبت بخش روح افزا

و گفت
بادی از نظر من ای ملول
بادی از نظر من بانیش پریشانی خانه من
که بسبب این دقت پیش آید و ما را
از غایت خود راحت ملاحظه کرد ما را بدین
چیز در دل بسوزد و اندک بزرگوار شود
برای نیست بهین از تو بمانم ای ملول
ای اگر چه آقا بدین تا تفرقه می آید
که بدین حال اندک که عیادت می کند
بظرفت ملاحظه این خلعت است از دست
یکبار در کار این از دست می آید
در این حالت که آن بدین پیش آید
دینوی است بی غایت می آید و ما را
که بسبب آن در هیچ امور خلعت با من
یا گفته شود و این که بسبب آن در هیچ
نی بخند می آید و ما را بدین پیش آید
انگشت تمام بدین ایام پس اندازد خلعت
این توبه یافته شود و ما را بدین پیش آید
پس از این در اندازد و ما را بدین پیش آید
ای نفس که در دهکانات است و ما را بدین پیش آید
و بدین حال که بدین پیش آید و ما را بدین پیش آید
ای نفس که در دهکانات است و ما را بدین پیش آید

[illegible]

این کتاب در سبب بیعت و شهادت
 و شهادت و بیعت و شهادت
 و شهادت و بیعت و شهادت
 و شهادت و بیعت و شهادت
 و شهادت و بیعت و شهادت
 و شهادت و بیعت و شهادت
 و شهادت و بیعت و شهادت
 و شهادت و بیعت و شهادت

و خبر می تقدیم رساندن رسوم و عادات و جشن بادشاهانه داشتن خصوصاً در روز پنجشنبه
 و روز و پنجشنبه شرف خواص و عوام و شریف و وضع را با اندازه تشریف و تربت بمقتضای عدالت
 و نصفت بجلال مواهب بادشاهانه و جزائل مراحم خسروانه شرف اختصاص و عزت ایزد
 و اودن و مانده اکرام و احسان بر کل عالمیان کشوران و هر کسی را زیاده از آمال ایشان بهره
 گردانیدن خصیصه و محال نه شده اند و الله سبحانه و تعالی بی قضای الهی چون نزدیک رسیده که فراخ
 تمام ازین شاغل دست دهد بزودی این فرمان و دوم شرف و در پافه نسبت ارسال بودم
 خواهر شد خبر شیر که انصاف تصور تقدیر و فهرست کتاب حسن تدبیر است موجب و خوشی خواهد بود که
 سیمیه و دوستان حقیقی آنست که هواره از اسوال و اوضاع یکدیگر بواقعی حاضر بوده نظر بر محاسن
 و محائب انداخته از تقاض و محبوب یکدیگر اطلاع بخشند و یکی هست و تمامی نعمت مصروف
 آن و از آنکه دست ایشان بر عیوب کلی و جزوی خود حاضر شده از آن این حالت نماید بزرگ
 مثل خوشنما گویان دوست نماید و دوستان منقصت آتیه اصلاح حرف و حکایت از عیب
 گویند چهار فایده یکی و اتفاق و چه از آنکه و اتفاق فکیف طائفه ناد دست چند که بلا خط
 فوائد و سیمیه و سیمیه فایده سبب خاطر و جسمانی و بدیه خود که زمام حصول آن هست و دیگر است که
 پیوسته و سیمیه و سیمیه فایده سبب خاطر و جسمانی و بدیه خود که زمام حصول آن هست و دیگر است که
 لذات صوری و انهماک و در مستلذات ظاهری نفس اماره ایشان بخود پیچیده منقصت است
 نمید و فضائل شامل و فواضل جلال تاویل نمایند و خوشنما که در طبل و نفوس آکنده
 انجای روزگار انداخته است خصوصاً و مزاج بعضی از روسای اخوان الزمان هرگاه
 که بسبب جمع این طائفه مزاجه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه
 را از جمله هواخواهان درگاه بل فدیایان این راه پیدا کنند و باندک روزگار غریبه برین شب

و در روز و پنجشنبه شرف خواص و عوام و شریف و وضع را با اندازه تشریف و تربت بمقتضای عدالت
 و نصفت بجلال مواهب بادشاهانه و جزائل مراحم خسروانه شرف اختصاص و عزت ایزد
 و اودن و مانده اکرام و احسان بر کل عالمیان کشوران و هر کسی را زیاده از آمال ایشان بهره
 گردانیدن خصیصه و محال نه شده اند و الله سبحانه و تعالی بی قضای الهی چون نزدیک رسیده که فراخ
 تمام ازین شاغل دست دهد بزودی این فرمان و دوم شرف و در پافه نسبت ارسال بودم
 خواهر شد خبر شیر که انصاف تصور تقدیر و فهرست کتاب حسن تدبیر است موجب و خوشی خواهد بود که
 سیمیه و دوستان حقیقی آنست که هواره از اسوال و اوضاع یکدیگر بواقعی حاضر بوده نظر بر محاسن
 و محائب انداخته از تقاض و محبوب یکدیگر اطلاع بخشند و یکی هست و تمامی نعمت مصروف
 آن و از آنکه دست ایشان بر عیوب کلی و جزوی خود حاضر شده از آن این حالت نماید بزرگ
 مثل خوشنما گویان دوست نماید و دوستان منقصت آتیه اصلاح حرف و حکایت از عیب
 گویند چهار فایده یکی و اتفاق و چه از آنکه و اتفاق فکیف طائفه ناد دست چند که بلا خط
 فوائد و سیمیه و سیمیه فایده سبب خاطر و جسمانی و بدیه خود که زمام حصول آن هست و دیگر است که
 پیوسته و سیمیه و سیمیه فایده سبب خاطر و جسمانی و بدیه خود که زمام حصول آن هست و دیگر است که
 لذات صوری و انهماک و در مستلذات ظاهری نفس اماره ایشان بخود پیچیده منقصت است
 نمید و فضائل شامل و فواضل جلال تاویل نمایند و خوشنما که در طبل و نفوس آکنده
 انجای روزگار انداخته است خصوصاً و مزاج بعضی از روسای اخوان الزمان هرگاه
 که بسبب جمع این طائفه مزاجه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه
 را از جمله هواخواهان درگاه بل فدیایان این راه پیدا کنند و باندک روزگار غریبه برین شب

و در روز و پنجشنبه شرف خواص و عوام و شریف و وضع را با اندازه تشریف و تربت بمقتضای عدالت
 و نصفت بجلال مواهب بادشاهانه و جزائل مراحم خسروانه شرف اختصاص و عزت ایزد
 و اودن و مانده اکرام و احسان بر کل عالمیان کشوران و هر کسی را زیاده از آمال ایشان بهره
 گردانیدن خصیصه و محال نه شده اند و الله سبحانه و تعالی بی قضای الهی چون نزدیک رسیده که فراخ
 تمام ازین شاغل دست دهد بزودی این فرمان و دوم شرف و در پافه نسبت ارسال بودم
 خواهر شد خبر شیر که انصاف تصور تقدیر و فهرست کتاب حسن تدبیر است موجب و خوشی خواهد بود که
 سیمیه و دوستان حقیقی آنست که هواره از اسوال و اوضاع یکدیگر بواقعی حاضر بوده نظر بر محاسن
 و محائب انداخته از تقاض و محبوب یکدیگر اطلاع بخشند و یکی هست و تمامی نعمت مصروف
 آن و از آنکه دست ایشان بر عیوب کلی و جزوی خود حاضر شده از آن این حالت نماید بزرگ
 مثل خوشنما گویان دوست نماید و دوستان منقصت آتیه اصلاح حرف و حکایت از عیب
 گویند چهار فایده یکی و اتفاق و چه از آنکه و اتفاق فکیف طائفه ناد دست چند که بلا خط
 فوائد و سیمیه و سیمیه فایده سبب خاطر و جسمانی و بدیه خود که زمام حصول آن هست و دیگر است که
 پیوسته و سیمیه و سیمیه فایده سبب خاطر و جسمانی و بدیه خود که زمام حصول آن هست و دیگر است که
 لذات صوری و انهماک و در مستلذات ظاهری نفس اماره ایشان بخود پیچیده منقصت است
 نمید و فضائل شامل و فواضل جلال تاویل نمایند و خوشنما که در طبل و نفوس آکنده
 انجای روزگار انداخته است خصوصاً و مزاج بعضی از روسای اخوان الزمان هرگاه
 که بسبب جمع این طائفه مزاجه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه سیمیه
 را از جمله هواخواهان درگاه بل فدیایان این راه پیدا کنند و باندک روزگار غریبه برین شب

13

۱۰۰
بیتوته روزن بزرگ
استاد حافز بن

ای واقف برون

کتابخانه عمومی

ایم وی ای غازی

دائرة الخزانة العامة

یادماندہ ہو

نیز از طرفین دیگر

100

[illegible]

اطوار و مکارم اوضاع که تحصیل و توقیف نماید دولت عظمی بآن مرتبط است چنانچه در
هوشیاری یعنی حاضر بودن بر تقیر و تطییر شریف و وضع و مداره بوسیله ثقات یا بواسطه چنانکه
حاضر یکدیگر نباشند و هم یکدیگر را نشانند از ولایت مشهور بار و درون خانه خبر و در برون صدق
و کذب آنرا بتقل و در بین تنبیه کردن دوم تلافی و بر داری و مزالات و تقصیرات فردستان را
اغراض نمودن و اگر تواند بر نقصان عقل او عمل نموده تجاوز کرده از جان و دو غفور از جمله ضرر
نمود و از سوم داد مظلوم دادن و عظیم ظالم و قرب و قرابت آنرا منظور نشان چهارم جوایز و
که دنیا را بنظر دشمنی منظور ساخته ابدال و تحجیر آنرا خاطر نشان آنرا زمان ساختن و بی
سوالی و واسطه التماس و حاج مردم دانسته انجام مرام انام نمودن و پنج طریق در اموال مردم
انظر طرح نینداختن زیاده و مال را از قسم کمال نشود و در تخم راه انصاف سلوک کردن و
تقصیب نمودن یعنی طائفه را که بر آئین دین و روش و مذهب او نباشد چشم حقارت و عداوت
نمید و از روی رفق و مدارات اگر تواند خاطر نشان او کند یا از روی استعدا التماس نکند
و استبصار و قاصد از آن نماید و باقی سال مخالفت مذهب و ملت را وسیله منقضی سازد و
الملک و اموال او را از دست تصرف و تعدی محفوظ و معهود دارد ای عزیز این کلید پادشاهی
افادات حکمای پیشین است که از فرط مهربانی بهجت استقام احوال کثرات و لطافات و حرکات
عمل مردم ملک جوهر سلک ساخته اند و تا علی اگر محول الا التلک فرزند حکیم عین صواب است
و محض خیر و فرخنده نعت آنکه بسبح رضا شنید و واقعی امتثال با مورد کوره سرایه شیر مردان
راه است که بدستگیری آن خارستان نبی آدم را گشتان ارم ساخته باد و دست و دشمن بشود
چنانچه حکیم انوری میفرماید قطعه تیغ دانی که شیر مردی چیست + شیر مردانه دانی کیست +
آنکه باد دشمنان تواند ساخت + و آنکه باد و ستان تواند زیست + و این را وسیله تحصیل رفیع و عالم

[illegible][illegible]

حقیقت حال پر سید عالم
معنا علی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم
پیغمبر و مہدی

مرقوم ساخته خاطر نقاد و قواد آن اعتضا و اگر اتمی را اطلاع نمشد اما چون در حالت
 افاقیت و شعور یقین دست میدهد که بی اروائی غلیل و شقای علیل هر آینه اظهار این نکته
 و ابر از این گله باعث طلال و کلال نشاط آباد باطن شریف ایشان خواهد شد خود را ازین
 نفع زدن بچو صیقل گانه و نالیدن بخیر دانه میگذراند مبتدیان و مردن و لب ناکشود فیم با آن
 چه ناله کنم آن موجب طلال تو باشد و اگر از حد حشمت و لوسوز جاگذر از خود اعراض نموده اظهار
 دردمندی که از گزند راتم داشتی این مرده دلان زنده تن که از استودعات صمیمین حقیر
 نماید و اندکی از اوضاع عجایب آثار عزت و شرف طوائف انام رفته کلاک بیان شود
 سلیم و لهاسی دانشوران روزگار در بیان حلقه اقبال تا مکن زدن مدعیان موفت مذکور
 گردد و در طر فکها یک در ضمن خرسندیهای منتسبان عقل و کیاست و نهیان غیب و شهادت
 که بر عزم اکثر انجای روزگار سر حلقه پیشوایان منجم سداد و راس و رئیس راه نمایان بیل برآید
 کیفیت حال نامردی تهیدست همچون سرگردان وادی سائر اناس مندرج است
 ساخته تحفه مجلس عالی ساز و بالضرورت اولاً باید که اگر تفصیل میسر نشود و بر فرا یا بطریق مختصاً
 بمسامع علیه رساند که باتفاق خدا ششربان عالم فوق و شهود و دریا کشتان تشنه لب بنهم
 سخن آنچه تحقیق بوضع پیوسته آنست که عده مطالب و خلاصه آرب برهنه پایان خارتان
 راه محبت دریافت نیافت حقیقت حضرت واجب الوجود و منزه داشتن ازیال عزت و ان
 غبار صفات حدوث و امکان است و بقدر طاقت و توان مذهب اللطاف شدن و تشبه
 بحضرت واجب پیدا کردن که از فحوا می غرای امر جلیل القدر خلقوا با خلاق الله که از زبان
 نیربانی برآمده بسبع جمع روحانی اصغافرموده اند و ثانیاً باید که شرح حقیقت انسانی نموده
 و انما ید که اگر چه دریافت حقائق گویند خصوصاً حقیقت جامع کمال آدمی احصاء نمورست

مات شاد و حقیقت بسیار که بران حصول و در بیان
 و خود را از این گله باعث طلال و کلال نشاط آباد باطن شریف ایشان خواهد شد خود را ازین
 نفع زدن بچو صیقل گانه و نالیدن بخیر دانه میگذراند مبتدیان و مردن و لب ناکشود فیم با آن
 چه ناله کنم آن موجب طلال تو باشد و اگر از حد حشمت و لوسوز جاگذر از خود اعراض نموده اظهار
 دردمندی که از گزند راتم داشتی این مرده دلان زنده تن که از استودعات صمیمین حقیر
 نماید و اندکی از اوضاع عجایب آثار عزت و شرف طوائف انام رفته کلاک بیان شود
 سلیم و لهاسی دانشوران روزگار در بیان حلقه اقبال تا مکن زدن مدعیان موفت مذکور
 گردد و در طر فکها یک در ضمن خرسندیهای منتسبان عقل و کیاست و نهیان غیب و شهادت
 که بر عزم اکثر انجای روزگار سر حلقه پیشوایان منجم سداد و راس و رئیس راه نمایان بیل برآید
 کیفیت حال نامردی تهیدست همچون سرگردان وادی سائر اناس مندرج است
 ساخته تحفه مجلس عالی ساز و بالضرورت اولاً باید که اگر تفصیل میسر نشود و بر فرا یا بطریق مختصاً
 بمسامع علیه رساند که باتفاق خدا ششربان عالم فوق و شهود و دریا کشتان تشنه لب بنهم
 سخن آنچه تحقیق بوضع پیوسته آنست که عده مطالب و خلاصه آرب برهنه پایان خارتان
 راه محبت دریافت نیافت حقیقت حضرت واجب الوجود و منزه داشتن ازیال عزت و ان
 غبار صفات حدوث و امکان است و بقدر طاقت و توان مذهب اللطاف شدن و تشبه
 بحضرت واجب پیدا کردن که از فحوا می غرای امر جلیل القدر خلقوا با خلاق الله که از زبان
 نیربانی برآمده بسبع جمع روحانی اصغافرموده اند و ثانیاً باید که شرح حقیقت انسانی نموده
 و انما ید که اگر چه دریافت حقائق گویند خصوصاً حقیقت جامع کمال آدمی احصاء نمورست

و در بیان این گله باعث طلال و کلال نشاط آباد باطن شریف ایشان خواهد شد خود را ازین
 نفع زدن بچو صیقل گانه و نالیدن بخیر دانه میگذراند مبتدیان و مردن و لب ناکشود فیم با آن
 چه ناله کنم آن موجب طلال تو باشد و اگر از حد حشمت و لوسوز جاگذر از خود اعراض نموده اظهار
 دردمندی که از گزند راتم داشتی این مرده دلان زنده تن که از استودعات صمیمین حقیر
 نماید و اندکی از اوضاع عجایب آثار عزت و شرف طوائف انام رفته کلاک بیان شود
 سلیم و لهاسی دانشوران روزگار در بیان حلقه اقبال تا مکن زدن مدعیان موفت مذکور
 گردد و در طر فکها یک در ضمن خرسندیهای منتسبان عقل و کیاست و نهیان غیب و شهادت
 که بر عزم اکثر انجای روزگار سر حلقه پیشوایان منجم سداد و راس و رئیس راه نمایان بیل برآید
 کیفیت حال نامردی تهیدست همچون سرگردان وادی سائر اناس مندرج است
 ساخته تحفه مجلس عالی ساز و بالضرورت اولاً باید که اگر تفصیل میسر نشود و بر فرا یا بطریق مختصاً
 بمسامع علیه رساند که باتفاق خدا ششربان عالم فوق و شهود و دریا کشتان تشنه لب بنهم
 سخن آنچه تحقیق بوضع پیوسته آنست که عده مطالب و خلاصه آرب برهنه پایان خارتان
 راه محبت دریافت نیافت حقیقت حضرت واجب الوجود و منزه داشتن ازیال عزت و ان
 غبار صفات حدوث و امکان است و بقدر طاقت و توان مذهب اللطاف شدن و تشبه
 بحضرت واجب پیدا کردن که از فحوا می غرای امر جلیل القدر خلقوا با خلاق الله که از زبان
 نیربانی برآمده بسبع جمع روحانی اصغافرموده اند و ثانیاً باید که شرح حقیقت انسانی نموده
 و انما ید که اگر چه دریافت حقائق گویند خصوصاً حقیقت جامع کمال آدمی احصاء نمورست

این کتاب در بیان حقیقت و مفردان ممالک طریقت بمقتضای انجای استعدادات اختلاف
 و اوقات موجب صفای سریت و لطف طبیعت داد و انشوری داده انواع سخن فرموده اند
 آنچه از جمیع تفصیل مذکوره بطور خوشحالیان راه حقیقت متقین یا منطوق میشود آنست که طریقه
 آتشی و شریقی است نامنهای سوامی این ترکیب عنصری و محجوب پیولانی که در آن خشن
 بهایم شریک و مساهم است و بعد از ایضاح این دو اساس فیض اقتباس ضامراولی
 پوششندان دورین حق گزین حقیقت ماسبق ظاهر و هویدا میگردد و روشن میشود که خیال و
 ابرار و ورکار مادر سلک نقیض مقصود سلوک نموده در تقویت و تربیت معارف و اوست
 سعی مینماید سیمای و قلیکه پرده اندوی کار برداشته شرح عمده مستلزمات مردم از مشارب
 و بطنایم و متاع و ملائین و سائر لذت و حظوظ بنی آدم نماید و متاع و آلام آن را که
 بجهت کثرت عمارت و اعتبار و از نظر که آدم صورتان پنهان مانده بعالم ظهور آورد
 واضح گردد که بجهت خیر دل بیاد داده اند و حمل اقبال و اتعاب قوای بدنی را عمده لذت
 دانسته اما چون پیش از اصلاح اوضاع خود که لازم وقت و فرض حال ست از فساد و
 عباد گشتن از قانون همایون نصفت و عدالت بر آمدن و نهج اعوجاج سلوک گردست
 ازین بوافضولها و بوالهوسیهاتیر خود را باز آورد سخن پناها هر چند که خیریه بیسته بی گنینه این
 فتود و جیاد و محصول فصول ربیع معتبره متعارفه تعلیم سخن و کشور مراسلات که عبارت از شرح آداب
 دعا و بطنایم و اشتیاق و تفصیل مناجای اخلاص و تمییز لواجی افتراق است مالا مال بود
 آنچه گوییهای خاطر آورده برهم خورده از رگبند مشاهده شواهد و یا و خاست شریک که در شارب
 قدیم این عالم کینه متبادر و متراکم اند بقتل بودن و بی نیکبای این وضع فرسوده و ورکارا
 در یافته گذاشت که بسر وقت این مطلب علیه برفته که چند در آورده برهنن توانست

این کتاب در بیان حقیقت و مفردان ممالک طریقت بمقتضای انجای استعدادات اختلاف
 و اوقات موجب صفای سریت و لطف طبیعت داد و انشوری داده انواع سخن فرموده اند
 آنچه از جمیع تفصیل مذکوره بطور خوشحالیان راه حقیقت متقین یا منطوق میشود آنست که طریقه
 آتشی و شریقی است نامنهای سوامی این ترکیب عنصری و محجوب پیولانی که در آن خشن
 بهایم شریک و مساهم است و بعد از ایضاح این دو اساس فیض اقتباس ضامراولی
 پوششندان دورین حق گزین حقیقت ماسبق ظاهر و هویدا میگردد و روشن میشود که خیال و
 ابرار و ورکار مادر سلک نقیض مقصود سلوک نموده در تقویت و تربیت معارف و اوست
 سعی مینماید سیمای و قلیکه پرده اندوی کار برداشته شرح عمده مستلزمات مردم از مشارب
 و بطنایم و متاع و ملائین و سائر لذت و حظوظ بنی آدم نماید و متاع و آلام آن را که
 بجهت کثرت عمارت و اعتبار و از نظر که آدم صورتان پنهان مانده بعالم ظهور آورد
 واضح گردد که بجهت خیر دل بیاد داده اند و حمل اقبال و اتعاب قوای بدنی را عمده لذت
 دانسته اما چون پیش از اصلاح اوضاع خود که لازم وقت و فرض حال ست از فساد و
 عباد گشتن از قانون همایون نصفت و عدالت بر آمدن و نهج اعوجاج سلوک گردست
 ازین بوافضولها و بوالهوسیهاتیر خود را باز آورد سخن پناها هر چند که خیریه بیسته بی گنینه این
 فتود و جیاد و محصول فصول ربیع معتبره متعارفه تعلیم سخن و کشور مراسلات که عبارت از شرح آداب
 دعا و بطنایم و اشتیاق و تفصیل مناجای اخلاص و تمییز لواجی افتراق است مالا مال بود
 آنچه گوییهای خاطر آورده برهم خورده از رگبند مشاهده شواهد و یا و خاست شریک که در شارب
 قدیم این عالم کینه متبادر و متراکم اند بقتل بودن و بی نیکبای این وضع فرسوده و ورکارا
 در یافته گذاشت که بسر وقت این مطلب علیه برفته که چند در آورده برهنن توانست

این کتاب در بیان حقیقت و مفردان ممالک طریقت بمقتضای انجای استعدادات اختلاف
 و اوقات موجب صفای سریت و لطف طبیعت داد و انشوری داده انواع سخن فرموده اند
 آنچه از جمیع تفصیل مذکوره بطور خوشحالیان راه حقیقت متقین یا منطوق میشود آنست که طریقه
 آتشی و شریقی است نامنهای سوامی این ترکیب عنصری و محجوب پیولانی که در آن خشن
 بهایم شریک و مساهم است و بعد از ایضاح این دو اساس فیض اقتباس ضامراولی
 پوششندان دورین حق گزین حقیقت ماسبق ظاهر و هویدا میگردد و روشن میشود که خیال و
 ابرار و ورکار مادر سلک نقیض مقصود سلوک نموده در تقویت و تربیت معارف و اوست
 سعی مینماید سیمای و قلیکه پرده اندوی کار برداشته شرح عمده مستلزمات مردم از مشارب
 و بطنایم و متاع و ملائین و سائر لذت و حظوظ بنی آدم نماید و متاع و آلام آن را که
 بجهت کثرت عمارت و اعتبار و از نظر که آدم صورتان پنهان مانده بعالم ظهور آورد
 واضح گردد که بجهت خیر دل بیاد داده اند و حمل اقبال و اتعاب قوای بدنی را عمده لذت
 دانسته اما چون پیش از اصلاح اوضاع خود که لازم وقت و فرض حال ست از فساد و
 عباد گشتن از قانون همایون نصفت و عدالت بر آمدن و نهج اعوجاج سلوک گردست
 ازین بوافضولها و بوالهوسیهاتیر خود را باز آورد سخن پناها هر چند که خیریه بیسته بی گنینه این
 فتود و جیاد و محصول فصول ربیع معتبره متعارفه تعلیم سخن و کشور مراسلات که عبارت از شرح آداب
 دعا و بطنایم و اشتیاق و تفصیل مناجای اخلاص و تمییز لواجی افتراق است مالا مال بود
 آنچه گوییهای خاطر آورده برهم خورده از رگبند مشاهده شواهد و یا و خاست شریک که در شارب
 قدیم این عالم کینه متبادر و متراکم اند بقتل بودن و بی نیکبای این وضع فرسوده و ورکارا
 در یافته گذاشت که بسر وقت این مطلب علیه برفته که چند در آورده برهنن توانست

قافیه سالاران و قار و مکین نویسد که از جان غم ندان نازنینان ملک آسودگی هزاران
 خاک در عرش گذار بر آید بیت چشم دارم که هم ز روی کرم به کرم عزت عذر خواه من باش
 چون ایضاً از اوضاع و اطوار در خانه عالی و کلیات و جزئیات این حد و در اسرار و در
 بر این پر حوصله و وکلای ایشان که بجهت همین خدمت متعین اند تکفل و متعهد هستند
 و ایضاً اتفاقاً و سستی که در بعضی احوال مذکوره که پیش ازین باند که فرصت مشهود بود و الحال
 در ضمیر خروده دان ایشان متصور است و تمحیل اگر ساختار شده باشد از ده یا از ده یا زده
 کم و بیش نخواهد بود و در آن باب شروع نمی کند و فو قات مازده و مسرات بی اندازه که
 در ملک بنگ بظهور آمده است چه از جانب شهباز خان که بتوفیقات ربانی از کور
 تا دریای شور و در حوزه تسخیر آورده ولایت و جزائر آن صوبه را تمام و کمال متصرف
 شده است و مشهور و منکوب شدن غصبات آن جهات خصوصاً آنکس که خان در بران
 او شسته خود را در گرداب غرقاب دریای شور و چه از طرف وزیر خان و صادق خان
 که با مادات سبحانی از نازده و در دوان تا اورسیه و آن نواحی را تصرف خود را آورده
 دست تقدی ظلم و فسق آن و یار را از زیر دستان کوتاه ساخته بعبث طماع
 را و اراکین گردانیدن و چه در حلقه بندگی درآمدن قتل و جانی که سرقه افغانان
 آن حد و دوده است و در ستادن پسر زاده خود را با پیشکش پای لائق و فیضان
 است بدرگاه عالم پناه مصوب شیخ ابراهیم بکری وال و چه خوب متواتر و فصل
 محمد حکیم مرزا که دست آویز واقع طلبان روزگار بوده است قطع نظر در تکفل
 آن ملائفه مذکوره شرح و ببط آنرا با انضمام کمال شهرت فی حد ذاته احتساج
 بنوشتن آنسانیت که شسته اند برین رفته که امثال این اخبار است اما

در این حد و در اسرار و در
 بر این پر حوصله و وکلای ایشان
 و ایضاً اتفاقاً و سستی که در بعضی احوال
 در ضمیر خروده دان ایشان متصور است
 کم و بیش نخواهد بود و در آن باب
 در ملک بنگ بظهور آمده است چه از جانب
 تا دریای شور و در حوزه تسخیر آورده
 شده است و مشهور و منکوب شدن غصبات
 او شسته خود را در گرداب غرقاب دریای
 که با مادات سبحانی از نازده و در دوان
 دست تقدی ظلم و فسق آن و یار را از زیر
 را و اراکین گردانیدن و چه در حلقه بندگی
 آن حد و دوده است و در ستادن پسر زاده
 است بدرگاه عالم پناه مصوب شیخ ابراهیم
 محمد حکیم مرزا که دست آویز واقع طلبان
 آن ملائفه مذکوره شرح و ببط آنرا با انضمام
 بنوشتن آنسانیت که شسته اند برین رفته

در این حد و در اسرار و در
 بر این پر حوصله و وکلای ایشان
 و ایضاً اتفاقاً و سستی که در بعضی احوال
 در ضمیر خروده دان ایشان متصور است
 کم و بیش نخواهد بود و در آن باب
 در ملک بنگ بظهور آمده است چه از جانب
 تا دریای شور و در حوزه تسخیر آورده
 شده است و مشهور و منکوب شدن غصبات
 او شسته خود را در گرداب غرقاب دریای
 که با مادات سبحانی از نازده و در دوان
 دست تقدی ظلم و فسق آن و یار را از زیر
 را و اراکین گردانیدن و چه در حلقه بندگی
 آن حد و دوده است و در ستادن پسر زاده
 است بدرگاه عالم پناه مصوب شیخ ابراهیم
 محمد حکیم مرزا که دست آویز واقع طلبان
 آن ملائفه مذکوره شرح و ببط آنرا با انضمام
 بنوشتن آنسانیت که شسته اند برین رفته

ساده و در گویا و زیاده از حد

خداوند تبارک و تعالی را در حق تعالی

همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش

و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش

و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش

و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش

و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش

در وجه تحقیق نفس خود مطابق آن از روی سویت و اعتدال فرموده و اگر عیاد و امانت
از این هم میسر نشود با ضرورتی از عمر گرامی را بهر وضعی که باشد از دست زمانه برجا
استخلاص نموده صرف مطالعه کتب اخلاق که مقصود بالذات جمیع علوم است نمود اگر
کتب قدیم در روزگار ما یافت ست بابتی حال مطالعه اخلاق ناصری و جلالی مشغول
شد اگر چه پیش اهل خبرت این معنی چندان اعتبار ندارد و بعینه بحال طالب علم میماند
که سوار روشن و فهم تیز دارد و بی آنکه تجربه کند و روش آنرا از طبیب حاذق داند
مطالعه کتب طبی نموده در مقام استعلاج مرضی شود اما بابتی حال بهتر از آنست
که نقد زندگانی که مقصود بالبدل و معدوم العوض است صرف در تحصیل سایر
علوم که فی الحقیقه از اسباب تحصیل علم اخلاق اند نماید فلیکف که عمر عزیز را
مصرف در جمع زخارف دنیوی و حراست ننگ دنیا و مست این عالم فانی که دینی
عمره بی ناسیه و زبده بی نلیکهاست دارد و آنکه در باب انجام مقاصد
و احتیاطی در ولای عرضداشت و در انجاشته بود البته آنکه اکثر آن موافق اراده
آرد و آنکه از روی التفات از احوال این شکسته بال پرسیده بودند بحسب تقدیر
اهل چند روز مهلت داده است اگر اراده از این آنست که این کس در مسالک
نفس الامر به سلوک خواهد کرد و خود را محروم و الا باعث مزید توزع باطن شده است
و اگر نه که نفس ناطقه از آلام بدنی که در مدت سه ماه متالم بوده است تخفیف یافته
درین و لا عبارات شرعی موافق حال ضبط درآمد بعینه نوشته میشود اکنون غایت
افیت بر آنست که بقیه در دینی که در ساغر حیات گمان ست اگر بحسب نظر واقع
بوده باشد چنانچه صافه سابق اوقات بحسب عه و هول بر خاک ترهات رختیه

مطالعه کتب اخلاق
در روزگار ما یافت ست
بابتی حال مطالعه اخلاق
ناصري و جلالی مشغول
شد اگر چه پیش اهل خبرت
این معنی چندان اعتبار
ندارد و بعینه بحال طالب
علم میماند که سوار روشن
و فهم تیز دارد و بی آنکه
تجربه کند و روش آنرا از
طبیب حاذق داند مطالعه کتب
طبی نموده در مقام
استعلاج مرضی شود اما
بابتی حال بهتر از آنست
که نقد زندگانی که مقصود
بالبدل و معدوم العوض است
صرف در تحصیل سایر علوم
که فی الحقیقه از اسباب
تحصیل علم اخلاق اند نماید
فلیکف که عمر عزیز را
مصرف در جمع زخارف دنیوی
و حراست ننگ دنیا و مست
این عالم فانی که دینی
عمره بی ناسیه و زبده بی
نلیکهاست دارد و آنکه در
باب انجام مقاصد و احتیاطی
در ولای عرضداشت و در
انجاشته بود البته آنکه
اکثر آن موافق اراده آرد و
آنکه از روی التفات از احوال
این شکسته بال پرسیده
بودند بحسب تقدیر اهل
چند روز مهلت داده است
اگر اراده از این آنست که
این کس در مسالک نفس الامر
به سلوک خواهد کرد و خود
را محروم و الا باعث مزید
توزع باطن شده است و اگر
نه که نفس ناطقه از آلام
بدنی که در مدت سه ماه
متالم بوده است تخفیف یافته
درین و لا عبارات شرعی
موافق حال ضبط درآمد
بعینه نوشته میشود اکنون
غایت افیت بر آنست که
بقیه در دینی که در ساغر
حیات گمان ست اگر بحسب
نظر واقع بوده باشد
چنانچه صافه سابق اوقات
بحسب عه و هول بر خاک
ترهات رختیه

ساده و در گویا و زیاده از حد
خداوند تبارک و تعالی را در حق تعالی
همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش
و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش
و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش
و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش
و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش
و در حق تعالی همیشه شکر و حمد و ثناء و مدح و ستایش

9/9/77

ایامی صمدی و آن سحاب
 مدافع شلوغی انصاف و صلوات
 ای دل از بعد او عطا شو خبری کو
 که آن صلوات در دست و غیره و در
 است شمار از دگر و عطا شد
 نووی کوی علی در صمدی
 صمدی که بشهادت خاطر و نثار
 خود گزینان آسایش شمار هر بی شسته
 است اگر در اصل شکای که از آساید
 نیست و نه خود را و شمار در شورش
 ایامی صمدی و آن سحاب
 مدافع شلوغی انصاف و صلوات
 ای دل از بعد او عطا شو خبری کو
 که آن صلوات در دست و غیره و در
 است شمار از دگر و عطا شد
 نووی کوی علی در صمدی
 صمدی که بشهادت خاطر و نثار
 خود گزینان آسایش شمار هر بی شسته
 است اگر در اصل شکای که از آساید
 نیست و نه خود را و شمار در شورش

درین کس فہمیدہ باشند یا محبتی کہ نیک سیرتان زمانہ از درست کرداران روزگار شرم
داشتہ باشند مخالفتی داشتہ باشند تا درازا کہ آن سعی نماید لیکن چون دوستی این کس از متعارفات
نیک سیرتان زمانہ فراتر کہ افتادہ خواہشی چند بخاطر بوالغفلت راہ مییابد کہ از ناروائی آن از
خاطر میشود شعور خواہشی کند دل شیدا مرا چه جرم بہ عشق ست و صد ہزار تقاضا مرا چه بجا
یقین آن و درین باشد کہ درین تصنع بکار نہ برده ام آنجا کہ روز بازار مردمی ست و متاع
دوستی رواج دارد از پیش خود شرمندہ می شوم و غوی خجالت بر جبین ندارم و نظر بعام عالمیان
امروز نزدیک بایشان کسی را نمی دانم و غباری در خاطر ہمیشہ بہار من نیست نخواہد بود چرا
باشد ترا زوی انصاف بہت داشتن و غبار آلود این دشت پر وحشت شدن شعار
عربہ جویان ملک ناحق شناسی ست حاشا شام حاشا آنجا کہ اسم مردمی و نام اہمیت باشد
امثال این امور پیرامون آن مرثیہ بوم تواند گشت چه جای آنکہ کار از آن گذشتہ باشد کہ
شرح آنرا و اثبات آن را بگردار میگنجد و شد آنکہ کہ از مبادی احوال تا حال چنانچہ آن
بزرگ زمانہ در خیریت ذاتی افزایش دارند و محبت این حیران دبستان و انش افزونی دارد
و درین روز بازار خود فروشان اگر شرم از خود نداشتی داستان چند واقع از بار فروشہا
و کوششہا و دلسوزیہا و جہانیان بزرگوار آن و نادانل ہیچان بہ پیکار رفتن و از حضرت
خود نہ اندیشیدن از ہزار یکی و از بسیار اندکی نوشتنی اما چه کنم کہ مرادیدہ دنیا و دل ہوشیار خجالت
خود میگذارد کہ از غیباب در بازار رائج این جہان کہ اگر دروغی گفتہ آید مشتری این معاملہ دان
بہای گران میخورد حرفی زندہ ہر چند طبع کہ شناساسی مزاج زمانہ است میگوید کہ دوست
نداری کہ شرح احوال ترا بد و تسد را تو گوید و نیکو کار خیر اندیش در نقاب احتجاج و در کج عزت
ستواری ست تا بغیر ضامنہ انچہ بنیدہ و گوید و روزگار معاونت و انانرا سواد چہ اور پرور زندگی

[illegible][illegible]

طایفه ای خاصه از جنس
 و قتل کردن و حدود آن بسیار
 باشد و برای از دست بردن
 بر نه می آیند و دوست صاحب
 تا قتل می نماند و در منزل آمده
 باشد و چون حال نه از دست
 لیکن چنانچه که در کمال با فکر
 و کمال افتاده است و طبعش
 قدری بزرگ و طبیعتش
 پس چنانچه که در کمال با فکر
 بدان که قدرت نفس بر روح دارد

و بر این جهت بعضی را بیکسکه و طبیعتش
 نفس است و بظهور و برای آمدن
 طایفه بجان الله ای بیایا با تو هم غدا
 و این که اگر در مقام حبیب و جوت
 بیگویند پس شیخ نظیر حالت خود را
 خود را و دوشی حواری را در داده و میگور
 که هرگز در دنیا بکس که در دنیا بود
 میانی و داخل کردن در فرود آمدن
 و در دگر و شکوه و غیره از اخص چون
 خدای تعالی است نامرگ و زنده
 خود را اسیر غایتان را افتاد

اینها را در شرح معنی و تفسیر
 که در این باب است و در این باب
 را و چنانچه که در این باب است
 علیه چنانچه که در این باب است
 خدمت را و چنانچه که در این باب است
 بهر آنکه این باب است و در این باب
 و اجابت و لوازمات همه فرائد
 که در این باب است و در این باب
 و در این باب است و در این باب
 است و در این باب است و در این باب
 شاه جهان که در این باب است

خود فرو مانده و حرف سرانی نمیکنی خاصه و قتیکه اسباب شرارت و ارباب افترا و اجاب جسد
 فراوان بودند و برای هزار نیت بد نیک را بد و می نمود و باشند و دوست معامله ناقص پذیر باشند
 لیکن چنانکه که در معامله با فطرت افتاده طبعی را قدری بیش فطرت بد نیست بجان الله
 و دوشی حواری را پای بند مینماید ساختن و در چنین گفتگو انداختن چه حکمت است مگر بزرگوار
 را چندین تصدیع خود داده کاغذ سیاه باید کرد و چندین سخن را نوشت اما چه توان کرد بجا
 که از کار بنامه تقدیر این کس عیلا شده است مگر زیر لوازم این لباس بجا آوردن و شکوه
 این لباس که در آن اساس رضامندی را استحکام داد و است پس همان بهتر که از این
 وادی حرفی چند گفته آید اولی و بهتر است که توجیه و التفات ظاهری و باطنی بندگان خلایق
 پناهی زیاده از آنست که این نامهای بیان کرده آید و خدمات و تردوات پسندیده ایشان
 همه مجراست و چگونه مجراست و جمیع امر او منتهی در آن که خدمات ایشان را بشتری لائق
 مگر نوشته اند همه در موضع خود جای کرده است و محقریب آثار آن عاقد روزگار ایشان شود
 کشتیه های جنگی حکم شده که در هر دیار موجود سازند و بزرودی سر انجام میاید و توپ و لوازم آن
 متعاقب خواهد آمد مارا یک نخطه از خود غافل تصور نفرمانید چه گنجایش این دارد و دو تنه ایشان را
 رخا رشمای خوب کرده شد انشاء الله تعالی بقاصد خود بر سدا و کلیای دولت از اطراف
 فرو نه فتنه ها فرستاده و مورد و رانم خسر و نه شده اند امید که محقریب ایشان نیز این کار و عظم
 با تمام رسانیده کامیاب صورت و منی شوند از احوال کثیر الاختلال خود چه نویسد که از
 کثرت مشاغل و فطرمات خدیو عالم فرصت آن نیست که آن ادمی علی الاطلاق از
 سخنان ^{بسیار} نفس الامر گفته شود و شمار در خانه در هوا و موس و حرس چنان فرو فرود
 اند که اگر اجداد حرفی از معدن حقانیت گفته آید چندان ناخوشی دیده میشود که خاطر

اینها را در شرح معنی و تفسیر
 که در این باب است و در این باب
 را و چنانچه که در این باب است
 علیه چنانچه که در این باب است
 خدمت را و چنانچه که در این باب است
 بهر آنکه این باب است و در این باب
 و اجابت و لوازمات همه فرائد
 که در این باب است و در این باب
 و در این باب است و در این باب
 است و در این باب است و در این باب
 شاه جهان که در این باب است

خودت را بشناس که هر چه در این عالم است از تو است
 طلب حاجت را به خودت و در این عالم است
 زبان را به خودت و در این عالم است
 دولت و شرف را به خودت و در این عالم است
 بجز اینها هیچکدام از اینها نیست
 سواي تو کسی را در این عالم نیست
 فانی و فریاد خصلت نیست و در این عالم
 که اینها را به خودت و در این عالم است

اکنون بر حسب مدعا فرمان عالیشان شرف نفاذ یافت بیکونی فروش نمیشم که در آن باب
 شرف و هم اکنون هر چند زودتر مرز را بگذرانست آورد سودمند تر و بهتر خواهد بود و زیاده چه
 نویسد که وقت تنگ و قاصد مستعجل و خاطر در شورش الهی در باوه کار وانی هوش
 افزائی نصیب گردانیده در محاسبه روز آنچه احوال خود سرگرم تر گردانانند و این
 باقی هوش و از دهم آفرماه آتی سنه سی و هفتم این دو کلمه برسم استعجال
 شکارش یافت بجا نمانان بخت آنکه بجز تو کسی گزیده نیم که در فراق تو یک لحظه آری
 نیم من خود مدتیست که درین نگار بگویم که حرف دوستی و قصه اشتیاق و حدیث
 محنت و دوی پیر زبان زود و آن را بر زبان معامله و گذارد و اما چه توان کرد و مصراع
 می ترا و بگویم آنچه در آوند من است به و ای آنکه در و بیخی و معامله دانی و بخور کار رسیدن
 شیمه ایشان است و میداند که آن متاع چرب زبان خراب باطن شوریده خاطر
 نیست ازین تراوش بی اختیاری آزدگی به خاطر راه نیاید اما حقیقت کار آنست که
 صغیر قلم و ضمیر کاغذ و هرزه درانی زبان عنصری را در بارگاه محبت گذار نیست و هر چند
 این جنس بیع بر ساطع است ظهور یابد جلیب خفا و نقاب استار بیشتر پوشد و سوداگر
 قلاب اندوده فروش که ملزم این پیرایه میشود از خرافت یا البطر از نیست که عیب آنرا
 نام داشته و اینها هر چند میخواهم که بدو کلمه اختصار رود اما شرف سخن گفتن بآن دانش پسند
 دور بین خویش بیاب داشته بدر از نفسی موصوف دارد و او یلای من قیون ^{درین عالم} النفس ^{و الاقوال} بگویم
 گزارش بعضی معاملات اول آنچه از احکام مقدس بود فرمان درست کرده فرستاده شد
 و حکیم عین الملک نیز درین نزدیکی روانه آن حد و دست و آنچه در باب مناشیر
 مقدمه که بایران و توران شرف نفاذ یابد بر قمر زده کلاک تحقیق شده بود

لذا ازین تراوش بیکونی فروش نمیشم که در آن باب
 از دلی خاطر که تو را در این عالم است
 نمانان یافت بجا نمانان بخت آنکه بجز تو کسی گزیده نیم
 میشود که وقت تنگ و قاصد مستعجل و خاطر در شورش الهی
 افزائی نصیب گردانیده در محاسبه روز آنچه احوال خود
 باقی هوش و از دهم آفرماه آتی سنه سی و هفتم این دو کلمه
 شکارش یافت بجا نمانان بخت آنکه بجز تو کسی گزیده نیم
 نیم من خود مدتیست که درین نگار بگویم که حرف دوستی
 محنت و دوی پیر زبان زود و آن را بر زبان معامله و گذارد
 می ترا و بگویم آنچه در آوند من است به و ای آنکه در و بیخی
 شیمه ایشان است و میداند که آن متاع چرب زبان خراب باطن
 نیست ازین تراوش بی اختیاری آزدگی به خاطر راه نیاید اما
 صغیر قلم و ضمیر کاغذ و هرزه درانی زبان عنصری را در
 این جنس بیع بر ساطع است ظهور یابد جلیب خفا و نقاب
 قلاب اندوده فروش که ملزم این پیرایه میشود از خرافت یا
 نام داشته و اینها هر چند میخواهم که بدو کلمه اختصار رود
 دور بین خویش بیاب داشته بدر از نفسی موصوف دارد و او
 گزارش بعضی معاملات اول آنچه از احکام مقدس بود فرمان
 و حکیم عین الملک نیز درین نزدیکی روانه آن حد و دست
 مقدمه که بایران و توران شرف نفاذ یابد بر قمر زده کلاک
 تحقیق شده بود

بایران و توران شرف نفاذ یابد بر قمر زده کلاک تحقیق شده بود
 و حکیم عین الملک نیز درین نزدیکی روانه آن حد و دست
 مقدمه که بایران و توران شرف نفاذ یابد بر قمر زده کلاک
 تحقیق شده بود

است از شش ساله عاشق و معشوق
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل

فوق تو شد بر مجسم چون خسان ز راه تشار اگر چه مجمل است اند که عقل دولت بخش و نجست
سعادوت آورد و از در کاره جسمی را مانع کوهش نفس تحصیل کمال نداشته انفس قدسیه
در آنچه لابد وقت مصروف خواهند داشت اما مودت قصور طالب تفصیل قصص
در ربیع الاول سنه نهصد و نود و هفت و قتی که از بیماری صحت یافته بود و گشته شایسته
عاشق مشوق مزاج شما از مشوق عاشق مزاج خود گاه چند دارد از عالم طبیعت که از ان
نه من و از از و نه مخاطب من معذرت طلب آنکه قاصد شما خبر نمیرساند و میرزای طبیعت شما
موقوف آنکه قاصد ما آید تا خبر بر دبارک الله و در این سه بیت آن راه یافته ملک معنی
ایر خسر و مخطوط بودیم نظم با کشتادیم بطبیعی و کان هم هم دل دارم و دانی جان هر که
دلش تنگ نیاید ز پند و اندرز و غمش و هم و سودمند و اگر خوش آمد طلبد نیز هست بلکه
شکر زنده تپ زانه بست و این صبح که بیاد شما نشان باره دارد و این بیت عطا رگه خیم خم
با دو می نوش و گاه پیاله شراب میت آن کی آستین قاضی شده موین محض شنگلی صی
شده و ذوق وی و شوق امر و زنجاشته آمد امید که زشار این دو هم معنی سرگرم سازد و اسلام
بنما نشانمان این و جان بخش جهان آفرین بقضای فنون حکمت بالذات این چهران بستان
آفرینش را که نزع اکثری از نفوس ضروری الدفع است و بگان برخی از نفوس سطل مت ماه
و کسری بسره عدم برده باز بر فراز و دود و دفع ضعف و اعطای قوت است میگرد
این رجوع باعث اشتداد هدایت شود و از آنجا که در هنگام شافتن بکلی نیستی که مظلون شود و
خاطر راتعلق با سباب دنیوی نبودن ناطقه را بعضی امور که در زمان صحت بطلان معلوم نشده بود
و صد خار در پای طلب خلیه علم یقینی آن کمال یافت معلوم میشود که این بازگشت به حصول
مقاصد حقیقت شود و از شوق و دیوان گانه که در کار چه نویسد که در شد اوقات که از عالم کون میزد

در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق
در روزی که کفایت مشوق و معشوق

است از شش ساله عاشق و معشوق
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل
فانهم داشتند یکدیگر را
نمطلبان فصل تمام آن کل

[illegible]

دوستان رسمی نتوانند که در بجای آوریده اند و شمی حقیقه جهت در بر آمدگار ایشان دارد و چند روز
 بیخ درونی آویزه داشت که نمی از داستان ایزدی دوستان نوید بود که مرهی بر خاطر
 افکار آن نقاد و دوران آگهی نهد و این بیت روم عشق که بر زبان داده بودند سرایه ساز
 بیت بگودل را که گردنم نگرده که بر این غم زخردن کم نگردد و لیکن پیشگی نمودن و بار
 انصاف گرای و شور می آید تا آنگاه که می نامه آمد و دل شوشه شورش یافت نظم
 وین خبر که حکم شهر بدست ایشان ده گردنی کوبی کند دست نه و چینه یوان سوار
 کردن نه توان بند چینه باز کرد و این به پیش می دانم که از شناسائی و قوت خونگی نمی
 خود را از طبیعت باز خریده در ظلال خرد و آسایش برز می لیکن آن مایه حالت گشته و این
 که از دیدگونان غم یک چنان ناشناسا تواند چاره کرد و بهر حال چاره بهر کاشیش شماس
 بیرون نطلبند و آنچه از تجرد و نجاشته اند این اندیشه لازم و الا فطرت باشد لیکن امروز که
 انصاف خاکبوس و خدیو زمان بی اندازه دارائی و هرزه گان گرسنه نماند و این کار
 دل بدین کارستان تعلق باز دارند و یک یقین دارد که بیاسن این کردار گزین آن خواهش
 در زمان شایسته روزی شود و بر آمدن بهر وجه مناسب میدانند بخانمان رباعی گوی
 دهی که تو شکایت کنی بدانی که شکایت بچه غایت کنی و در پرده دری نباشد اندیشه تو
 زانما که تو کرده حکایت کنی در رباعی هم یک روزی ز غایت در هوشی مگر چشم کنی باسن و گ
 بخروشی بهر کرده تو یکایک انگشت نهم بی فی من و انگشت و لب خاموشی و عزیز من گفتم
 روزگار را این ناشناسی صبح وجود یکایم نیز و برگوید و چه پای تواند گفت هر چه گفتی بود و حتی بزر
 و برخی با طهار و تصیح بیرون داد و مخطوط خمیر صافی در دل نگاه داشت و بهرگاه بشام هم
 با شمس با که سرگرائی نایم چون ایزد بی حال سخت مهر و ست ششم آفریدست بهرین لایق فشار

دوستان رسمی نتوانند که در بجای آورده از دوستی حقیقه همت در برآمد کار ایشان دارد چند روز
بسیج درونی آویزه داشت که نمی از داستان ایزدی دوستان نویسد بو که مرعی بر خاطر
انکار آن نقاد و دوران آگهی نهد و این بیت روم عشق که بر زبان داده بودند سرای ساز
بیت بگود را که در غم نگر و در غم زخوردن کم نگر و در و لیکن پر شکلی نمودن یار
انصاف گرای و شواری آید تا آنکه گرامی نامه آمد و دل شواشه شورش یافت نظم
وین خبر که حکم شربندست به نشان ده گردی کوبی کندست به و چه توان سوار
کردن به توان بند چنبر باز کرد و به چه می رسد نام که از شناسائی و فرار و جنگلی گوی
خود را از طبیعت باز خریده در ظلال خرو و آسایش برزند لیکن آن مایه حالت گشته و نام
که از وید گوناگون غم یکجهان ناشناس تواند چاره کرد و بهر حال چاره بهر کارش شماس
بیرون نطلبند و آنچه از تجرد و کجاشته اند این اندیشه لازم و الا فطرت باشد لیکن امر و نگار
انصاف خاکبوس و خدیو زمان بی اندازه مدارائی و هر زنگه لان گزم نام از وای که در
دل بدین کارستان تعلق باز دارند و یک یقین دارد که بیاس این کردار گزین آن خواندند
در زمان شایسته روزی شود بر آمدن بهر وجه مناسب میدانند بخانمان رباعی گویند
و بهی که تو شکایت کنی هوای که شکایت بچه غایت کنی و در پرده دری نباشد اندیشه
زنا که تو کرده حکایت کنی هر باعی هم یک روزی ز غایت در هوشی مگر چشم کنی با من و گم
خجوشی هر کرده تو یکایک انگشت نهم منی فی من و انگشت و لب خاموشی به عزیز من نگونی
روزگار را این ناشناسی صبح وجود که با هم نیر و بر گوید و چه مایه تواند گفت هر چه گفتی بود و نمی نرود
و برخی با طهار و تصیح بیرون داد و مخطوطه ضمیر صافی در دل نگاه داشت و بهرگاه بشام هم
باشم پس با که سرگرافی نایم چون ایزدی بهال نخت مهر و ست ششم آفریدست بهین لا و گشتار

کرم که در نزد من بود و در وقت
 شایسته از این کتاب است که
 حضرت از این کتاب است که
 نظام از این کتاب است که
 این کتاب از این کتاب است که
 شایسته از این کتاب است که
 نظام از این کتاب است که
 این کتاب از این کتاب است که

استی که در ممالک شرقیه و در آنجا که راه نیاید و بجای گوهرها و تندیس و پیکانها
 میرزا شاهرخ از ضروریات است چون المهور و دین نزدیکی با ایشان داده شد سزاوار است
 که رسیدن آن هم مسلم باشد و از آنجا که خیریت و بهبودی ایشان را بنحوی که راجع به این باب است
 فرستاده و سه روزه سخن کوتا که در آینده هیچ چیز نیست که او نداند چه از حقیقت ملک و چه از
 زبونی غیب و اختلاف آنان و قیامی کار باندک فراخی حوصله و کشاده پیشانی و نشنودن
 و یو افسانه های بیدلان و هرزه رانی و پاره رانی ناشناسندگان ساده لوح همه کارها و خواه
 انتظام می یابد و در آنکه فرصتی تمام ملک نظام الملک در حوزه تصرف اولیای دولت
 می درآید بست و نهم ماه بهمن آبی سنه سی و پنج در مملکتی بین تحریر یافت بنحای نمانان خاطر
 حقیقت پیرای را اگر می ترازن و بیفت و غیر ذی آن اغرد و نشان چون گویم که دوستان
 ناپدید می اند مطلبی نیست از آنجا که به ایشان سرای نیست حق اساس آن محاسب روزنامه خود
 محبت اثری افتد گل گل می شکند و بشام تفحص این پی برده خفیات جهان بوی دولت
 اقبال می آید الله تعالی آن جویای املیت را چنانچه محض عنایت خود آن توفیق که است موهبت
 که در هنگام شادمانی که هوش ربای جمهور نام است جشن هوشیاری آراسته بزم دانش
 راز و نق می بخشد امید که در وقت سنج ناملاطم و طهور نارضی که در دیده تحقیق عین مصلحت بل
 پایه رضا مندی و خشنودی است نیز مسرت پیرای خاطر خورده دان گشته بهار بخوان محبت با
 چه اطمینان قانون دان کامل البضاعه مزاج شناس داروی تلخ شیرین بیناید از حکیم جهان
 آفرین خود ازین که چون خیال توان کرد و آن که تبارگی بودی سخن آمده حرف سرت نشنید
 و از بنواب اقبال آثاری زین خان گو که است در جواب معترضات بادشاهی برای چنانچه
 جا باید رفت و این همه سخن کرد و یکبارگی طرازا خلاص منش خود را گذاشته مثل ابروی سرحد

بانه در وقت شایسته از این کتاب است که
 بهر دو خیریت شایسته از این کتاب است که
 بنحی که در ممالک شرقیه و در آنجا که راه نیاید و بجای گوهرها و تندیس و پیکانها
 میرزا شاهرخ از ضروریات است چون المهور و دین نزدیکی با ایشان داده شد سزاوار است
 که رسیدن آن هم مسلم باشد و از آنجا که خیریت و بهبودی ایشان را بنحوی که راجع به این باب است
 فرستاده و سه روزه سخن کوتا که در آینده هیچ چیز نیست که او نداند چه از حقیقت ملک و چه از
 زبونی غیب و اختلاف آنان و قیامی کار باندک فراخی حوصله و کشاده پیشانی و نشنودن
 و یو افسانه های بیدلان و هرزه رانی و پاره رانی ناشناسندگان ساده لوح همه کارها و خواه
 انتظام می یابد و در آنکه فرصتی تمام ملک نظام الملک در حوزه تصرف اولیای دولت
 می درآید بست و نهم ماه بهمن آبی سنه سی و پنج در مملکتی بین تحریر یافت بنحای نمانان خاطر
 حقیقت پیرای را اگر می ترازن و بیفت و غیر ذی آن اغرد و نشان چون گویم که دوستان
 ناپدید می اند مطلبی نیست از آنجا که به ایشان سرای نیست حق اساس آن محاسب روزنامه خود
 محبت اثری افتد گل گل می شکند و بشام تفحص این پی برده خفیات جهان بوی دولت
 اقبال می آید الله تعالی آن جویای املیت را چنانچه محض عنایت خود آن توفیق که است موهبت
 که در هنگام شادمانی که هوش ربای جمهور نام است جشن هوشیاری آراسته بزم دانش
 راز و نق می بخشد امید که در وقت سنج ناملاطم و طهور نارضی که در دیده تحقیق عین مصلحت بل
 پایه رضا مندی و خشنودی است نیز مسرت پیرای خاطر خورده دان گشته بهار بخوان محبت با
 چه اطمینان قانون دان کامل البضاعه مزاج شناس داروی تلخ شیرین بیناید از حکیم جهان
 آفرین خود ازین که چون خیال توان کرد و آن که تبارگی بودی سخن آمده حرف سرت نشنید
 و از بنواب اقبال آثاری زین خان گو که است در جواب معترضات بادشاهی برای چنانچه
 جا باید رفت و این همه سخن کرد و یکبارگی طرازا خلاص منش خود را گذاشته مثل ابروی سرحد

در وقت شایسته از این کتاب است که
 بهر دو خیریت شایسته از این کتاب است که
 بنحی که در ممالک شرقیه و در آنجا که راه نیاید و بجای گوهرها و تندیس و پیکانها
 میرزا شاهرخ از ضروریات است چون المهور و دین نزدیکی با ایشان داده شد سزاوار است
 که رسیدن آن هم مسلم باشد و از آنجا که خیریت و بهبودی ایشان را بنحوی که راجع به این باب است
 فرستاده و سه روزه سخن کوتا که در آینده هیچ چیز نیست که او نداند چه از حقیقت ملک و چه از
 زبونی غیب و اختلاف آنان و قیامی کار باندک فراخی حوصله و کشاده پیشانی و نشنودن
 و یو افسانه های بیدلان و هرزه رانی و پاره رانی ناشناسندگان ساده لوح همه کارها و خواه
 انتظام می یابد و در آنکه فرصتی تمام ملک نظام الملک در حوزه تصرف اولیای دولت
 می درآید بست و نهم ماه بهمن آبی سنه سی و پنج در مملکتی بین تحریر یافت بنحای نمانان خاطر
 حقیقت پیرای را اگر می ترازن و بیفت و غیر ذی آن اغرد و نشان چون گویم که دوستان
 ناپدید می اند مطلبی نیست از آنجا که به ایشان سرای نیست حق اساس آن محاسب روزنامه خود
 محبت اثری افتد گل گل می شکند و بشام تفحص این پی برده خفیات جهان بوی دولت
 اقبال می آید الله تعالی آن جویای املیت را چنانچه محض عنایت خود آن توفیق که است موهبت
 که در هنگام شادمانی که هوش ربای جمهور نام است جشن هوشیاری آراسته بزم دانش
 راز و نق می بخشد امید که در وقت سنج ناملاطم و طهور نارضی که در دیده تحقیق عین مصلحت بل
 پایه رضا مندی و خشنودی است نیز مسرت پیرای خاطر خورده دان گشته بهار بخوان محبت با
 چه اطمینان قانون دان کامل البضاعه مزاج شناس داروی تلخ شیرین بیناید از حکیم جهان
 آفرین خود ازین که چون خیال توان کرد و آن که تبارگی بودی سخن آمده حرف سرت نشنید
 و از بنواب اقبال آثاری زین خان گو که است در جواب معترضات بادشاهی برای چنانچه
 جا باید رفت و این همه سخن کرد و یکبارگی طرازا خلاص منش خود را گذاشته مثل ابروی سرحد

در وقت شایسته از این کتاب است که
 بهر دو خیریت شایسته از این کتاب است که
 بنحی که در ممالک شرقیه و در آنجا که راه نیاید و بجای گوهرها و تندیس و پیکانها
 میرزا شاهرخ از ضروریات است چون المهور و دین نزدیکی با ایشان داده شد سزاوار است
 که رسیدن آن هم مسلم باشد و از آنجا که خیریت و بهبودی ایشان را بنحوی که راجع به این باب است
 فرستاده و سه روزه سخن کوتا که در آینده هیچ چیز نیست که او نداند چه از حقیقت ملک و چه از
 زبونی غیب و اختلاف آنان و قیامی کار باندک فراخی حوصله و کشاده پیشانی و نشنودن
 و یو افسانه های بیدلان و هرزه رانی و پاره رانی ناشناسندگان ساده لوح همه کارها و خواه
 انتظام می یابد و در آنکه فرصتی تمام ملک نظام الملک در حوزه تصرف اولیای دولت
 می درآید بست و نهم ماه بهمن آبی سنه سی و پنج در مملکتی بین تحریر یافت بنحای نمانان خاطر
 حقیقت پیرای را اگر می ترازن و بیفت و غیر ذی آن اغرد و نشان چون گویم که دوستان
 ناپدید می اند مطلبی نیست از آنجا که به ایشان سرای نیست حق اساس آن محاسب روزنامه خود
 محبت اثری افتد گل گل می شکند و بشام تفحص این پی برده خفیات جهان بوی دولت
 اقبال می آید الله تعالی آن جویای املیت را چنانچه محض عنایت خود آن توفیق که است موهبت
 که در هنگام شادمانی که هوش ربای جمهور نام است جشن هوشیاری آراسته بزم دانش
 راز و نق می بخشد امید که در وقت سنج ناملاطم و طهور نارضی که در دیده تحقیق عین مصلحت بل
 پایه رضا مندی و خشنودی است نیز مسرت پیرای خاطر خورده دان گشته بهار بخوان محبت با
 چه اطمینان قانون دان کامل البضاعه مزاج شناس داروی تلخ شیرین بیناید از حکیم جهان
 آفرین خود ازین که چون خیال توان کرد و آن که تبارگی بودی سخن آمده حرف سرت نشنید
 و از بنواب اقبال آثاری زین خان گو که است در جواب معترضات بادشاهی برای چنانچه
 جا باید رفت و این همه سخن کرد و یکبارگی طرازا خلاص منش خود را گذاشته مثل ابروی سرحد

در مقام باطن و چهره ظاهر
چون کما بود صحت و صحت و صحت
از شش و دوازده
بالاتر از شش و دوازده
چون کما بود صحت و صحت و صحت
که در شش و دوازده
چون کما بود صحت و صحت و صحت
که در شش و دوازده

از جو صلیکهای شوق که اضطراب در کارخانه نگین اهل ثبات انداخته طلبکار صحت صوری
ساخته است چه نویسد و دستان فدوی شهادت خان و حکیم بهام و ابو الفضل چه از مقام
نفس الامر و چه از راه انتظام و التیام کی بوده صحت شما و لا و صحت شما نیا اسد عا مینا ند و السلام
بخا سخا مان اسد با شماست نه از آن گونه که در احاطه علی او در آمده آید بل از آن منط که در مرضیات
او آهنگ و آمدن یا مستقیم شدن دارد و گرین ترین نشانه های این دولت خدا داد است
که دل حق اساسان را در صلاح بدنی و نفسانی آن بزرگ زبان مای می بیند پس از
انخاف مزاج چند روزه سرع الزوال ملول نبوده نه سبب آنرا بر اخلاط و غذاهای بدنی
حقیقی از دادار جهان آفرین شناسد و محال که آنرا منحصراً در قریب این اطباء صلبانی نهاد و بگوید
معجون روحانی اطباء نفسانی پرداخته بکار فطرت پرور از زوختین کام پر و خشن سرشته
محاسبه دائمی را در از کردن و پنهان گردانیدن نشانی صوری و معنوی روزی با ویت
فروزی ماه آسمی سنه سی و هشت در دار السلطنه لاهور نگارش یافت بخا سخا مان آتی
مشاق زود سیر آمده از قدر دان شوق افزوده دعای از جانب فطرت خود قبول فرماید
اگر درین دور و محاسبه نفسانی یا مطارحه فطری از پرسیدن آشنایان حقیقی و دستان معنوی
باز داشته است مبارک باد و گر نه بزودی توفیق بازگشت خدمت ارگندشته دما و دوسه بیت
که آدم عشق خلاصه در هم درین روز ضیافت این غریب وطن و مهور در وصل پریشان مطهرین
کرده بود آن مخاطب خود می نویسد نظم گفت نیستی ایکن بهشمار سرچسبیت قدستی از جابه جگر گفت
ایجان صعبه خشم خدا که از آن دفرج همیله زوچ ما گفت از خشم خدا چه بود امان و گفت یک
خشم خویش اندر زمان و آرزو بگذار تا رحم آیدش و آرزو می گاه چنین میایدش گفت معجزتی
قهر خداست و یک کوری نیست آن مهر خداست و ابتلا نجیست که رحم آورد و محقق نجیست که رحم آورد

میانیم پس در صورت نه سبب
چند نفر از این بزرگواران
من را بگویند و در این دولت
از کثرت و صفت و نام و دولت
نموده سبب بقیه را بر این
غرض جان آفرینان
منع قرار بدهد که سبب
یک با بقیه معجزاتی را در وقت
قرار بدهد و بقیه را در وقت
بجای روحانی و طبیعتی را در وقت
از نصیحت خدا شناسان است بگویند
بکار در شش فطرت خود مشغول شوند و در
کام راه درست نودن سرشته میاید
اوقات شمار روز و خود را در کار پرستانه
گردانند و ست ۱۳۱۳
من از جانب فطرت خود که سبب نیکی
و پاکیزگی خویش بخلقت پنهانی دولت
نظر بکنند و باغراض ماضی خود مشغول
توبه کن ۱۱۲۵
دور و زانی اگر درین مدت شادمان
در شش نفس انداخته خود را در وقت
آشنایان بقیه را در وقت

فایده ای که در این صورت
شما خدمت خود را در وقت
در مقام باطن و چهره ظاهر
چون کما بود صحت و صحت و صحت
از شش و دوازده
بالاتر از شش و دوازده
چون کما بود صحت و صحت و صحت
که در شش و دوازده
چون کما بود صحت و صحت و صحت
که در شش و دوازده

12

اینست که در این مورد از طرف
مجلس شورای ملی

نظام و وصف
انگلیسی و فارسی
نظام و وصف
نظام و وصف

موصوف تر

وہابیہ کی مذہبی و سیاسی تحریک



من ندیم و جهان جنت و جوی و هیچ املیت به از نغوی نگوی به الله تعالی انما انتم عبیدت و کیم
فرودی ماه آتش سنی و هشت قلش بنجانان تو انگری خاطر وحت بدن با هم تنق
بوده و نسیب روزگار فرخته آثار آن پل برده را و زرقه کاس معانی باد و همت عالی نعت چون
فطرت بلند جلیس مجلس انس آن بزرگ نایب و فرشته داشت از حواد پیشانی گرافی جسم
و به اشتگی نفس ناطقه معلوم شده بود و هر چند به است بیدار و رفته عنایت ایزدی که حاکم
ایشان است باز که پر پیروز جهانی و قبیل از محاسبه انسانی تا این زمان نه پانیده باشد
اما این اثر ظراسم الطاهره و شوق این دو کلمه به هم خود و مغرب ایشان گشت العاقبه
با نجر نجانان و در روز و شب که با دل بس نیامده مطلوب طبیعت شده خواست که از غلو
خاطر زده گامی چند در بیداری صورت زندند انکه این امنیت بی اعتدالانه بفعل نیامده
اما باید دانست که این آفت باطل و ناپسندیده است و آن بزرگ خروست لیکن برای انکه
روزگار است اگر چه از شرب الهیت بفرساده و دست اما در نسیب اهل تعلق رسی است پسندید
از محاسبه زمان بیداری و هنگام خواب بر آن چه گذشته و آئیده معجزه نظری انداختن ضرورت
و از اسباب هوش ربای اختیار لازم دانسته پاس فراخی حوصله باید داشت از عمر و دولت
و نصرت کامیاب باشد و السلام بنجانان الله تعالی از بیا خلقیهای ترکانه آن بزرگ
زمانه را محضه و دار تا محتاج طبیعت و شورش افزای اهل محبت نگر و ذفر است درست و عقل
صمیم باعث آن شد که این دو کلمه که در برادر کفایت و قبل را در دست ناماز و نوشته آفتاب
کامل و استنمای تام مغلوب محبت شده و در او پیوسته کتابت سرگرم ساخته فرو عشق است
سعد هزاره نامراچه جرم و اگر خواهشی کند دل شیدا مراچه جرم و محبوب را استعداد و زبان کوتاه و
دست بریده و پاشکسته باید پیوده مخروش و با نموشی هم آغوش باش بنجانان

[illegible]

آرام است اخوان کلامم و دست پایش
فرزانه است و خود کوه پیش آن پیاد
آرامش را هیچ قهرمان بیاد
نزد کاروان ایامی چنانکه ای
مستوفایان شمار را که در اردو غلوب
حکیمیت خود و دشواری افروختن
و در پیروان چنانکه ای
و در پیروان چنانکه ای

له ایضا فی النسخ

شاهزاده نادر

شاهزاده رضا

شاهزاده محمد

شاهزاده احمد

شاهزاده علی

شاهزاده حسن

شاهزاده حسین

شاهزاده محمد

شاهزاده احمد

شاهزاده علی

شاهزاده حسن

شاهزاده حسین

شاهزاده محمد

شاهزاده احمد

چون فرستادن یکی از اینها بر سرهم شدن لشکر اینجائی بود و جو نیز کرد و اکنون آمدن شاهزاده و شما
 که متعهد لشکر شود تا من خود ملاقات نموده رخصت شوم و نشین کند بخانه انان از
 توانا آن فهرست هو شمندی را در حمایت خود پروراد و مفاوضه بکشتی که با من در خیر خواه حقیقی
 شده بود و گرامی ساطعه آن احتیاط و افرایفت نگارنی عظیم دارد که همراهان چگونه زیست
 نمایند و خاطر عزیز چو نیست کم وقتی باشد که بی یاد ایشان بگذرد و سبب نیامدن لنگان افراج
 زمانه یا اشتیاق از نایا فکلی نبض روزگار با کلالی از رگبند جسم مباد و الله تعالی در مسالک تسلیم
 خرسند دار و مستشار ال رول و مؤتمن السلطه عظم خان کو کلماتش
 الله تعالی آن عنصر دانش و هو شمندی را در مراتب فرومندی سر بلند دارد و در رضا جانی
 با و شاه صورت و معنی از عمر و دولت سرخوش گردانا و اگر چه خاطر همیشه از این جهت که رابطه
 دو تنخواهی و نعمت پروردگی یک درگاه امریت اتحاد بخش میخواهد که طریق مراسلات فیمابین
 مسلک باشد تا باین وسیله لوازم این نسبت بتقدیم رسد و گویائی و شنوائی مقدمات فی الام
 که قحط آن مخصوص این زمانه نیست و علی الخصوص از طوائف عالم انبای دنیا ازین عطیه
 عظمی محروم اند و لیکن از آنجا که سلسله محبت را گستره دارند خوش نمی آید که این جاده را دروا
 ساز که مباد از فساد زمانه و زمانیان محمول بر اغراض فیهویه شود و نیز چون این کس بیدر قهر
 عنایت بیغایت ایزدی آهنگ آن دارد که در سلک مترسمان روزگار که بادل آلوده زبان
 پر زنگار دارند و مسلک نباشد این معنی باعث آن شده که درین مدت دید با وجود آن نسبت خود را
 ارسال رسائل که شعائر شکلان رسم و عادت است باز داشت تا آنکه میرغولا بموجب حکم
 عالی این راه بسته نشود و شاید که همچنان عقد مقصود و کشاده گرد و دانا و لا دقیقه شماسا
 و خواست عاقبت آزار مورچه از قیاس اندیشه برترست و عاقبت آزار دوزن با و شاه ظالم هرگز که چنین

گفته و از این برای اینکار
 شاهزاده حسن و شاهزاده حسین
 از فساد زمانه و از این برای اینکار
 برادران و از این برای اینکار
 چون بنیادیت ایزدی آهنگ تمام
 که در مسالک پای بندان رسوم و زنگار
 پرتکاران ظاهر و معنی و عادت زبان
 مسلک ناشی از این جهت دارد
 که چنین مقصد مقصود است
 و سلسله رسائل و طوائف انبای
 گرد و صفا و عفت طوفان
 از این و از این و از این و از این
 همه در پیش و از این و از این
 خویش و از این و از این
 مستحق است و قیاس
 آنچه باین اندازه و از این و از این
 با بغیر و از این و از این
 بیشتر و بیشتر و از این و از این
 خواه از این و از این

این است که در میان ملک
 سپیدی خاطر حق آگاهانند
 خرد از غباری و سبایت حق
 سکون بخشد و ناستند در غم و غم
 احکام بادشاهی که در باب قضا
 مسامحه و در اخلاق و در جوارح
 است که بگویند که موجب سعادت
 دارین است و نضایخ بادشاه
 بپای دل مال و حوصله و در
 دورین خود مطالعه و در
 نوری که از این است

نیست او بر دهنه باشد چگونه در کمال خیال در آید امیدوار دوستی و دوستی ایشان است
 که خاطر حق گزار خود را از مقدمات و حشمت آمیز خوش آمدگویان که در لباس دوستی لوازم دشمنی
 بتقدیم رسانند غبار آلوده ناسته و انشال او امر بادشاهی که عتلا و نقل اطاعت آن حضرت
 سی جیل نمایند و از مقام ابواب سعادت و نبوی و انزوی شمارند و نضایخ ظل الهی بر خط
 بادشاهی که اکسیر دولت و کیمیای سعادت است بوسیله دل فراخ حوصله و خاطر محبت مآثر
 و دیده دورین مطالعه فرموده مراسم شکر ایزدی بجا آرند تا مشا و دران و بهم و مجاوران تنگدلی
 دیده ایشان خبر ببادی شیئی صوری نیست شکوب و نخل دل شود ای عزیز تیر و فم و دست عقل
 دورین اگر امر و بکار نیاید بچه کار آید صوفی و عواطف و فقیون مهربانیهای شاهنشاهی که در خلوت
 و جلوت نسبت ایشان معلوم شده اگر بگویم ع کو مخاطب که باورم دارد و سخن بسیار است
 و وقت کم انشاء الله تعالی که بدانجا داشو و اکنون خاطر خیر خواه از ایشان مستعدی دو چیز است
 آنکه بی توقف بخاطر جمع دل خوش متوجه استقامت ملمات گجرات شوند و ملتمسات و مقاصد
 را که بعد از مشورت خیر اندیشیان دورین قرار یافته باشد از احمد آباد عرض داشت نمایند که نشاء
 سبحانه بوجه احسن صورت بیاید و دوم آنکه یکی از ملازمان و آشنایان را که بر اوستی و پیش بینی
 و بر دباری و نیکو کاری و گمان داشته باشند بطائفت تدبیر آن چنان اقرار دهند
 که حق را در خلوت بی خوشامد مفرح و له است بایشان میرسانده باشد که بازار خوشامد
 رائج و متاع راست گفتاری پس کاسدیت و صاحب دولتان را از کثرت مشاغل
 و از فطنتی حق شنوی اقتدار پیش آوردن راست گویان درست کردار نیست و چه مفیدم
 که ازین روی نمیدهد ای عزیز بگویم که چشم دوستی از من داشته باشد خواهش است
 که دشمنی خیالی و همی را از دل برآورده خاطر نکته منج خود را گلستان سازند و السلام

و صاحبان تنگدلی و تنگدلی
 که در میان انسان و در باب
 قضا و نضایخ و در جوارح
 و در باب نضایخ و در جوارح
 ای تو قدر بر این باشد
 شایسته گویند و ظاهر
 نسبت شما معلوم شد
 اگر بگویم ع کو مخاطب
 باورم دارد و در غم و غم
 این شود ای تنگدلی و تنگدلی
 ازین قول اخراج کنند
 مقاصد بپای و در دست
 که او ایمان و داران و فقه
 تکرار میکنند بی فقه مقاصد
 شایسته را از احمد آباد عرض
 نمایند که انشاء الله بوجه
 صورت انجام خواهد یافت
 این است که ای تنگدلی و تنگدلی
 با کبر و ذل و از این و از این
 و متاع را حق از این و از این
 خوشامد و خوشامد است

بشمار بایند باشد و ازین
 لایه ای و تنگدلی و تنگدلی
 بخود و هم و در غم و غم
 این در دل و در غم و غم
 را از دره خاطر خود نشاء
 و فتن داریم و کشتی

۶۰

از تاریخ ۱۳۰۳/۰۱/۰۱

۱۲۰۰
۱۲۰۱

بسم الله الرحمن الرحيم

مکتبہ اسلامیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

دینار

ایمان و یقین

مجلس شورای اسلامی

۱۲۵۰

فرض

اولا چار شمار از خوبان قسم اول خواهد داشت پس شکوه شما از قلیچ خان برین تقدیر بطورین
مردم مسایب نباشد شما از طبقه دیگر و اوار کرده دیگر بآنکه در منصب و حالت و اعتبار بزرگ شما
نیست و قطع نظر از اینها شما که نسبت ثنبت نزدیکی با این جهت خاص الخاص بادشاهی
پیوسته درباره شما چنانچه بارها اسم فرزندی بر زبان گوهر فشان شاهنشاهی میگردد و قطع
ازین خدمات شایسته که از شما و منسوبان شما بطور آرمه کدام بزرگ زمانه را میرسد که در آن
سیاست نماید پس چگونه شمار رسد که او را در برابر بزرگوار خود آورده شکوه کنید و نام میرزا
در اجه برده در برابر خود آرد آری اینها رنگ آمیزی قوت غضبیست حاشا از مثل شما بزرگی که
غضب را اینهمه داده باشد و اینچنین مغلوب غصه شوید و اگر اعراض از بگذرد و گویا اینشت
در زمان سالک هم بود و همین حال و خلاصه همان نخست که در جواب این بر زبان شما بگفت
گذشت عزیز من چه مردم بجای چه مردم در مجالس می نشینند اگر از روی غصه بگویند در اینجا
بکنند که چگونه آدمی بر جای چه نوع آدمی نشسته است و مهر خود نقشش پیش نیست که بجای نقش
جای گرفته است ازین تا از آن چه قدر تفاوت معامله دانان از کفو خود شکایت نموده اند
رسمه است باستانی هر که از خیر کنونی گوید و از کفو خود ساخته و از آن خود کوشد اصل خود است
که عاقل و در بین از اعتبارات معنوی دیگری که توانی دارد از رده نشود چه جای اعتبار است
ظاهری فناپذیر ای بزرگ زمانه شما که تاریخی ای باستانی بسیار خوانده اید چه دل بر
امثال این مقدمات نهاده اید فنا و زوال پیشینیان عبرت بخش نیست اگر غضب و
غصه مستولی نباشد شمارا شکر فرصت آنادای شکر آتی و پادشاهی بهم میرسد تا
بامثال این مقدمات پروازند شکر آتی که هم صفات ارجمند معنوی و دوزی شما شده و هم
بزرگی ظاهری قیصر دوست و دشمن که شمارا حاصلست درین باب چه سخن مرا بکنم

این قسم در حق خود
 از خداوند آفریده بودن است
 پس بی جای شک نیست
 در آن دو کفر است
 شک و بی جای شک
 که بی بین و جاهل است
 یا بی جا شک و بی جا
 که صاحب را قاصد
 شک و بی جا شک
 و در آن دو کفر است

که هم شمارا باندک تامل بی تامل خاطر نشان است و قسم دوم که آنجا جزو دست بنظر می آید
 خود از صاحب آزرده بودن کفر است چه جای شک و آزار فراوانی مشغله اخلاص خربانهاست
 نیسیر و از دیگر خرسندی خود را در پیر و اجماع اخلاص خود میداند چه میداند که اخلاص تسامح است
 بی بها اگر نقد گویند را در برابر آرزو مخلص دل آن نهد گوهری بهار را بخوف ریزه چند فروخته باشد
 مر از یک به یقین است که شمارین گروه والا شاید آری بشریت است و فرونی مشغله فراوانی
 مصاحب بدین خوشامد گویی که بدی را به نیکی توجیه نماید و تنگی زمین را از آسمان گذرانند اگر این
 آدمی مصدر این امور شود و در نیست اما باید که زود تر برهنه شود و الاساعده فهم شده اصح خود
 گردید که گفته حکماست هر که چاره اندوده خود را از دیگری طلبد در اندوده ماند که ام خیر است که در میان
 نیست و نیز چون در فاعل اشیا نگاه کند همه خرسندیها بدست افتد که محتاج ناصح و راه نمایند
 نشود و نیز اکثر اوقات دانایم بهم میرسد و اگر برسد هستی دوست میباشد و بواسطه آن سخن راست
 نمیتوان گفت و بر تقدیر پدید آمدن چنین خیر اندیشی که اندیش هیچ گروه را تسهیل نکند گوشت که
 بشود چه از قدر هجوم بدو آید و شیرین آن خیر اندیشی که بماند خصوصاً که اهل دنیا را از آفرین
 مشاغل و امور دیگر فرصت تشخیص و تمیز کسر بدست می افتد و باین حال خوشامد گودوست
 گشته اند و خوشامد گور از خدا می طلبند و از راست گوی خیر اندیش که گفتارش بقدری تلخی دارد
 هزاران فرسخ دوری می جویند پس که از هجوم ناراستان و شیرینان در گفتگوی بسته راه
 مکاتبات بکائنات مسدود داریم برای آنکه دو نخواه حقیقه این مدعا میدانیم و در از نفس
 کردم اکنون باین دو کلامه اختصار میکنم که هیچ چیز تنقید نشده غم آستان بوسی نموده خود را
 بلا از دست رسانید که خرمی و خوشحالی و کامروائی دیگر نخواهد بود اگر چه ظاهر خیانت است که
 تا حال متوجه شده باشید اگر خاطر و قاضی آن بزرگ زمان میل داشته باشد دیگر سخنان

اخلاص بی جای شک نیست
 بلکه خرسندی خود را در پیر و اجماع
 اخلاص و کرمیات از دست
 میزند و از آن مشغله بی جا
 و یقین است که شمارین
 مصاحب بدین خوشامد گویی
 آدمی مصدر این امور شود و در نیست
 و چون صاحبان بدست
 باین اسباب مسدود است
 ما غرض و غیره مشغول است
 آن را بگویند در فکر و تلاش
 او را از ای خیر چون بداند
 که قایل به این چیز نیست
 خدا کمال است اگر غم
 و شکوه و شکایت بکار آید
 راه نیاید و بیست و شصت
 خرسندی در بندگان بدست
 انداخته و محتاج ناصح و فرزند
 خردمند می کشد و در آن
 در اسباب مسدود است

این قسم در حق خود
 از خداوند آفریده بودن است
 پس بی جای شک نیست
 در آن دو کفر است
 شک و بی جای شک
 که بی بین و جاهل است
 یا بی جا شک و بی جا
 که صاحب را قاصد
 شک و بی جا شک
 و در آن دو کفر است

طبع نظر از خیرین ای لیلید
 خط و پیام با شکر است بکر
 خوشحالی از نیت اسرار داری که
 سده و بیست و پنج بیست و پنجمین
 فواید بسیار بود در دست
 غلبه و جوی خیر و نای از
 طبع و جوی خیر و نای از

گفته آید که بدین و دنیا بکار آید و اگر نه خیر اندیشی دائمی بر جاست اینست که دادار جان آفرین
 پرل عطا فرموده و دل آسرا بدست حواله کرد و دوست آسرا بقلم داد و قلم آنرا بکاغذ گماشت
 الله تعالی مارا و شمارا از آنچه نباید و نشاید نگاهدار و العاقبة بالخير با عظم خان مفاد
 قدسیه که نامزد این خیر خواه شده بود نیک اندیش سعادت کیش خواجه سلیمان رسانیده
 سرت پیرای خاطر شد اگر چه درین خرسندی با خود عتاب کردم که توار شود و زیان نگذشت
 چندین خوشحالی چیست بلکه خوشحالی چه خصوصاً که فشار این عطوفت از شنیدن باشد
 نه از دیدن لیکن چون امر است فطری که نفس ناطقه از مصادقت و محبت نفوس شریفه
 خوشوقت میشود و سیما نفس تعلقیان شهر نشین چرا چنین نباشد که نظام این انجمن بیع بران
 نهاده اند و من که با طائفه طلیسان بدنامی بردوش انداخته و دستدارانه طریق مراسلات
 مسدود داشته زلیست فیما بینم و خود را و ایشان را بدان تسلی می بخشم که ارسال رسل رنگ
 که از شمار اصحاب صدق و محبت است در گروه منافق تیره رای شیوع تمام دارد درین رسم
 ظاهر چه باین طائفه شرکت جوید پس با ظائفه که خود تنها محبت گزین ایشان باشد چه گنجایش
 داشته باشد که بنامه و پیغام پیش آمده باشم الله تعالی مارا و شمارا در محاسبه روزنامه احوال
 سرگرم داشته دشمن خود و دوست جهانیان دارا و زیاده چه نویسد و السلام بر کن السلطه
 زین خان کو کلتاش این دو کلام بخش مراد و مقاصد و مطالب صوری و معنوی آن
 راست کیش درست اندیش را بر آورده و غیر گردانا و بتاریخ هشتم آورده ام ای بالغار بهائیس
 میختم سداقات اقبال شد چون مهم تاریکی را اینجا بپند که درین زمستان بانجام رسد توقف
 واقع شد اگر چه میل اقدس آنست که این زمستان در آنک باشد لیکن بخاطر این خیر خواه
 میسرند که برای دفع تاریکی چه لائق این دولت عظمی که بذات مقدس توجه فرمایند

ای دنیا داران که در شهر آبادی
 سکونت دارند و این عمارت
 متعلق به باقیست و قوت
 چرا چنین بنات را بپروا
 سرت پیرای خاطر نشود
 غرضت برای قول و چون
 امری است فطری ازین
 و غیره ای که یک
 گروه از دوستان طلیسان
 بدنامی منافق و دوستان را
 بدوش انداخته و دستدارانه
 رسالت را بر سر دوش
 رسالت رسل و دوستان
 اصل از فصل خلاصه
 حقیقت بود است حال
 گروه منافقان و باقیم
 دارد درین رسم شرکت آنها
 چرا چه باین طائفه
 خود بدست و قوت
 با طائفه منافقان
 با گروه منافقان و باقیم
 درین رسم شرکت آنها
 کونست که بدین طریقه

با گروه منافقان و باقیم
 درین رسم شرکت آنها
 کونست که بدین طریقه
 در این مصلحت
 و در این مصلحت
 در این مصلحت

اینها بنگار است ای شاه که
ایضا ای سرگزین ای
عبارت کند هر چه باد این ملک
بیزد صلاح و شرف است ای
خود شاد است ای شاه که
سپه ملکان بنایا بکند
شرف آید ای شاه که
صلح این قول است

اگر این مهم ساخته شود دزدی گرفتار آید باشد و اگر عیاد باشد طرز دیگر بر روی کار آید خود چه
کرده باشد و ننگ این چه قدر باشد و هرگاه بندگان بی بودن حضرت این کار را با تمام
توانند رسانید و او آواره گشته با و از این رفته باشد دیگر چه لائق که برای این کار حضرت را
متوجه باید شد زیرا که در امثال این امور گنگش بکوتی حوصلها نباید کرد و اگر در این عمل نباید بود
پیوسته شوره بعل دور اندیش و فطرت عالی خود که در آنچه من شمارا فهمیده ام اگر شما خود را فهمید
می بودید مصدر کارهای عالی میشدید خدا میداند که شمارا نسبت به اهل عالم نیست اکنون که حکم شده است
که قاسم خان و آصف خان بروشی که شما فرمایند آنرا فرموده بادشاهی دانسته این خدمت
را با تمام رسانند امید که مهم بخیرین طریقی بر فراز ظهور آید از بزرگان فروتنی پسندیده اند
یقین که بحسن سلوک و لطف و تواضع شما آن مردم حلقه عبودیت بگوش هوش خود کشند
عزیز من دوستدار من محبت بن بزرگان پیشین میرایه بزرگی را در دو چرخ ساخته اند یکی بخشش که این
مردم بدان محتاج اند دوم بخشایش تقصیرات ایشان همیشه این دو خصالت لازم ذات
بخشست صفات ایشان را با و در یکی از فرامین بگارش یافته که خواجہ شمس الدین خلای را اگر کوک
خواهند چنین باشد آن زمان وقت و فکر که بنویسم بخاطر میرسد که مثل خواجه راستی و دوستی
و کار دانی بی غل و غش در درگاه باشد بهتر است که مردم ناراست بسیار و کار بادشاهی
اگر کوک در کار باشد مردم بسیار اند همین طور هم عرض داشت نمودن مناسب میدانند
زمان نیستیم فاصح روزگار نه رابطه دوستی برین میدارد که هرزه کاری نماید آنچه تا حال گشتم
ضروریات یا مستحبات نشاء صورت بوده اگر همین گفتا کنم مکنون خاطر را گفته باشم و باد
خود نفاق و رزیده باشم اکنون اندکی از بسیار می نویسم ای هوشمند سعادت مند اوقات گرامی
را که چون با و میگذرد و بدل ندارد و همه صرف به سرانجام این نشاء فانی نباید کرد حصه

این خان بطرف تاجان شاد و خلعت
ای خیمه بنظر خاندان شاد و خلعت
شما خلعت و دست شاد و خلعت
صلح ای شمس شاد و خلعت
لیکن آفرین وقت کفایت کرد
این بنویسم که بخاطر میرسد که
فصل خواجه راستی و دوستی
دانش صلح ای چنانکه من بشمار
فرستادم شما یادداشت و خلعت
کنید بدین خواجه عرض و خلعت
و در آن نشاء ایضا ای خلعت
کار آمدن یکم از فرامین بگارش
یا شمس از کارهای عالم صورت یابی
دینا ایضا ای خلعت
مقصد انجام امورات دینا
باید کرد بلکه حصه از اوقات بیاد
راحت تن مثل خواب و خوردن و رفتن
فردا بفرستید و بختی از اوقات بهت
آریا شمس جان و دوستی نفس باید
شکل تحصیل کمال و تفریب اخلاق
پس یکم از آنچه نفس نطق را بفرست
خلعت تقیر است ۱۲

چنین است که در میان دوستی و دشمنی و دوست را به بیگانه مشبه دارد و احتمال نجاستی هست
 البته اندک آنجا که متاع رسائی شهادت احتیاج فروختن کالای دوستی نیست اما از آنجا که بیگانه
 زمانه که نا اهلان کارخانه شناخت اندازد و دوستی در خاطر گذری دارند اگر این را ننویسد آن
 کم فکران نیست فطرت چه دانند احدی از عمر و صحت و بهجت و توفیق کردار در خورد و رفت
 بهره عظیم روزی گرداند چهار و هم پنج الاول سینه نهصد و نو و نه برین خان گرامی نامه
 که نامزد این خیر اندیش شده بود از و دان مسرت اندوخت آنچه بیاست وقت استعظام
 رفته نصیحت کردن را شرط اول مذهب ساختن خودست و تحقیق این شرط در دو چیز منحصر
 یکی دانستن دوم کار بستن و بسا وقت نفس اماره از دانستن نیک و بد در اشتباه کردار نیک
 می افتد و میداند که چنانچه دانای دقایق امور است توفیق علمای شایسته نیز یافته و رسوا
 ایام که بنگارش نامها کمتر پرداخته بواسطه فوت این شرط بوده و گرنه پیشه نفورستی را که مستعمل
 رفته کجا و اندیشه میگردد که از دوستان حقیقی حق را باز دارم که خاطرشان آزرده نشود و نگه
 از گفتن حق برهم خورد و شایان دوستی نیست و درین مفارقت که کلمه چند نوشتم نه آنست
 که آنرا نپند و اندر نام نهاده باشم حاشا این را از قسم دانستی خود و در میان آوردن
 متاع خود را سر کرده و میداند از افروزی اخلاص و دوستی نیست آن کلمات فمیده خود آن
 نکته پنج خورد و در گناشته بود و آنچه سده که بویار آن خرد مشرب پسندیده آمد و آنکه بقاشم خان
 بزرگ منشانه صحبت داشته و لش بدست آورده اند عیار نیک نهادی خوشتن را خاطر نشان
 دوست و دشمن گردانیده اند و دیگر آنکه گمان خوبی پایتین رسیده آفرین گر نعم دوست
 همه عالم ملائم و مطبوع را همه بها خریدارست گزیده مراد است که نا ملائم را خریداری کند و اگر
 این میسر نشود متغیر نشدن و بکشاده پیشانی و زخرون هر بخت بلندی که در سدا انجام

چنین است که در میان دوستی و دشمنی و دوست را به بیگانه مشبه دارد و احتمال نجاستی هست
 البته اندک آنجا که متاع رسائی شهادت احتیاج فروختن کالای دوستی نیست اما از آنجا که بیگانه
 زمانه که نا اهلان کارخانه شناخت اندازد و دوستی در خاطر گذری دارند اگر این را ننویسد آن
 کم فکران نیست فطرت چه دانند احدی از عمر و صحت و بهجت و توفیق کردار در خورد و رفت
 بهره عظیم روزی گرداند چهار و هم پنج الاول سینه نهصد و نو و نه برین خان گرامی نامه
 که نامزد این خیر اندیش شده بود از و دان مسرت اندوخت آنچه بیاست وقت استعظام
 رفته نصیحت کردن را شرط اول مذهب ساختن خودست و تحقیق این شرط در دو چیز منحصر
 یکی دانستن دوم کار بستن و بسا وقت نفس اماره از دانستن نیک و بد در اشتباه کردار نیک
 می افتد و میداند که چنانچه دانای دقایق امور است توفیق علمای شایسته نیز یافته و رسوا
 ایام که بنگارش نامها کمتر پرداخته بواسطه فوت این شرط بوده و گرنه پیشه نفورستی را که مستعمل
 رفته کجا و اندیشه میگردد که از دوستان حقیقی حق را باز دارم که خاطرشان آزرده نشود و نگه
 از گفتن حق برهم خورد و شایان دوستی نیست و درین مفارقت که کلمه چند نوشتم نه آنست
 که آنرا نپند و اندر نام نهاده باشم حاشا این را از قسم دانستی خود و در میان آوردن
 متاع خود را سر کرده و میداند از افروزی اخلاص و دوستی نیست آن کلمات فمیده خود آن
 نکته پنج خورد و در گناشته بود و آنچه سده که بویار آن خرد مشرب پسندیده آمد و آنکه بقاشم خان
 بزرگ منشانه صحبت داشته و لش بدست آورده اند عیار نیک نهادی خوشتن را خاطر نشان
 دوست و دشمن گردانیده اند و دیگر آنکه گمان خوبی پایتین رسیده آفرین گر نعم دوست
 همه عالم ملائم و مطبوع را همه بها خریدارست گزیده مراد است که نا ملائم را خریداری کند و اگر
 این میسر نشود متغیر نشدن و بکشاده پیشانی و زخرون هر بخت بلندی که در سدا انجام

چنین است که در میان دوستی و دشمنی و دوست را به بیگانه مشبه دارد و احتمال نجاستی هست
 البته اندک آنجا که متاع رسائی شهادت احتیاج فروختن کالای دوستی نیست اما از آنجا که بیگانه
 زمانه که نا اهلان کارخانه شناخت اندازد و دوستی در خاطر گذری دارند اگر این را ننویسد آن
 کم فکران نیست فطرت چه دانند احدی از عمر و صحت و بهجت و توفیق کردار در خورد و رفت
 بهره عظیم روزی گرداند چهار و هم پنج الاول سینه نهصد و نو و نه برین خان گرامی نامه
 که نامزد این خیر اندیش شده بود از و دان مسرت اندوخت آنچه بیاست وقت استعظام
 رفته نصیحت کردن را شرط اول مذهب ساختن خودست و تحقیق این شرط در دو چیز منحصر
 یکی دانستن دوم کار بستن و بسا وقت نفس اماره از دانستن نیک و بد در اشتباه کردار نیک
 می افتد و میداند که چنانچه دانای دقایق امور است توفیق علمای شایسته نیز یافته و رسوا
 ایام که بنگارش نامها کمتر پرداخته بواسطه فوت این شرط بوده و گرنه پیشه نفورستی را که مستعمل
 رفته کجا و اندیشه میگردد که از دوستان حقیقی حق را باز دارم که خاطرشان آزرده نشود و نگه
 از گفتن حق برهم خورد و شایان دوستی نیست و درین مفارقت که کلمه چند نوشتم نه آنست
 که آنرا نپند و اندر نام نهاده باشم حاشا این را از قسم دانستی خود و در میان آوردن
 متاع خود را سر کرده و میداند از افروزی اخلاص و دوستی نیست آن کلمات فمیده خود آن
 نکته پنج خورد و در گناشته بود و آنچه سده که بویار آن خرد مشرب پسندیده آمد و آنکه بقاشم خان
 بزرگ منشانه صحبت داشته و لش بدست آورده اند عیار نیک نهادی خوشتن را خاطر نشان
 دوست و دشمن گردانیده اند و دیگر آنکه گمان خوبی پایتین رسیده آفرین گر نعم دوست
 همه عالم ملائم و مطبوع را همه بها خریدارست گزیده مراد است که نا ملائم را خریداری کند و اگر
 این میسر نشود متغیر نشدن و بکشاده پیشانی و زخرون هر بخت بلندی که در سدا انجام

نفس خود را بچاه و مساحت مطمن شوند تا مقاصد صوری و معنوی در کنار افتد که تن پرور
 بجای نرسد و متاثر از حوادث شدائد را رقیب بلند نیاید خردمند کار شناس را چون
 اقبال کشوده گردد و سر اسیر فاعل همه چیز خیر جل جلاله نداند و چون داند که گفته این قدیر
 خیر رحیم است هر گز نمی که از روی طبیعت بشری باشد مضمر شده جای تشنگی و سست
 و خرسندی به سرمد اللهم ارزقناه چه نویسد العاقبة بالعاقبة بعون الملک قاسم خان
 تبریزی دیوان شاه مراد خاطر بر جمعیت احوال آن حفاظت مآب توجیه
 امید که سرور دل باشند از پیوستگی همایان و بی تدبیری این گروه جگر خون است
 اول چنین بزرگی را بر سر زمینداری بزدن چه لائق و هر گاه فرزندان او آید
 و او خود هم اراده ملازمت داشته باشد بر آسایش چه ماندند شمار و دانا نیست
 التبیان و لما کوشید و پیوسته در دربار بوده آگاه دل باشید و خور و خور
 و فراغت کیسونهاده بدل و جان بخارست شاهزاده جوان نخت اقبال کند اتمام
 نمایند شنیده میشود که از بی التفاتی و حرکات شنیعه همایان خاطر قدس شاهزاده بقدر
 غباری دارد و در اوقات مرضیه بعضی رسانید الحمد لله شمار خدای تعالی عقل
 و در اندیش و دل دانا و حوصله فراخ داده است اعتماد بر عنایت آبی و عطوفت
 پادشاهی نموده آنچنان رونق کار خود طلبند که همه زبیداران و گردنکشان بناگام
 در لوازم اطاعت اهتمام نمایند و هر گاه در آن صوبه بخواهند معرض دارند که غرقبول
 خواهند یافت و همیشه از اخلاق پسندیده که فطری شاهزاده است یاد میداده باشد
 فوائد آهستگی و وقار و گذشتن از تقصیرات و معذور داشتن کوتاه و صله و داد و پیش
 و آگاه دلی شبار دزد و مطالعه کتب اخلاق و خواندن شاهنامه

تبع بودن حالات شاه
 توجیه است فی سندی
 و طبیعت شایسته است
 بهر سبب است و علی
 بهر آن شاهزاده بی بزرگ
 اعتماد بر خاتم چنین بزرگ
 اشاره بطرف ذات شاهزاده
 است و این شاهزاده
 شاهزاده در این کار دقت بفرمود
 مراد از دیار بادشاهزاده
 باشد و این در غیر
 است طلب هر که در آن
 صوبه منظور باشد
 بهرگاه و لایحه بنگران
 پادشاه به عرض فرمود
 پادشاه در خدمت پادشاه
 قبول خواهد داشت
 در شش ماه خدای
 بخت خفته و یاد میداد
 باشند ای شاهزاده
 با شش و کمال و شرف
 آهسته آهسته
 آهسته آهسته

اینجا سبب است که...
خداوند عز و جل...
در این کتاب...
بسیار از این...

و محبت دارد که بر آن راه می رود و الا از خدای چون اولاد از پادشاه و صاحب خود ثانیاً
بر آن متقاعد صورتی و معنوی ایشان می خواهد و فرونی توجه و التفات پادشاه به ایشان
عنایت و لطف آتی میداند و ازین که خواستش من پیرایه قبول یافته خرسندست
انشاء الله تعالی آثار آن روز بروز افزون گردد و عجب و بسیار عجب که اظهار آرزوگی نموده اند
اگر بگوشت رسیده که حضرت بی عنایت اند یقین دانند که ساده مردی نادانی گفته است
یا دانی از نقصان خود خیال تباه بخاطر آورده کاهش انگیزست حاشا حاشا که این را به بیت
خوش آمد یاد بگوئی شما میگویم من که از سوء و زیان خود برآمده راست و حق را از بیگانه دریغ
ندارم از شل شما که چندین محبت و کجستی در میان ست چون مخفی دارم و اگر از فرمان عرص
نما که گاه شرف صد و میاید آرزو ده خاطر اند خود این معنی از اخلاص راسخ و عقل درست
ایشان و در رسید اند چه رسمیت پاستانی که بزرگان دولت با مخلصان خود که از فرونی
اخلاص و اعتماد پایه اعتبار شان از مدار گذشته است بی ملاحظه هر چه بخاطر میرسد میفرمایند
صاحبی که آرزوگی خود ظاهر سازد اهل خرد این را عنایت عظمی دانسته خوشحالیها فرموده اند
و آنکه اظهار درویشی نموده اند اگر ازین آرزو گیها بخاطر رسیده اصلی ندارد که این درویشی نه بکار
دین آید و نه بکار دنیا و اگر داعیه آبی برین آورد آن خطر رحمانیست در مرتبه بطور خواهد آمد
اما چون ایشان نعمت پرورده این درگاه اند مقتضیات حقیقت و اخلاص والا آنست که
پاس خاطر فیاض صاحب خود که هم پادشاه صورت ست و هم فرمانروای معنی دار و نیر
بنده را لازم ست که خواستش خود را در اراده صاحب بخوراند و قطع نظر ازین در شعار
راست معاملان بی رضایی خدیو زمان و خاقان جهان از احاد الناس لائق نیست چه
جای آنکه مثل شما اخلاصندان که در امرای بزرگ انتظام دارند امثال این حشرف

بنیان بنیان...
در این کتاب...
بسیار از این...
خداوند عز و جل...
در این کتاب...
بسیار از این...

اینجا سبب است که...

اینجا سبب است که...
خداوند عز و جل...
در این کتاب...
بسیار از این...

174

[illegible]

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय

[illegible]

سعادتمندی عالم حقیقت بخت
 داشت ایش طبع درین عالم
 کافه فاجات است که درین عالم
 و گاه گاه باشد ایش طبع
 و بی باور دینی و توحید
 لیکن در اطمینان است را دنیا
 که غمناک بود و گنگ باطن
 خادان و فرم است گشت ایش
 طبع ای شاه را برترین خواهم

رنج الاول نگارش یافت بصداق خان ایزد توانا دم قدر دان محبت گزین را بسیار
 دارد و تمام بقدر خوش بود چه دنیا و اهل دنیا بخاطر نمیرسد و نشأ خاص معنوی بمطالع
 مثنوی سرگرم داشت که گرامی مفاوضه رسید و از خوبی هوا آگاهی بخشید اگر چه از باطن ظاهر
 آورد اما در محبت باطن قوری زلفت و شکفتگی ظاهر روی دارد و ظاهرین هم رنگ باطن گشت
 بسیار با نیدار را الهیز این میجو هم که مطالعه اخلاق ناصری نموده اوقات بر شد ظاهر
 ضائع نگار و از نیست جواب سلام یار بمالک مدار جعفر خان دیوان ملقب است صفحان
 صداقت نامه محبت افزا آورد یافت و از وجوه خاطر شرح شد و آنچه در باب شکایت
 آن شخص رقی فرموده اند حق بجانب ایشانست و لهذا ایمانی در منظورند داشتن این عمل
 شنیع و در خیریت کوشیدن و در محبت زدن که کلید بیت المقصودست کرده بود و نیز نضال
 ارجمند که نمایان الهیت باشد مگر بآن کار آئینه خطا کشنده نوشته و مینویسد و اثر آن ظاهر خواهد
 و شرح آن را که متضمن خدمت فروشیست نمیکند الحمد لله و البته که ترویات پسندیده و خرم
 درست ایشان تبارگی خاطر نشان حضرت شاهنشاهی شد و از یک توجه به از توجه رسید یک
 روز افزون باشد خاطر دوستدار را توجه خود دانند که اعتلای احوال صوری و معنوی فتح و پیروز
 طاهری و باطنی آن شائسته بزم و بزم را در عالم اسباب از بادشاه خود استدعا میکند و در ملک
 حقیقت از این جهان آفرین مسالت مینماید و داد و ادب و دانند که درین کار تحصیل دوستی
 و سرانجام دلستانی نمیکند و بر نام نیک که پای بند محرم و دانست خاطر را برین مدار و وضع
 متی و جلب منفعتی نیز به امون خاطر خدا پرست نمیکرد بلکه ادای شکر نعمت ملازمت این خلیفه
 بر حق و مادی مطلق را اندکی از بسیار اسباب نظام می بخشید خاطر شریف جمع فرماید که درین نزدیکی
 شاهزاده جوان بخت بقابلند با سامان لائق خست کابل و آن حد و میشود و از توجه شاهنشاهی

سعادتمندی اخلاق ناصری ضائع گشت
 راضی بر شد ظاهرین کوشید
 بکلیه غریب دوستی باطن کوشید
 از ش و غیره طبع ای این ابرار است
 جواب سلام نمود و اقد طبع
 بن نوشته بود و اقد طبع
 یعنی درین شکایت حق بجانب
 خاست بهین خیال وقت خست
 آن شخص را یکی در باب قبول کردن
 این عمل که موجب شکایت شد
 در باب شکایت کوشیدن و دین
 با شاد داشتن کرد و دو دم و حال
 نضال اگر با دو نوشته ام و مینویسم
 و آنچه آن نیز ظاهر فواید شکایت
 لطیفست که کار ندیده و مخفی آن شد
 دارد و ش و غیره طبع بخت
 در اندام خیر خواهی تحصیل دوستی
 و دلستانی شامشورین نیست
 و نیز نام نیک که پدیدار دانست
 خاطر را برین بیودی شهادت
 نشده و نیز بارست ندان و نیست
 کشیدن که در خاطرین میگردد

که از این نیز خواهی از از بادشاه
 که یکم ادای شکر نعمت بادشاه
 را اندکی از بسیار اسباب انتظام
 می فرماید و بزم و بزم را در عالم اسباب
 نگر است و درین کار تحصیل دوستی
 و سرانجام دلستانی نمیکند و بر نام نیک که پای بند محرم و دانست خاطر را برین مدار و وضع
 متی و جلب منفعتی نیز به امون خاطر خدا پرست نمیکرد بلکه ادای شکر نعمت ملازمت این خلیفه

122

این کتاب که در میان دوستی خود است
 را به خاطر که در آنرا کمال و بگوشت
 بهر دو مولوی محمد نادی علی
 قول الله این جمله میان و مشایخه
 و شایع آنرا صفت صلح گان برده
 به ای مولوی محمد نادی علی مرحوم
 بایران زیاده صلح نموده خیریت آنرا
 خواهم بنویسم که در احاطه حال
 بیکدیگر و با هم می بود و حسن کباره
 با هم نام از دو نفر و می ای می خوا
 می خواست که بود یکین را بطرفی
 ای خیر و ای دل که در این بیرون
 می خواست که بود و چه مقدمه کرده
 داشتند و بنده قوی بود و از آن
 داشتند که در آن دل که از آن
 داشتند که در آن دل که از آن

در روز شنبه ۱۲
مجلس است ۱۲
و در آن پانزده
نویسندگان و نویسندگان
در صورت لزوم
تجدید است که
۱۲ نفر است
در آن روز
مجلس است
در آن روز

روزگار بدشوار می پراید از بنندگان اخلاص سرشت باسانی بجای آمد و می آید و نیز

از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد
 از آنکه دست او را در دست خود دارد

اگر قرار خود می سازند خاطر دوستان تحقیقی که هیچ چیز نیست پذیر نیست درین منت میگرداند
 الحمد لله والتمه که بندگان حضرت خلافت پناهی ارشاد و سنگاهی اللهم خلدوه وایده نهایت
 توجه دارند چون بر بست والا درگاه آنست که بدایج ترقی میفرمایند و زیادتی منصب
 مفوض تباین باشی میشود تا بیک حکم و دول بدست آید زیادتی منصب و اضافت جایگز
 حواله باستصواب آن محبت اطوار شده است آنست که بحسن قدر دانی ایشان فکیف
 مراعات حال دوستان غریب این دو مطلب جلوه ظهور و بها حوال دولت و شمال
 حضرت شاهنشاهی بر حسب وعده با کمال بی سر و دلی تحریر نموده بتفصیل خواهد فرستاد
 و در باب تفاوت و تقدیران و خلاصه متاخران مولانا خواهد جان که الحق اگر ایشان را در کشمیر
 نمیدیدیم هیچ ندیده بود چه نویسد خاطر دوستان را در مسرت و خوش سرانجامی احوال
 ایشان بغایت متوجه دانند شجاعت شعار میرزا علی بیگ اکبر شاهیه نامه
 محبت انتم مطالعه افتاد بقدر اشتغال خاطر معلوم شد آنجا که بر عقل ایشان اعتماد دارد
 میدانند که این شورش بقای ندارد متاع اخلاص بیار از آوردن و رواج آن طلبیدن
 شیوه مخلصان حقیقی نیست و چنین خاطر این طائفه علیه از کساد بازار اخلاص غبار لوده
 و گره زده نباشد بلکه درین هنگام تکلفی بیشتر دارند که جوهر بیبایمی اخلاص بسفال ریزه
 دنیا فروخته نمی شود و از آنجا که بر شجاعت و فهم و اخلاص نظری افتد معلوم میشود که ایشان
 ازین گروه والا شکوه باشند شایسته آنکه در بست سلیقه از شعله شکرانه اخلاص وافر شورش
 طبیعت که جز بر ظاهر نظر ندارد و از مطالعه همی او را نصیب نیست نخواهند پرداخت از آن
 که آمد و نشد تو اخل اخلاص درین چار سوسی دنیا را اعتدای و از قسم اتفاقات نه استحقاق
 است آسب که این طائفه را رسید از آن جهت است که از بی مصاحبی یا از مصاحبت

منصف و اضافت جایگز
 جلوه ظهور و بها حوال
 خاطر دوستان غریب این
 حضرت شاهنشاهی بر حسب
 و در باب تفاوت و تقدیران
 نمیدیدیم هیچ ندیده بود
 ایشان بغایت متوجه دانند
 محبت انتم مطالعه افتاد
 میدانند که این شورش بقای
 شیوه مخلصان حقیقی نیست
 و گره زده نباشد بلکه درین
 دنیا فروخته نمی شود و از آنجا
 ازین گروه والا شکوه باشند
 طبیعت که جز بر ظاهر نظر
 که آمد و نشد تو اخل اخلاص
 است آسب که این طائفه را رسید

دنیا را اعتدای و از قسم اتفاقات
 است آسب که این طائفه را رسید
 دنیا را اعتدای و از قسم اتفاقات
 است آسب که این طائفه را رسید

از فروغ خورشید و میوه شده در دام طبیعت که نه دل و ناله دارد و نه چشم بنیاد افتاده و رانده نشیده
 فروخت متاع اخلاص انداز تاج این اندیشه نوز و آنتست که همیشه این متاع نفیس کسب شده
 اسد تعالی آن نیکذات را بیگانه گلی کلی از طبیعت دهاد و با فطرت عالی و همت بلند آشنائی
 بل دوستی کناد و قطع نظر از اخلاص معامله فهمی و بقدر خدا شناسی از تقدیرات این دوسه
 کلمه مندریس از و چه آرزوگی از ان در منعی اعتراض بر ایزد جهان آفرین ست حاشا که عقل
 عاقل با این راه رود و هر حال اگر مقتضای بشریت گذاره در کوچه ناپائیدار است که شاهراه
 طبیعت ست افتد و بفرغ خرد معامله فهم یا دل اخلاص گزین بدولت سرای رضا
 و تسلیم آمده مسرت پیرای خاطر اخلاص منند خود گردند العاقبه باینه و الطفره نفیس خاتم
 شجاعت شهاب الدین احمد خان از و و گرامی مفاوضه و مطالعه آن ابتهاج
 یافت اسد تعالی آن خیر اندیش بالذات را دیر دارا و اگر ارسال رسل و رسائل را از قوه
 بفعل نمی آرد نه از ان سبب ست که نسبت آشنائی درست بلکه محبت تام بآن منظور نظر
 تربیت و عاطفت صاحب خود ندارد و حاشا شام چاهین امر با نفاده مستلزم صداقت
 کامله است چه جای محبت تا با آشنائی چه رسد فکیف که شامی مرضیه دیگر و ذات بزرگ
 ایشان فراهم آمده است و نه از ان جهت که نشاء باده غفلت بپستی مستی برده از قفس
 نشاء سبان گردانیده باشد و نه از ان روست که از نا معامله فهمان بی تیر باشد و نیک از به
 تواند چه ساخت بلکه چون بحسب سر نوشت در گروه اهل دنیا در آمده از اصحاب شعور ست
 و می بیند که این شاهراه مراسلات را اهل نفاق که زبان شان بادل آشنائی ندارد و نه آشنایان
 گردانند که فرجه گذاشته باشند که آدمی بفرغ دل تواند عبور کرد و ناچار خود را از ان گذرانیده و مرغ
 سواد و دوستی که معاونت دائمی و خیر خواهی لازمی از ان عبارت تواند بود و مواظبت نماید العاقبه

دلیل بر اینست که طبیعت را در دام طبیعت که نه دل و ناله دارد و نه چشم بنیاد افتاده و رانده نشیده
 فروخت متاع اخلاص انداز تاج این اندیشه نوز و آنتست که همیشه این متاع نفیس کسب شده
 اسد تعالی آن نیکذات را بیگانه گلی کلی از طبیعت دهاد و با فطرت عالی و همت بلند آشنائی
 بل دوستی کناد و قطع نظر از اخلاص معامله فهمی و بقدر خدا شناسی از تقدیرات این دوسه
 کلمه مندریس از و چه آرزوگی از ان در منعی اعتراض بر ایزد جهان آفرین ست حاشا که عقل
 عاقل با این راه رود و هر حال اگر مقتضای بشریت گذاره در کوچه ناپائیدار است که شاهراه
 طبیعت ست افتد و بفرغ خرد معامله فهم یا دل اخلاص گزین بدولت سرای رضا
 و تسلیم آمده مسرت پیرای خاطر اخلاص منند خود گردند العاقبه باینه و الطفره نفیس خاتم
 شجاعت شهاب الدین احمد خان از و و گرامی مفاوضه و مطالعه آن ابتهاج
 یافت اسد تعالی آن خیر اندیش بالذات را دیر دارا و اگر ارسال رسل و رسائل را از قوه
 بفعل نمی آرد نه از ان سبب ست که نسبت آشنائی درست بلکه محبت تام بآن منظور نظر
 تربیت و عاطفت صاحب خود ندارد و حاشا شام چاهین امر با نفاده مستلزم صداقت
 کامله است چه جای محبت تا با آشنائی چه رسد فکیف که شامی مرضیه دیگر و ذات بزرگ
 ایشان فراهم آمده است و نه از ان جهت که نشاء باده غفلت بپستی مستی برده از قفس
 نشاء سبان گردانیده باشد و نه از ان روست که از نا معامله فهمان بی تیر باشد و نیک از به
 تواند چه ساخت بلکه چون بحسب سر نوشت در گروه اهل دنیا در آمده از اصحاب شعور ست
 و می بیند که این شاهراه مراسلات را اهل نفاق که زبان شان بادل آشنائی ندارد و نه آشنایان
 گردانند که فرجه گذاشته باشند که آدمی بفرغ دل تواند عبور کرد و ناچار خود را از ان گذرانیده و مرغ
 سواد و دوستی که معاونت دائمی و خیر خواهی لازمی از ان عبارت تواند بود و مواظبت نماید العاقبه

دلیل بر اینست که طبیعت را در دام طبیعت که نه دل و ناله دارد و نه چشم بنیاد افتاده و رانده نشیده
 فروخت متاع اخلاص انداز تاج این اندیشه نوز و آنتست که همیشه این متاع نفیس کسب شده
 اسد تعالی آن نیکذات را بیگانه گلی کلی از طبیعت دهاد و با فطرت عالی و همت بلند آشنائی
 بل دوستی کناد و قطع نظر از اخلاص معامله فهمی و بقدر خدا شناسی از تقدیرات این دوسه
 کلمه مندریس از و چه آرزوگی از ان در منعی اعتراض بر ایزد جهان آفرین ست حاشا که عقل
 عاقل با این راه رود و هر حال اگر مقتضای بشریت گذاره در کوچه ناپائیدار است که شاهراه
 طبیعت ست افتد و بفرغ خرد معامله فهم یا دل اخلاص گزین بدولت سرای رضا
 و تسلیم آمده مسرت پیرای خاطر اخلاص منند خود گردند العاقبه باینه و الطفره نفیس خاتم
 شجاعت شهاب الدین احمد خان از و و گرامی مفاوضه و مطالعه آن ابتهاج
 یافت اسد تعالی آن خیر اندیش بالذات را دیر دارا و اگر ارسال رسل و رسائل را از قوه
 بفعل نمی آرد نه از ان سبب ست که نسبت آشنائی درست بلکه محبت تام بآن منظور نظر
 تربیت و عاطفت صاحب خود ندارد و حاشا شام چاهین امر با نفاده مستلزم صداقت
 کامله است چه جای محبت تا با آشنائی چه رسد فکیف که شامی مرضیه دیگر و ذات بزرگ
 ایشان فراهم آمده است و نه از ان جهت که نشاء باده غفلت بپستی مستی برده از قفس
 نشاء سبان گردانیده باشد و نه از ان روست که از نا معامله فهمان بی تیر باشد و نیک از به
 تواند چه ساخت بلکه چون بحسب سر نوشت در گروه اهل دنیا در آمده از اصحاب شعور ست
 و می بیند که این شاهراه مراسلات را اهل نفاق که زبان شان بادل آشنائی ندارد و نه آشنایان
 گردانند که فرجه گذاشته باشند که آدمی بفرغ دل تواند عبور کرد و ناچار خود را از ان گذرانیده و مرغ
 سواد و دوستی که معاونت دائمی و خیر خواهی لازمی از ان عبارت تواند بود و مواظبت نماید العاقبه

[illegible]

دیتا خوش بگو اندر چنانکه گفته اند ۱۲

است آنست که همان طبیعت بودی
 خالص قاضی حسن سسعد و کار و
 طبیعت من الاله کجی و
 و اینک شایع نوشته که حسن غلط
 احسن وزن کفیل یعنی یک تر
 باید نوشت قابل اعتبار نیست
 هر کیف آن اشاره به قاضی حسن
 و لفظ حسن است هم خالی از لطف
 نباشد ۱۲ از قد و غیره ۱۳
 یک ذات که قاضی حسن باشد
 او را قاضی حسن باشد
 با وصف بنامی آن که خوشتر است
 کن طالب دوستان را دوست
 پیدا رود و محبت اگر است ۱۴
 اما از آنجا که بصداق توان شد
 دل را ببل رهی است درین
 بنده سپرد محبت از یکجانبه شوار
 است پس محبت من دلیل محبت
 است ۱۵
 او است ۱۶
 تا خودی از تعلقات دنیا و غیای
 دمی آرام دلان ای کسی که
 دارد و

[illegible]

[illegible][illegible]

حسین را باده نیکو خدستی و رجوع مردم و عنایت صاحب پرست نگراند و در انجلیح
 مهات غرض آلوده نباشد العاقبه با نخیل بر شریف اعلی الله تعالی آن گانه کارخانه
 فطرت را توفیق جمع نشاتین دها و در عین فراغ خاطر توجه بسراجم نشارط هر سیر
 فراغ حوصلگی و دوری است که این جمعیت روی دهد چه بسیاری از برآمدن می بام
 فطرت نشیب آباد طاهری را قابل توجه نمایند چون در دیده تحقیق همه مراتب و تحلیلات
 آتی است در نظر و در بین او ظاهر همگ باطن و نشیب بمنزله فرار نماید و از ویران عرا
 و گرامی نامها خصوصاً که مشتمل بر سواح کونی که کثیر باشد بگمانی بهم میرسد که مگر ایشانرا
 سر و برگ کثر شده عرضداشت متضمن احوال آن حدود ماه به ماه ارسال دارند بیشتر از آنکه
 تجرد بودند نیاز مندی طالبان بروش زمین بوسی باعث گله مندی عوام بوده امروز
 که در نشأتعلق اند و از بندها فراوان ازین روش مجتنب بودن مهر خوشی بر زبان مردم
 نهادن است هفدهم ماه جمادی الاول سنه هزار و دو کارش یافت بمیر شریف
 اعلی الله تعالی بستر سکون و رمز ایجاد رسانده کامیاب و فارغ بال گرداناد و ضابطه
 گرامی نامه نیدانم که چیست در هر سال یکبار قرار یافته یا بر حصول فرصت زیاده از
 کارهای دینی مقرر گشته است یا طرز مرا که ساختگی نیست در کارن تکلف بعمل می آورند
 یا مدار بران نهاده که هرگاه این باطل در حقیقتیان ضمیران خود آرای مذنب احوال نیکی و
 دل گذر و بنامه دلکش صحبت بخشند یا قافله اقبال رهنمونی فرموده که بدار المقدس حقیقت سیده
 با من از ان عالم سلوک میفرماید و با دیگران از راه مدار غرض از استکشاف آنست که
 باشما مکالمه که خاطر بالراس از ان سرور است در میان افتد العاقبه با نخیل بر شریف
 اعلی حقیقت گفت در نیاید و مجاز گفتن را شاید لیکن بسر نوشت آسمانی و تعلقیان بجا

در انجلیح

بسر انجام و نیاید که در ان
 ای بسیار است از ان که در ان
 فطرت دنیای است از ان که در ان
 نیدانند و بسیار است از ان که در ان
 ای در نظر و در بین او ظاهر
 و گرامی نامها خصوصاً که مشتمل
 سر و برگ کثر شده عرضداشت
 تجرد بودند نیاز مندی طالبان
 که در نشأتعلق اند و از بندها
 نهادن است هفدهم ماه جمادی
 اعلی الله تعالی بستر سکون و
 گرامی نامه نیدانم که چیست
 کارهای دینی مقرر گشته است
 یا طرز مرا که ساختگی نیست
 یا مدار بران نهاده که هرگاه
 دل گذر و بنامه دلکش صحبت
 با من از ان عالم سلوک میفرماید
 باشما مکالمه که خاطر بالراس
 اعلی حقیقت گفت در نیاید و
 در انجلیح

بسر انجام و نیاید که در ان
 ای بسیار است از ان که در ان
 فطرت دنیای است از ان که در ان
 نیدانند و بسیار است از ان که در ان
 ای در نظر و در بین او ظاهر
 و گرامی نامها خصوصاً که مشتمل
 سر و برگ کثر شده عرضداشت
 تجرد بودند نیاز مندی طالبان
 که در نشأتعلق اند و از بندها
 نهادن است هفدهم ماه جمادی
 اعلی الله تعالی بستر سکون و
 گرامی نامه نیدانم که چیست
 کارهای دینی مقرر گشته است
 یا طرز مرا که ساختگی نیست
 یا مدار بران نهاده که هرگاه
 دل گذر و بنامه دلکش صحبت
 با من از ان عالم سلوک میفرماید
 باشما مکالمه که خاطر بالراس
 اعلی حقیقت گفت در نیاید و
 در انجلیح

۱۲ مولوی محمد ادریس علی
۱۳ مولوی محمد ادریس علی

در مقام اول وصول حقیقی یا وجهی منافع دنیوی و دومی حصول فوائد
 دینی و ثانی حصول فواید دنیوی و دینی و ثالث حصول فواید دنیوی و دینی و رابع حصول فواید دنیوی و دینی
 و پنجم حصول فواید دنیوی و دینی و ششم حصول فواید دنیوی و دینی و هفتم حصول فواید دنیوی و دینی
 و هشتم حصول فواید دنیوی و دینی و نهم حصول فواید دنیوی و دینی و دهم حصول فواید دنیوی و دینی
 و یازدهم حصول فواید دنیوی و دینی و بیستم حصول فواید دنیوی و دینی

و در چهارم خیر منحصراً داشته اند اول وصول حقیقی یا وجهی منافع دنیوی و دومی حصول فوائد
 دینی و غیر آن از تعلیم علوم و کتب سائر نهرا و پیشه آسوم خیریت ذات و جمع بودن
 او ملکات فاضله را چهارم مرکب از اینها باید که قسم کامل را از علت رابع اختیار کرده
 رونق افزای نرم اخلاص گردی چون کالقه و اخلاص و درست آمد و حسرت تجرد باشد
 که از جهان آفرین را و نشاسته یعنی دنیا و هر دو منطاهر قدرت ایندی اند و خود است
 را اول پایه است که از اسباب انتظام گشته شکر وجود بجای آرد پس از آنکه این مهم
 تقدیم رسد و مستعدی که بیوتوغ فتوری سرانجام آن مهم تواند نمود بدست افتد
 اگر از روی تجرد کنی مبارک با و اما بشر آنکه والی کل بدخوشی رخصت و هر دو پیشانی
 کشاد و اجازت فرماید و چنانچه در نشأ تجرد نیت درست و ریاضت نفس دوام
 آگاهی عبادت است و طریق آفاق جز درستی نیست که نک هر دو سبک است خلاف راه
 تجرد عبادت است پس از تصحیح نیت که انتظام جهانیان باشد خود را از معاونان
 آن عاقل کل دانستن و گردانیدن است هر غفلتی که درین راه واقع شود عبادت است
 بسیار بهوش باید بود و نیت این نشأ بود که اخلاق ناپسندیده آن ناستوده
 بزرگانست این نشأ باید که همواره در مهات کلی و حسرومی غرض را منظور نداشته
 باد و مست دشمن یکسان سلوک نماید و رفاهیت بر ایا و معمر رسد ولایت
 راهمین و دلخواهی شناسد و در پرسشیدن معاملات به پیر و پیاسه که از فروغ
 خرد بر خیزد و تمییز کرده در از منته مختلفه بتقاریر متنوعه باید پرسید و فراست
 و در سببینه را معاونان این حال ساخته اظهار حق نمود و همواره بر نیازمندی
 و شکستگی معاحب بود و در تهذیب اخلاق که ملکات چهارگانه است

و در مقام اول وصول حقیقی یا وجهی منافع دنیوی و دومی حصول فوائد
 دینی و ثانی حصول فواید دنیوی و دینی و ثالث حصول فواید دنیوی و دینی
 و پنجم حصول فواید دنیوی و دینی و ششم حصول فواید دنیوی و دینی و هفتم حصول فواید دنیوی و دینی
 و هشتم حصول فواید دنیوی و دینی و نهم حصول فواید دنیوی و دینی و دهم حصول فواید دنیوی و دینی
 و یازدهم حصول فواید دنیوی و دینی و بیستم حصول فواید دنیوی و دینی

در مقام اول وصول حقیقی یا وجهی منافع دنیوی و دومی حصول فوائد
 دینی و ثانی حصول فواید دنیوی و دینی و ثالث حصول فواید دنیوی و دینی
 و پنجم حصول فواید دنیوی و دینی و ششم حصول فواید دنیوی و دینی و هفتم حصول فواید دنیوی و دینی
 و هشتم حصول فواید دنیوی و دینی و نهم حصول فواید دنیوی و دینی و دهم حصول فواید دنیوی و دینی
 و یازدهم حصول فواید دنیوی و دینی و بیستم حصول فواید دنیوی و دینی

اول جانب از وقت
که از آنکه گویند و نشانی آن که
و نشانی است و دیگر جانب
تقریب حکمت که آنرا گویند و نشانی
آن یکا کردن کفایت است
سوم طرف از وقت حاجت که
نموده اند و نشانی آن که
چهارم طرف تقریب حاجت
که آنرا گویند و نشانی آن که

اهتمام بجای آورد و در رفع و ازاله ملکات رو به پیشگاه کوشش نماید و در عیادت
که دو طائفه با ضاعت وقت مطعون و ملوم اند و بعد از آن غیر مستعد و مستعدان غیر مجرب
که ازین دو گروه نباشی و با طبقات انام اگر دوستی نتوانی کرد و بهر وجهی که باشد صلح کل
و میان آروسیه خود را ازندان کینه کن و عاشق سخن خود نباش هر چند حق بجانب تو
باشد بجابت مکن و حق را در خلوت بگوی خصوصاً با بزرگان و قدر دانی و حق شنای
روزمه خود گردان و راه مطایبه بسته دار و هرزه کاری کمتر کن و بست چهار ساعت شب را
را در محلات دینی و دنیوی قسمت آدمیانه بجای آر و هر هفته اقل مرتبه محاسب احوال خود
باش که چند چیز مرضی الهی بجای آمده و چند نامرضی و خوش آمد از اندازه بیرون مگوی باینکه
گوئی البته راستی تلخ و ش نیر بگوی که کفایت آن شود و هر کاریکه روی دهد صلاح و فساد
آنرا چنانچه عقل خود مشورت نمائی ب مردم دانای بیغرض نیز در میان آرت و تنها بر عقل خود عمل کن
هرگاه اعمال حسنه از تو بطور آیدستی یا بدستی مکن و همیشه از دلها می آگاه هست خواه و با خدا
بجویان و گوشه نشینان و مجردان توسل جوی و بر حافظه اعتماد نکرده و در مقام شکیبایی و دور
بنویس و در اصلاح مردم اهتمام نمای و عبرت بین باش و دولتخواهی در کفایت اموال
مدان بلکه عیادت آن تحصیل مردم مخلص کار گزاران بجهت خاطر قوی بر ضعیف ستم روا مدار و
از صحبت خوشامد گویان پرهیز نمای و کسی که تلخ گوید و راست رساند عاشق او شو و سخن تازان
بیغرضان معلوم شود آنرا راست اعتقاد مکن و امن شب ازاری گذران خود را بدست غیبت
و حلیم دران پایه مباش که از تو حسابی نگیرد و کیف خور و خنده بسیار مکن و در شد آمد و حوادث
جانی مروت مال دوست مباش و خوشنوی و کشاده پیشانی باش و اگر پائمال غم باشی بهماست
بیر و از که مبادا در کار مردم خللی اتفاق افتد و هرگز چون عامه چرخ و زمانه و طالع را تهمت نه

از چوبیت که خدا را آن خداوند
گویند و نشانی آن که
زیاده از قدر استخوان
تقریب حکمت و آنرا که
و نشانی آن که
نقار بهر روی که
بیت جانیست و
اقتیاد از روی خلقت
افراط عیادت و آنرا که
تصرف و حقوق مردم
تقریب حکمت و آنرا که
نقار بهر روی که
بیت جانیست و
اقتیاد از روی خلقت
افراط عیادت و آنرا که
تصرف و حقوق مردم
تقریب حکمت و آنرا که

که آنرا گویند و نشانی آن که
و نشانی است و دیگر جانب
آن یکا کردن کفایت است
سوم طرف از وقت حاجت که
نموده اند و نشانی آن که
چهارم طرف تقریب حاجت
که آنرا گویند و نشانی آن که

۱۰۰
تقریباً ۱۰۰
۱۰۰

دیباچه فلسفه خود و در بیان
ایجاد و صفات پرین

اخلاف بسیار فاضلین آنها
مخالفت نفس خود

انسانوں کے لئے جو کچھ ہے

ادنیٰ بنیادی

نائب رئیس هیئت مدیره
دکتر محمد علی رجبی

بیت گران دنیاوار

بیت و پنجم آبان سال سی و شش الهی قلمی شد بیه شریف اعلی الله تعالی علونیت
و حسن کردار و توفیق محاسبه و دوستی جمهور عالمیان بلوید مخالفت عظیم و دشمنی خویش
و فراخی حوصله بر وجه احسن روزی گرداناد و درین قحط سال مردمی اگر نویسیم که از دوری نظای
ملوم چه گفته باشیم در هنگام فراوانی این گروه عالی شکوه جدائی امثال شما بر خاطر انصاف گزین
بنایت گرانست اگر نه آهنگ سفر ملک تسلیم بودی کار بس دشوار شدی بدست کار چگونگی
حال صوری و معنوی ایشان از راه مراسلت و مکاتبت آگاهی نداشتند امید که نیت خیر
با اعمال شایسته قرین باشد العاقبه بالخیر بخیر شناس حق پرست شیخ ضیاء الله و لد شیخ
محمد غوث شیخ زباندان ضیاء الله دوست دارند خردمندان و شائیده دانشوران گماشته
ایزدستان و برداشته حضرت سبحان در حرکات و سکنات جسمانی و روحانی رضا
پروردگار خود منظور داشته بنگاشته خیر طراز و دستان خود را خوش داشته بودند
چنان خوشحال گردیدیم که پندارم ترا دیدیم به شوق صحبت دوستان را هرگاه در مشافه
با بعضی اشارت و عبارت بعالم ظهور توان آورد غایبان بنوشتنها مقصدی آن
از کوتاهی خرد نویسنده خواهد بود و حاشا که فقیر خود را بان راضی توان کرد کاش آرزوی ملاقات
قبل از زمان مقدار داشتی تا بمقتضای آرزو غیبت نمیشد و خود را از ان خالی ندیدی اگر شیخ
علم خود عمل توانستی کرد هرگز از شدت الم دوری که موافق علم الله شد خشنود نمی داشتی بنگاش
چه رسد اگر باخبار بعضی خاطر خود که در اکثر ناشی از قوت سعادت و خیرانیت و ستارندگان
کمال را مسرت رسانم هر آینه بهتر است که باعلام انبساط خاطر ناشناس خود را که اغلب انشی از
نابایستی چندست که بمنزله خرد خوشی را ناشایستست و نادان را ملول گردانم الله اعلم بحوادث
روزگار و خوشی بخشاید بیع الاول سه نموده و نوشش در لاهور قلمی یافت بشجاعت

کشتاد
بگو شاد و شاد بر خاطر
نهایت گران و ناگوارست حال
شکو و بود و محمول و طعنه با صفت
کرده و بعضی شکوه یعنی گاه خواند عجب
تاویل بار و در خود انداخته و غرض
ای ای اگر انگ من بسترین بستم
و تقوی یعنی نبود که در آن از سود و زیان
خود سر و کاری نیست کار برین از اجزا
شمار شود شوی ای صاحب ساریده
معنی و برداشته ز رفت و بگذرایی
داد شده در حرکات و سکنا شایسته
ای در افعال و اعمال طاهر بی باطنی
ایچا

۱۱ از قدس عینی
حافیت بود و از دوستان خود را در
داشته و اصولی محمدی علی هم
ای هرگاه شوق را زبانان
توان کرد و از هر دو تا هم آن پیش
خاستن بنویسد که کاتب است
و در دارالاسکافای که پیش از
پای ما فاکت در تقدیر آبی شد
از این فاکت اثری داشتی و کار
تجرب آری و فاکت دست
تجالی بنویسد

۱۲ مولوی محمد حامد علی مرهم
علی بیجا گریب توبه و تندر
معلم خرد ازین علی ای الی الی الی
چنگ ناچار بود که اکثر بیایا شوند
بسیب فوت سعادت و بیکو بیا
دوستان کامل را سرور و رفیع
هم آید از آن بفرست که با مال
بنا با خاطر فرود که در اکثر وقت
بیکو کرده شد است بلیج
نالایق که نزد خلق لایق شوی
زیست خود و دنیا را و آنچه
سازم و افاد

۱۰۰

شعار شیرخواجه ایزد توانا فیروزی نجشا و گلدرسته دوستی یعنی گرامی نامه آن مبارز بی همتا
اخلاص و عقل و شجاعت ایشان را بتازگی خاطر نشان ساخت از آنجا که هر گاه خواستش این بنا بر بند
درگاه ایزدی اسایش و آسودگی عموم خلایق است و اقبال شاهنشاهی روزافزون و مثل شما
یکتا دلان حقیقت شش سعادت پژوه یاور کار پادشاهیست که گراید و فتوحات بی اندازه نصیب گردد
و ابواب کامیابی گشوده شود و جمهور مردم به برآمدن و بازگشت شادمانی برگزیند و خلوت دولت
بیمال را طلبگار شوند چون بسامع مقدس رسیده بود که شاهزاده بمقتضای جوانی و کاروانی
بپایه پیاف و خلوت دوستی میگذاشتند و اهل و کن از دیدن این اطوار و نابودن یکی از زندگان
خاص شاهنشاهی که عالمیان برگفتار و کردار او اعتماد داشته باشند که رجوع بهرگاه می آرند ازین
خبر خواه همانان را که یک خطه از بساط قرب دور نیستا خند رخست اینخود و فرمودند و چنان
فرمان پسر مطاع شد که شاهزاده را بدرگاه والا روانه سازد و خود در انتظام مهمات آنخود و پادشاه
و اگر وقت اقتضای آن کند میرزا شاهرخ و پسر زارستم و شهباز خان و دیگر امر که در صوبه بلوچ
اجمیر تعیین اند طلبدار و غیر این نامبرده فرمودند که بجز رسیدن نوشته فلانی خود را بنزد می سازند و
نیز فرمان شد که اگر دانند که آمدن رایات اقبال ضروریست آنرا نیز عرضه دار و که بایلیار خود را رساند و خللال
سعدت برینارق اندازانند از یکم اکنون سر نوشت ایزدی آنچنین بود برخی معالمتنسانان از ظهور
این حادثه برهم خورده بودند بهر گوی و لا و نیز داستان آگهی بر خواند و گفت همان انکارند که ایشان را زنده
درگاه ساخته ایم و از آنجا که اقبال روزافزونست همه پذیرفتند از آن شوریدگی بر آیند و کمیته رعایت
الهی کرده پیشتر که چ نبود و در اصلاح حال مردم انتظام توپخانه و تسلی شاکر و پیشه میگذاشتند و فکر کار
وارد و مردمی که بجانب ایشان نامزد اند هر که اینجا بود یک خطه تسلی نموده فرستاد و آنچه در باب تحقیق نمود
تقصیرات ایشان نوشته بودند انشاء الله تعالی بتدریج صورت خواهد یافت حق بر فراز ظهور خواهد

[illegible]

ابو الفضل بن محمد

۱۲ فرستاده پس نشناخته واده و اینچا بودادنا هرکه از انسا

قسم شود بود و در این فصل
 از راه سلطان در مهند و در این
 خبر رسید که پیش از نیمه پادشاه
 بنویت این طرف پادشاه ۱۲۵۵
 ای من در مهند داشت خود طلب
 پادشاه نوشتیم سوای این دو
 که که پیر از شاهین نوشته ام
 و آن است که اگر پادشاه متوجه
 این طرف شوند نزدیک بنده
 است ۱۲۵۵ ای شاه از این
 بود و در این فصل
 پدید آمد و ساخته شد که
 نیست هرگز قول و قرار که
 در محال است بکنند بهتر خواهد بود
 ۱۴ مولوی محمد علی
 در ۱۲۵۵ ای چند روز دیگر
 کردت رسیدن پادشاه است
 میرانید و بار هم برب
 ضرورت است که
 بعد از این حسب و نحوه
 صورت معاندان هم داد
 مولوی محمد علی
 ۱۵ ای چون شبانه ای خود
 در جهت مردم قیادت
 نمیکنند و پند بکنند
 و این اعتبار است

و آنکه در باب کمک دیگر نوشته اند جمعی دیگر روانه خواهد کرد و عنقریب خزان میرسد و همه کار خوب
 خواهد شد بالفعل خود میران چون نزدیک اند با ایشان کیمت نموده دفع تمردان نواحی خواهند کرد
 و تفصیل منصبداران و جمعیت هر کدام را نویسد و اگر احتیاج شود نواب مرزا یوسف خان
 نیز بدو ایشان میرسد بلکه فقیر با تو بخانه و غلخانه و گرنه لشکر نیز خود را میرساند هیچگونه اندیشه
 بخاطر راه نداده در لوازم کشور کشائی هست بنده چه توان کرد بر سات ^{پشت ۱۲۵۵} رسید هر چند لشکر
 بسیار است کار فرما کم و اگر نه سیکه را در سر حد برار گذاشته خود متوجه میشد خاطر آن یگانه دلاوران
 جمع باشد که اگر هر سه دکن فراهم آیند بتائید الهی و اقبال بادشاهی نصرت اولیای دولت است
 قاصدان در مهند روز آمدند که چهارم شوال پیشینانه بادشاهی باین صوب برآمده من خود در
 عرضداشت نطلبیده ام و غیر از آن که میرزا شاه رخ دو کلیه نوشته ام که اگر متوجه منصوب
 شوند مناسب میدانند و شمار از خود میدهند هر رنگ قوی که پس پدید مهند بهتر خواهد بود چنانچه درین چند روز
 غم و غصه خورده اند چند روز دیگر خبر نمایند و مدارا کنند بعد از آن هر طوریکه بخواهند صورت خواهد داد
 زیاده چه نویسد بخضر خان پور راجی علیخان فاروقی خاندن می نویسد نوشته شرح
 الله تعالی آن نقاره خاندان عز و اعلا را در حمایت عنایت دارا و از صحبت ایشان
 بسیار خوشش شیره و آثار هو شمندی و سعادت نشانی از انصافیه احوال خبر خواند اگر چه
 فهمیدن آدمی بیک دو صحبت بس دشوار بل بسا لها مشکل لیکن چون بشناسائی تجربه چند
 و نعتی درین وادی و رزقش کرده قدری اعتبار را میشاید و اگر می و عفو از گناهکاران پیش
 داد و خواهان و آگاهی از همه بر خود لازم شمرد بر بستهای که قرار یافته بود نوشته فرستاد مگر خوانند
 شناسائی را بکردار رسانند که آبادی صورت و معنی در ضمن آنست دیگر از ملازمان ^{تو این مقرر ۱۲۵۵} متوطنان
 اند یار از اهل تعلق و توجرد یک دوتی که در رسائی و بے غرضه و خیر اندیشه

باجا

۱۵ ای چون شبانه ای خود
 در جهت مردم قیادت
 نمیکنند و پند بکنند
 و این اعتبار است

این نامه که حال چنین است
 به آنکه چنین صفات مستوره
 به حال خود نوشتم اما در دل داشته
 پای خطاب ای خانوادان
 به چنین و چنین کرده و رسیده
 و فانی واقع شده از حالت
 اعتدالی ناخاک است ۱۲

حقیقه باشم ترا که از خانواده حقیقی و خدمت مردان کرده و بهمت از سوداگری گذشته بفرست
 اخلاص رسیده محرم در دل خود شناخته نوشتم تا در مهات هر سه گرمی و سی که نمائی و خل
 عبادت تو باشه نخستین کار آنست که در افزونی و معموری آن محال صالح بسیار اراضی و رفاه
 رعایا مخصوصا رعایای ریزه کمر اجتهاد و بر بندگی و ثنائیا انچنان کوشش نمائی که حاصل حاصل
 تو زیاده از سایر اعمال باشد و ثالثا ملاحظه نرخ و کرایه نموده از جنس عالی یا کثافتی در هر چه
 فائده دانی و در فرستادن آن تساهل نمائی چون دل را از منافع رسمیّه روزگار که تنگ و پیشکش
 و رشوت باشد بگذراند و البته گذرانده ام و خوب گذرانده ام اگر در سر انجام مهات اتمام
 رو و کاری که خواهم بعینیت الهی پیش برم و سرخ روی درگاه صاحب گشته کامیاب
 صورت کردم چنانچه بوفیق این دی کار و ای معنی گشته ام نقش مراد جلوه ظهور بدین
 بر ذمه حقیقت اول لازم است که چنان سامان کند که مزیدی بر آن تصور نتوان کرد و آنچه
 در هر باب بخاطر رسد اعلام نمیشد ترا اهل حق
 دانسته نوشته ام والسلام

باین این مرد و افکار که در عیال این
 یک صفت محال است رعایای این
 باین خرد و کم که در قیاد بر بندگی
 این کوشش کنی از این و غیره
 بجای فانی و باین نمائی هر دو
 صحیح است یکین اول مناسب
 از نقد و غیره ۱۲
 جدا ساخته ام و خوب گذرانده ام
 چنانکه باید کرد و ام ای این خوب
 و باین نموده ام و این و غیره
 این شکر بفرستادم
 باین است ای چون از منافع فریب
 اجتناب دارم اگر در سر انجام
 اتمام و کوشش کنم بعینیت الهی
 خوب با تمام رسانم زیرا که کار بد
 طبع بیکو درست شود ۱۲
 محرم ای علی مرحوم ۱۲
 از شاه احمد نمائی نقش مراد در آخر
 ظاهر شود باید دانست که در عبادت
 شیخ اگر بجهاد و ایطافه وقت آمده
 و این نزد قد پسنید ۱۲ و در این
 ۱۲

بشاه و فرزندان بیای مودت
 به دی و بجهول اینک
 به او میتوان شد ۱۲

[illegible]

من صباغ البقاع من صبار في مصاف خلكه نكال به الكوا دمي و طار به العفت
 من طار على مصا و البقا و له باب كه العيش و طار له البقا
 و كنه به بشاره فورا برداری او خوش شد برای او زندگانی و در از شد بر ایست او

من صباغ البقاع من صبار في مصاف خلكه نكال به الكوا دمي و طار به العفت
 من طار على مصا و البقا و له باب كه العيش و طار له البقا
 و كنه به بشاره فورا برداری او خوش شد برای او زندگانی و در از شد بر ایست او

و غار من نكل انصرتي روض المكارم
 و في قمره آثار سيم الكار و سيم
 و در غناب او نشانهای زهر مار است

و غار من نكل انصرتي روض المكارم
 و في قمره آثار سيم الكار و سيم
 و در غناب او نشانهای زهر مار است

و غار من نكل انصرتي روض المكارم
 و في قمره آثار سيم الكار و سيم
 و در غناب او نشانهای زهر مار است

و غار من نكل انصرتي روض المكارم
 و في قمره آثار سيم الكار و سيم
 و در غناب او نشانهای زهر مار است

و غار من نكل انصرتي روض المكارم
 و في قمره آثار سيم الكار و سيم
 و در غناب او نشانهای زهر مار است

و غار من نكل انصرتي روض المكارم
 و في قمره آثار سيم الكار و سيم
 و در غناب او نشانهای زهر مار است

من صباغ البقاع من صبار في مصاف خلكه نكال به الكوا دمي و طار به العفت
 من طار على مصا و البقا و له باب كه العيش و طار له البقا
 و كنه به بشاره فورا برداری او خوش شد برای او زندگانی و در از شد بر ایست او

من صباغ البقاع من صبار في مصاف خلكه نكال به الكوا دمي و طار به العفت
 من طار على مصا و البقا و له باب كه العيش و طار له البقا
 و كنه به بشاره فورا برداری او خوش شد برای او زندگانی و در از شد بر ایست او

۲۲۱
 این کتاب در دست خط است
 در کتابخانه مجلس شورای اسلامی
 شماره ثبت ۱۳۰۰
 تاریخ ثبت ۱۳۰۰

<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>
<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>
<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>	<p>ایستادگرم قبه دار عاتق بندهام</p>

این کتاب در دست خط است
 در کتابخانه مجلس شورای اسلامی
 شماره ثبت ۱۳۰۰
 تاریخ ثبت ۱۳۰۰
 این کتاب در دست خط است
 در کتابخانه مجلس شورای اسلامی
 شماره ثبت ۱۳۰۰
 تاریخ ثبت ۱۳۰۰
 این کتاب در دست خط است
 در کتابخانه مجلس شورای اسلامی
 شماره ثبت ۱۳۰۰
 تاریخ ثبت ۱۳۰۰

این کتاب در دست خط است
 در کتابخانه مجلس شورای اسلامی
 شماره ثبت ۱۳۰۰
 تاریخ ثبت ۱۳۰۰

و غیر از این درین شهر و در آنجا اندک است که شایسته بیرون رفتن باشد و در هر دو سال که از این بر طرفه در و درش اهل جهان از رفتن

۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

رود و هر جانب شناسد بنکس نیز بقیابانه با نحاسی شستی میرفت و رانهای این حیرت و سرگردانی
 خاطر را غیبت به صحبت گذشت تهنائی که زنده دلی و فانی خاطر ای اینها یقین جسته و منطوق
 طائفه بودند تا آنکه گذر بمطالع طبعات صومیه که از تصانیف شیخ عبد الرحمن
 یسکیمی که از کبار متقدمین است افتاد و بناسبت آن حالت و آن ذوق که به چنگ ارم عطا و
 ندارد و آنچه خوش آمد و در قلم آورد و ترصد از اخوان حال و مال که برین مسوده نظر اندازند آنست
 که این مکتوب را بآن حالت قیاس نموده اگر اعتراض نمایند با نصاب نزدیک خواهد بود
 بست و ششم رمضان هجری و نو در قیاس نوشته شد و بیاجبه کجکول خرو از خاینها
 این مجرد تنقید آنست که تناسی آن دارد که در زمان بنوئی و تنهائی که بر عونت تبحر و گرفتار
 باشد این کجکول ترشی در کاسه سیرین بهیار است اندازد تا بقدر عالم افاقت آمده راه
 رفتار خود را نکند و آنچه از اسراییه لایحه سیر این فربه انگاشته است از اسباب بد فیهی
 نگردد اندک ای دست این عجز و حریص را از دهن تدبیر خودش باز داشته او را در حال تکفیل
 خود چنانچه داشته بودی ظاهر گردان تا بشرف دولت آرامی که بآرامی را در آن مجال
 نباشد مشرف شود و از بند نعمت کشتی وجود خلاص شده در بیم نیستی نباشد عبد الله را کجا
 سرشکزاری وجود دست و چیده او را ترس عدم به پناه و عابد او را نه داعیه امید است
 نه دوا به بیم ای او افضل شرمی از خود بدار که از عبد الله بعد العلی آمدی و از انجافان و
 چیزان بعد الطبع اگر چه بدتی در کسوت ارباب علم بودی ترکانه همت تو کجاست که جو نشی
 بزند که از بند بندگی نجات یابی شروع انتخاب شرح آداب المریدین دل پریشان
 از روی اضطراب و ناوانی برین آتش و قرین هوش بوده گرد و سراپا سے جهانیا نیکست
 و به پای شکسته و چشم نابینا در مسالک اطوار جهانیا نسلوک نموده مشاهد

FFI

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نشان ابله بر خوی پسندی و پند و دریافت اخوان از منته ساقه که بحسب ظن و در میان خرد
 زمان مال از ایام فاضله است دانستی که مبلغ محصولات تجارت محل در کلیه دینیه اما پس نمایند
 تا بدلاوران روزگار را چه امید داشته شود و در خود را بتجاری هر چه تا مگر اگر توانی از خطاب
 اسباب بر تفاوت از منته و تباین ایامی آنرا که بر تو خواندم و تکیه بر آن کرده باشی میگویم براس
 آنست که خورده عادت و الاخراج روزگار را با مدار از غفوان پیدایش محال که نه آغازش
 معلوم و نه انجامش پیدا و نیکی و بدی و نشیب و فراز یکسانست حیث باشد که برای آلائش بی
 که خیر نایش و چشم احوال ندارد خلاصه زندگانی را در نظام اسباب لایفی صرف نمائی و از مرتبه
 بلند و دریافت از چند که گاهی نفس و فنون تو را آن باریت میدزدند و فریب بخوری که ابله پس از
 و باریک و خطرناکست چه بر همان پی گم کرده اند و در اول قدم فرو رفته نه پیدایا اگر مکر و در
 پاک از دهنش شوا تب ریا آراسته نگردد و بدانکه چه حیرانی عظیمست و لهذا مولانا روم غیر نمایند
 هر که او عقل نقصان او فساد کار او فی الجمله آسان او فساد چه با وجود نکال منوی و بال
 ظاهری ندارد و سبحان الله تا نگاه کردن صد عمر ارض بر خدایم فزده امکان را در درگاه خوب خبر
 خصماندی فرسندی هر چه کند نشان بی و دوستیست چه تا شاست که خود معاتب خود معاتب هم بیا
 و هم بمیب سبلی کجاست که معده خاطر از اخلاط فاسده و انکسها کرمی پاک ساخته بجای ضمیمه شرت
 ساز و در احسن صورت و سیرت که دامن با با لغان راه طلبست نجات نشیده فساد کلی
 و اتصال حقیقی نباشد نه نه صد و نود و شش سلبد لا سوز گاشته الله که قطعات شرح
 آداب المریدین روزی از روز که خاطر مشوش بسوده قطعات شرح آداب المریدین مشغول
 بود و دل هزه کرد و راپای بندن خان این طایفه ساخته بقصد صافی النیو لپای که دشت سودا خامخت از
 بر دوشی داد و تقی حکیم بفتح که درین سر دشت با دبی اومی معنی آویت و بومری از آن اعیان و خاوا

و فاضل عیاض خواند و در میان آنست که در وقت از روزگار را چه امید داشته شود و در خود را بتجاری هر چه تا مگر اگر توانی از خطاب اسباب بر تفاوت از منته و تباین ایامی آنرا که بر تو خواندم و تکیه بر آن کرده باشی میگویم براس آنست که خورده عادت و الاخراج روزگار را با مدار از غفوان پیدایش محال که نه آغازش معلوم و نه انجامش پیدا و نیکی و بدی و نشیب و فراز یکسانست حیث باشد که برای آلائش بی که خیر نایش و چشم احوال ندارد خلاصه زندگانی را در نظام اسباب لایفی صرف نمائی و از مرتبه بلند و دریافت از چند که گاهی نفس و فنون تو را آن باریت میدزدند و فریب بخوری که ابله پس از و باریک و خطرناکست چه بر همان پی گم کرده اند و در اول قدم فرو رفته نه پیدایا اگر مکر و در پاک از دهنش شوا تب ریا آراسته نگردد و بدانکه چه حیرانی عظیمست و لهذا مولانا روم غیر نمایند هر که او عقل نقصان او فساد کار او فی الجمله آسان او فساد چه با وجود نکال منوی و بال ظاهری ندارد و سبحان الله تا نگاه کردن صد عمر ارض بر خدایم فزده امکان را در درگاه خوب خبر خصماندی فرسندی هر چه کند نشان بی و دوستیست چه تا شاست که خود معاتب خود معاتب هم بیا و هم بمیب سبلی کجاست که معده خاطر از اخلاط فاسده و انکسها کرمی پاک ساخته بجای ضمیمه شرت ساز و در احسن صورت و سیرت که دامن با با لغان راه طلبست نجات نشیده فساد کلی و اتصال حقیقی نباشد نه نه صد و نود و شش سلبد لا سوز گاشته الله که قطعات شرح آداب المریدین روزی از روز که خاطر مشوش بسوده قطعات شرح آداب المریدین مشغول بود و دل هزه کرد و راپای بندن خان این طایفه ساخته بقصد صافی النیو لپای که دشت سودا خامخت از بر دوشی داد و تقی حکیم بفتح که درین سر دشت با دبی اومی معنی آویت و بومری از آن اعیان و خاوا

و فاضل عیاض خواند و در میان آنست که در وقت از روزگار را چه امید داشته شود و در خود را بتجاری هر چه تا مگر اگر توانی از خطاب اسباب بر تفاوت از منته و تباین ایامی آنرا که بر تو خواندم و تکیه بر آن کرده باشی میگویم براس آنست که خورده عادت و الاخراج روزگار را با مدار از غفوان پیدایش محال که نه آغازش معلوم و نه انجامش پیدا و نیکی و بدی و نشیب و فراز یکسانست حیث باشد که برای آلائش بی که خیر نایش و چشم احوال ندارد خلاصه زندگانی را در نظام اسباب لایفی صرف نمائی و از مرتبه بلند و دریافت از چند که گاهی نفس و فنون تو را آن باریت میدزدند و فریب بخوری که ابله پس از و باریک و خطرناکست چه بر همان پی گم کرده اند و در اول قدم فرو رفته نه پیدایا اگر مکر و در پاک از دهنش شوا تب ریا آراسته نگردد و بدانکه چه حیرانی عظیمست و لهذا مولانا روم غیر نمایند هر که او عقل نقصان او فساد کار او فی الجمله آسان او فساد چه با وجود نکال منوی و بال ظاهری ندارد و سبحان الله تا نگاه کردن صد عمر ارض بر خدایم فزده امکان را در درگاه خوب خبر خصماندی فرسندی هر چه کند نشان بی و دوستیست چه تا شاست که خود معاتب خود معاتب هم بیا و هم بمیب سبلی کجاست که معده خاطر از اخلاط فاسده و انکسها کرمی پاک ساخته بجای ضمیمه شرت ساز و در احسن صورت و سیرت که دامن با با لغان راه طلبست نجات نشیده فساد کلی و اتصال حقیقی نباشد نه نه صد و نود و شش سلبد لا سوز گاشته الله که قطعات شرح آداب المریدین روزی از روز که خاطر مشوش بسوده قطعات شرح آداب المریدین مشغول بود و دل هزه کرد و راپای بندن خان این طایفه ساخته بقصد صافی النیو لپای که دشت سودا خامخت از بر دوشی داد و تقی حکیم بفتح که درین سر دشت با دبی اومی معنی آویت و بومری از آن اعیان و خاوا

باشد ۱۲
 آنکه مادی در آنکس مادی حق اهل حق
 دست است به پیوستن حق
 و طایفه سید و پیر و روحانی
 عبادت اهل حق و تعظیم است
 از حق نام است به پیوستن اهل حق
 نزدیک طریق نیست که
 ۱۳ ای همین محبوب و دوست
 ازین که بگوید که از ان پس
 جز در روزی که در روز
 میبایست که در روز
 در آنکه متعصب بزم آراست
 و بنشینن محفل درونی خودم
 ۱۴ از قدر و غیره
 اسے تا آن محمود در روز
 تناسل پیش و دیگر
 بنای شد و معنی من
 بوده روح و نفس فاطمه
 مرا از انبساط و انقباض
 ملام و ملام باز دارد
 ۱۵ مولوی میگوید
 مرقوم
 ترک نمیکنم

تقدیر یک دم یقین را سپرد از علم یقین یابین صوفیان دانسته بهمان خود را از بهر طاعت ای از طعام پس فرود آوردن و بیست و یک روز از آن ترک فرمود

[illegible]

بخط مرحومی نرسد که عدم توجه بکون چپه منی داشته باشد و از اینجا به او بطلان افتد
بر او بیچاره ممکن را دریافت حضرت و چوب از قسم محال است طلب محال امری است عبث
لیکن بسکین را ممکن که بمصاحبت نفس ناطقه مشرف شده است و علت سببی واجب دانسته
اولاً تخلیه فرائض و ثانیاً تحلیله فضائل نموده بر مراتب علمی می رسد و از اینجا از حسن وقوع که اعتباری
بیش نیست گذشته حسن صورت و سیرت را که دام تزویر است از منظر انداخته
بنحلو خاطر مستعد میگرد و در زیرت گاه و خاطر تکون و کون را هم آنجا راه نیست سبحان الله
آعالی العظیم بمقیه ابو الفضل بن مبارک بایده لایوسر نه است و تعین و تسامیه انتخاب
اختتام تحفه العراقرین خاقانی بشیخ سخن و غنای معنی حرف سرای خود ستانی
خاقانی در ستایش آباد جهان مرز و نوش را بانیش مباحث را با مژم ترکیب داده
تحفه العراقرین نام نهاده است اگر عراقیان تنها دوست آنرا دریافته به تحفگی بر داشته
پرستش نمایند که سالار ممیزان و که جوای می نیز تا در نیاب حرفی چند به ذاق نفس الامر
گوید که شورش جهان آسوده بار نیار و جهان بهتر که من هم چون همه مردم کند عشق این در
گرون خاطر انداخته زله بردار باشم و ازین جوارش ناگوارش که پیشانی فطرت را داغ
و ناصیه طبیعت را نور چراغ است پاره در مطاوی کجکول خود که در موطن خاص بزبان
مخصوص آنرا ابوالحسن منخوانند و او شاید که معده از این سیاه کننده کاغذ و تباہ
کننده دل را از سیه کاری سپری پدید آید از کتاب بکتوب پر داخته از نقش نقاش گشت
باری بهر حال بقتضای خواهش فطرت خود که آن در معنی از مطالب طبیعت است یا بموجب
جوای طبیعت که در لباس فطرت تابیس ساده و لان می کند یا بکلیت دیگر ازین بستان
انچه خوش آید یا برای ضیافت طبائع معاشران ز مسانه و زخور باشند

نوشتگاه طرست، مولوی محمد علی
 که تغییر در ترتیب گفته و آتش
 بودان مولا
 ای علم افق ناقص یکدیگر را که خدای
 بعینیت گذشتن صفات را که بی نهایت فضائی
 گامگاه را آنگاه با خلاق شود و عبادی
 بیش نیست ای که در نیست زودیت و
 زای بر سر سلسله بی زار که در غدا
 در استن نیست که علم غیبی غایت در
 نورش که خلاق از او بر سر گاه بی
 بی غایتی که در او نشو و
 یاد بر سر انداز که در او نشو و
 جبهه عالم در کمال زیر کشند و
 فوق و دلبان از استخفاف و
 نوید از آن که از استخفاف و
 بپایند و این فرق از استخفاف و
 چنانکه شایسته خود را که در استخفاف و
 مگر از سر از اندونش نیست و استخفاف و
 و این است که از استخفاف و
 عراق که به عراق است و استخفاف و
 این که در استخفاف و استخفاف و
 عراق که در استخفاف و استخفاف و
 زینت و این که در استخفاف و استخفاف و
 سلسله بی که در استخفاف و استخفاف و
 سلسله بی که در استخفاف و استخفاف و

[illegible]

۲۴۴
 اگر راه بروی سوی این خیمه کبود ^۱ آنگاه ششمی که فلش گسته ^۲ و در دست من پنج رسیک خیا ^۳
 بنظر طلمسم آن همه در شکسته ^۴ فی فی آسمان بر زمینیا ^۵ ن میگرد و زمانه از زمانیا ^۶ شوریده
 ترست نزدیست که چرخ از روشن بازاند و اوراق ^۷ سال ماه در هم نورد و یاد ^۸ نظم و قسط ^۹ که در تخت
 در سر آید ^{۱۰} سیلاب عدم ز در آید ^{۱۱} و قست که مرکبان ^{۱۲} انجم ^{۱۳} و نفع ^{۱۴} و نیکمندی ^{۱۵} و هم ^{۱۶} و هم ^{۱۷} و هم ^{۱۸} و هم ^{۱۹} و هم ^{۲۰}
 آن ^{۲۱} بزرگ صورت ^{۲۲} معنی ^{۲۳} که عیسوی ^{۲۴} دم او ^{۲۵} مردگان ^{۲۶} راجا ^{۲۷} وید ^{۲۸} زندگی ^{۲۹} بخشد ^{۳۰} هرگز ^{۳۱} شک ^{۳۲} مردگی
 نه پذیرد ^{۳۳} لیکن ^{۳۴} از بی ^{۳۵} از می ^{۳۶} زمینیا ^{۳۷} ازین ^{۳۸} پنجه ^{۳۹} ساری ^{۴۰} رود ^{۴۱} کشید ^{۴۲} ویرین ^{۴۳} از روی ^{۴۴} آسمانیا ^{۴۵} در
 تا ^{۴۶} هم ^{۴۷} آن ^{۴۸} قدر ^{۴۹} کام ^{۵۰} شمش ^{۵۱} و انداز ^{۵۲} و ارشکی ^{۵۳} او ^{۵۴} بگیرد ^{۵۵} و هم ^{۵۶} ایمان ^{۵۷} و انش ^{۵۸} و نیک ^{۵۹} است ^{۶۰} شری
 از ^{۶۱} سر ^{۶۲} کو ^{۶۳} بر ^{۶۴} اند ^{۶۵} و زند ^{۶۶} قطعه ^{۶۷} مهر ^{۶۸} گردون ^{۶۹} و انش ^{۷۰} و بنش ^{۷۱} و زیر ^{۷۲} بر ^{۷۳} اجل ^{۷۴} جمال ^{۷۵} انفت ^{۷۶} و اد ^{۷۷} چو
 جان ^{۷۸} بود ^{۷۹} و جان ^{۸۰} می ^{۸۱} و من ^{۸۲} و زنده ^{۸۳} را ^{۸۴} می ^{۸۵} و زنده ^{۸۶} را ^{۸۷} می ^{۸۸} و زنده ^{۸۹} را ^{۹۰} می ^{۹۱} و زنده ^{۹۲} را ^{۹۳} می ^{۹۴} و زنده ^{۹۵} را ^{۹۶} می ^{۹۷} و زنده ^{۹۸} را ^{۹۹} می ^{۱۰۰}
 خاطر ^{۱۰۱} خسته ^{۱۰۲} باند ^{۱۰۳} از ^{۱۰۴} و دریانت ^{۱۰۵} برخی ^{۱۰۶} از ^{۱۰۷} باستانی ^{۱۰۸} اما ^{۱۰۹} نظم ^{۱۱۰} و ترا ^{۱۱۱} انتخاب ^{۱۱۲} نموده ^{۱۱۳} و هم ^{۱۱۴} و هم ^{۱۱۵} و هم ^{۱۱۶} و هم ^{۱۱۷} و هم ^{۱۱۸} و هم ^{۱۱۹} و هم ^{۱۲۰}
 بو ^{۱۲۱} که ^{۱۲۲} غنی ^{۱۲۳} بیاری ^{۱۲۴} جان ^{۱۲۵} نگین ^{۱۲۶} و دل ^{۱۲۷} خونین ^{۱۲۸} و و ^{۱۲۹} اند ^{۱۳۰} و و ^{۱۳۱} و و ^{۱۳۲} و و ^{۱۳۳} و و ^{۱۳۴} و و ^{۱۳۵} و و ^{۱۳۶} و و ^{۱۳۷} و و ^{۱۳۸} و و ^{۱۳۹} و و ^{۱۴۰}
 بزم ^{۱۴۱} بان ^{۱۴۲} کیک ^{۱۴۳} و غم ^{۱۴۴} زد ^{۱۴۵} ای ^{۱۴۶} که ^{۱۴۷} در ^{۱۴۸} مردم ^{۱۴۹} و از ^{۱۵۰} نشانی ^{۱۵۱} از ^{۱۵۲} ان ^{۱۵۳} و دید ^{۱۵۴} نیست ^{۱۵۵} و بدست ^{۱۵۶} آید ^{۱۵۷} و نفس ^{۱۵۸} و پوان ^{۱۵۹} و انش
 تخر ^{۱۶۰} و فسر ^{۱۶۱} و سب ^{۱۶۲} را ^{۱۶۳} که ^{۱۶۴} پوست ^{۱۶۵} و رن ^{۱۶۶} و قاع ^{۱۶۷} و ارشکی ^{۱۶۸} است ^{۱۶۹} اند ^{۱۷۰} و ز ^{۱۷۱} و ز ^{۱۷۲} و ز ^{۱۷۳} و ز ^{۱۷۴} و ز ^{۱۷۵} و ز ^{۱۷۶} و ز ^{۱۷۷} و ز ^{۱۷۸} و ز ^{۱۷۹} و ز ^{۱۸۰}
 رسد ^{۱۸۱} و هات ^{۱۸۲} این ^{۱۸۳} و کار ^{۱۸۴} و شکر ^{۱۸۵} که ^{۱۸۶} و غرض ^{۱۸۷} و گاه ^{۱۸۸} و انش ^{۱۸۹} و نشان ^{۱۹۰} و شمار ^{۱۹۱} و شمار ^{۱۹۲} و شمار ^{۱۹۳} و شمار ^{۱۹۴} و شمار ^{۱۹۵} و شمار ^{۱۹۶} و شمار ^{۱۹۷} و شمار ^{۱۹۸} و شمار ^{۱۹۹} و شمار ^{۲۰۰}
 من ^{۲۰۱} بزمی ^{۲۰۲} و ز ^{۲۰۳} و ز ^{۲۰۴} و ز ^{۲۰۵} و ز ^{۲۰۶} و ز ^{۲۰۷} و ز ^{۲۰۸} و ز ^{۲۰۹} و ز ^{۲۱۰} و ز ^{۲۱۱} و ز ^{۲۱۲} و ز ^{۲۱۳} و ز ^{۲۱۴} و ز ^{۲۱۵} و ز ^{۲۱۶} و ز ^{۲۱۷} و ز ^{۲۱۸} و ز ^{۲۱۹} و ز ^{۲۲۰}
 گو ^{۲۲۱} و خرس ^{۲۲۲} و ز ^{۲۲۳} و ز ^{۲۲۴} و ز ^{۲۲۵} و ز ^{۲۲۶} و ز ^{۲۲۷} و ز ^{۲۲۸} و ز ^{۲۲۹} و ز ^{۲۳۰} و ز ^{۲۳۱} و ز ^{۲۳۲} و ز ^{۲۳۳} و ز ^{۲۳۴} و ز ^{۲۳۵} و ز ^{۲۳۶} و ز ^{۲۳۷} و ز ^{۲۳۸} و ز ^{۲۳۹} و ز ^{۲۴۰}
 نمود ^{۲۴۱} و دل ^{۲۴۲} و کونا ^{۲۴۳} و بین ^{۲۴۴} و ز ^{۲۴۵} و ز ^{۲۴۶} و ز ^{۲۴۷} و ز ^{۲۴۸} و ز ^{۲۴۹} و ز ^{۲۵۰} و ز ^{۲۵۱} و ز ^{۲۵۲} و ز ^{۲۵۳} و ز ^{۲۵۴} و ز ^{۲۵۵} و ز ^{۲۵۶} و ز ^{۲۵۷} و ز ^{۲۵۸} و ز ^{۲۵۹} و ز ^{۲۶۰}
 گشت ^{۲۶۱} و طیت ^{۲۶۲} و انچه ^{۲۶۳} و یاقوت ^{۲۶۴} گفت ^{۲۶۵} و دنیا ^{۲۶۶} و دنیا ^{۲۶۷} و دنیا ^{۲۶۸} و دنیا ^{۲۶۹} و دنیا ^{۲۷۰} و دنیا ^{۲۷۱} و دنیا ^{۲۷۲} و دنیا ^{۲۷۳} و دنیا ^{۲۷۴} و دنیا ^{۲۷۵} و دنیا ^{۲۷۶} و دنیا ^{۲۷۷} و دنیا ^{۲۷۸} و دنیا ^{۲۷۹} و دنیا ^{۲۸۰}
 الله ^{۲۸۱} و اکبر ^{۲۸۲} و ابو ^{۲۸۳} و الف ^{۲۸۴} و الف ^{۲۸۵} و الف ^{۲۸۶} و الف ^{۲۸۷} و الف ^{۲۸۸} و الف ^{۲۸۹} و الف ^{۲۹۰} و الف ^{۲۹۱} و الف ^{۲۹۲} و الف ^{۲۹۳} و الف ^{۲۹۴} و الف ^{۲۹۵} و الف ^{۲۹۶} و الف ^{۲۹۷} و الف ^{۲۹۸} و الف ^{۲۹۹} و الف ^{۳۰۰}

و سیلاب ^۱ و سیلاب ^۲ و سیلاب ^۳ و سیلاب ^۴ و سیلاب ^۵ و سیلاب ^۶ و سیلاب ^۷ و سیلاب ^۸ و سیلاب ^۹ و سیلاب ^{۱۰} و سیلاب ^{۱۱} و سیلاب ^{۱۲} و سیلاب ^{۱۳} و سیلاب ^{۱۴} و سیلاب ^{۱۵} و سیلاب ^{۱۶} و سیلاب ^{۱۷} و سیلاب ^{۱۸} و سیلاب ^{۱۹} و سیلاب ^{۲۰}
 و سیلاب ^{۲۱} و سیلاب ^{۲۲} و سیلاب ^{۲۳} و سیلاب ^{۲۴} و سیلاب ^{۲۵} و سیلاب ^{۲۶} و سیلاب ^{۲۷} و سیلاب ^{۲۸} و سیلاب ^{۲۹} و سیلاب ^{۳۰} و سیلاب ^{۳۱} و سیلاب ^{۳۲} و سیلاب ^{۳۳} و سیلاب ^{۳۴} و سیلاب ^{۳۵} و سیلاب ^{۳۶} و سیلاب ^{۳۷} و سیلاب ^{۳۸} و سیلاب ^{۳۹} و سیلاب ^{۴۰}
 و سیلاب ^{۴۱} و سیلاب ^{۴۲} و سیلاب ^{۴۳} و سیلاب ^{۴۴} و سیلاب ^{۴۵} و سیلاب ^{۴۶} و سیلاب ^{۴۷} و سیلاب ^{۴۸} و سیلاب ^{۴۹} و سیلاب ^{۵۰} و سیلاب ^{۵۱} و سیلاب ^{۵۲} و سیلاب ^{۵۳} و سیلاب ^{۵۴} و سیلاب ^{۵۵} و سیلاب ^{۵۶} و سیلاب ^{۵۷} و سیلاب ^{۵۸} و سیلاب ^{۵۹} و سیلاب ^{۶۰}
 و سیلاب ^{۶۱} و سیلاب ^{۶۲} و سیلاب ^{۶۳} و سیلاب ^{۶۴} و سیلاب ^{۶۵} و سیلاب ^{۶۶} و سیلاب ^{۶۷} و سیلاب ^{۶۸} و سیلاب ^{۶۹} و سیلاب ^{۷۰} و سیلاب ^{۷۱} و سیلاب ^{۷۲} و سیلاب ^{۷۳} و سیلاب ^{۷۴} و سیلاب ^{۷۵} و سیلاب ^{۷۶} و سیلاب ^{۷۷} و سیلاب ^{۷۸} و سیلاب ^{۷۹} و سیلاب ^{۸۰}
 و سیلاب ^{۸۱} و سیلاب ^{۸۲} و سیلاب ^{۸۳} و سیلاب ^{۸۴} و سیلاب ^{۸۵} و سیلاب ^{۸۶} و سیلاب ^{۸۷} و سیلاب ^{۸۸} و سیلاب ^{۸۹} و سیلاب ^{۹۰} و سیلاب ^{۹۱} و سیلاب ^{۹۲} و سیلاب ^{۹۳} و سیلاب ^{۹۴} و سیلاب ^{۹۵} و سیلاب ^{۹۶} و سیلاب ^{۹۷} و سیلاب ^{۹۸} و سیلاب ^{۹۹} و سیلاب ^{۱۰۰}

و سیلاب ^۱ و سیلاب ^۲ و سیلاب ^۳ و سیلاب ^۴ و سیلاب ^۵ و سیلاب ^۶ و سیلاب ^۷ و سیلاب ^۸ و سیلاب ^۹ و سیلاب ^{۱۰} و سیلاب ^{۱۱} و سیلاب ^{۱۲} و سیلاب ^{۱۳} و سیلاب ^{۱۴} و سیلاب ^{۱۵} و سیلاب ^{۱۶} و سیلاب ^{۱۷} و سیلاب ^{۱۸} و سیلاب ^{۱۹} و سیلاب ^{۲۰}
 و سیلاب ^{۲۱} و سیلاب ^{۲۲} و سیلاب ^{۲۳} و سیلاب ^{۲۴} و سیلاب ^{۲۵} و سیلاب ^{۲۶} و سیلاب ^{۲۷} و سیلاب ^{۲۸} و سیلاب ^{۲۹} و سیلاب ^{۳۰} و سیلاب ^{۳۱} و سیلاب ^{۳۲} و سیلاب ^{۳۳} و سیلاب ^{۳۴} و سیلاب ^{۳۵} و سیلاب ^{۳۶} و سیلاب ^{۳۷} و سیلاب ^{۳۸} و سیلاب ^{۳۹} و سیلاب ^{۴۰}
 و سیلاب ^{۴۱} و سیلاب ^{۴۲} و سیلاب ^{۴۳} و سیلاب ^{۴۴} و سیلاب ^{۴۵} و سیلاب ^{۴۶} و سیلاب ^{۴۷} و سیلاب ^{۴۸} و سیلاب ^{۴۹} و سیلاب ^{۵۰} و سیلاب ^{۵۱} و سیلاب ^{۵۲} و سیلاب ^{۵۳} و سیلاب ^{۵۴} و سیلاب ^{۵۵} و سیلاب ^{۵۶} و سیلاب ^{۵۷} و سیلاب ^{۵۸} و سیلاب ^{۵۹} و سیلاب ^{۶۰}
 و سیلاب ^{۶۱} و سیلاب ^{۶۲} و سیلاب ^{۶۳} و سیلاب ^{۶۴} و سیلاب ^{۶۵} و سیلاب ^{۶۶} و سیلاب ^{۶۷} و سیلاب ^{۶۸} و سیلاب ^{۶۹} و سیلاب ^{۷۰} و سیلاب ^{۷۱} و سیلاب ^{۷۲} و سیلاب ^{۷۳} و سیلاب ^{۷۴} و سیلاب ^{۷۵} و سیلاب ^{۷۶} و سیلاب ^{۷۷} و سیلاب ^{۷۸} و سیلاب ^{۷۹} و سیلاب ^{۸۰}
 و سیلاب ^{۸۱} و سیلاب ^{۸۲} و سیلاب ^{۸۳} و سیلاب ^{۸۴} و سیلاب ^{۸۵} و سیلاب ^{۸۶} و سیلاب ^{۸۷} و سیلاب ^{۸۸} و سیلاب ^{۸۹} و سیلاب ^{۹۰} و سیلاب ^{۹۱} و سیلاب ^{۹۲} و سیلاب ^{۹۳} و سیلاب ^{۹۴} و سیلاب ^{۹۵} و سیلاب ^{۹۶} و سیلاب ^{۹۷} و سیلاب ^{۹۸} و سیلاب ^{۹۹} و سیلاب ^{۱۰۰}

کتابی که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۱- ایراد اول: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۲- ایراد دوم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۳- ایراد سوم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است

راه ناپیدا را بهر ناپیدا و ضعیف و ترزاید و دشمن در پیرین پس هوشیار باید بود و پا از کلیم دراز کرد
 و هر چه مناسب به حالت بوده باشد از زنتنگا پیشینیان در یوزه کرده درین صحیفه مجرب و نویسن
 خود را چنانچه در مدارسته تحسین ملا اعلای ناوانی است و نموده اجد خوان مکتب
 دانش گردان روزی چند برین نگذشته بود که رعوت نفس باید است حق سرگرم مطالعه
 بله این مطالعه که قدوة العرفان فریدالدین عطار برشته نظم کشیده بودند ساخت
 و مقتضای وقت خوش می آمد گاشته می شد بعد از فراغ آن مطالعه دیوان حکیم سنائی مشرف
 شد و شروع در این کتاب حالت خود از آن مجموعه دانش نمود الله تعالی از بركات انعام قلم سینه
 باریافتد و نظر کرد و نامی خود او را ظاهر و باطن این حیران انجمن آفرینش را از اعمال نامرئیه
 با وضوح پسندیده خود مریین گرداند و ثانیاً بدوام آگاهی و شهود الهی مشرف داشته باشد
 ضابطه سندی دارد و ثالثاً سبزه عنایت بی غایت فراز برگ برده بعالم اطلاق و فراغ
 مطلق رساند و محمول ساخته اتصال تحقیقی بخشد در وقت مراجعت از کابل نواحی پیشاور و دم
 ربع الاول سینه نهصد و نود و هشت قلمی شد احتتام منتخب دیوان خاقانی دانش
 پذیرکلمات قدس سیه حکیم خاقانی که صحبت به از خودی در نیافته مسافر ملک بقاشد و قوت او
 فعل نیاید و در پرده احتفا محتجب گشته بهت مرثیوراند و فطرت مرثیست و شوشه
 و اوین فریب خوره دشمن را از قول شائسته عمل یافته که در گوشتبناه مانده بود شناسایی تبیه
 گردانیده و سن ساده با بگیم عمل نهاده که از بدستی سخن شناسی خود را از عالمان ارجمند
 معادلان بلست در خیال سکر و غلبه عمل و مانده جوای که وارنیک ساخت ای کاشش او را
 شن خودش این قدر نفع رساندی تا از حسرت نیافت مراتب دنیوی نجات یافته بخش سمر
 خرسندی را بهی اگر چه دل بهرگز گروید اند که مقصود از گفتگونی کشاید از حرف و صورت

کتابی که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۱- ایراد اول: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۲- ایراد دوم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۳- ایراد سوم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۴- ایراد چهارم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۵- ایراد پنجم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۶- ایراد ششم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۷- ایراد هفتم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۸- ایراد هشتم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۹- ایراد نهم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۱۰- ایراد دهم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است

کتابی که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۱- ایراد اول: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۲- ایراد دوم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۳- ایراد سوم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۴- ایراد چهارم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۵- ایراد پنجم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۶- ایراد ششم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۷- ایراد هفتم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۸- ایراد هشتم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۹- ایراد نهم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است
 ۱۰- ایراد دهم: در این کتاب که در این کلام محاسب است بر سه ایراد و در دو سبب است

[illegible]

[illegible]

توت نامتدین هست و الله الحمد و اما آنچه از انفس و گلی خمار مرا علاج نماید یا شوریدگی خاطر را
سودمند آید عطا کرد هرگاه بهایب تخم آسمانی حکیم سنانی و خاقانی چاره خمار را نساخسته
از اشغال این جرمای خمار از آنکه بسبیل ندرت از این ابوالمیخ نجابنده تراویده چه کشاید
باری بقصدنمای است فطرته بشری که در نهاد این جوینده راه و نیابنده ^{چند} دست به نیاب
نحوه از این ابوالاجار و عبارت سخن چند برداشت و بموجب عطف و تعلق علیای ایزدی که طریقت
انگیز و لیت نهاده دست قدرت است بنیت ضیافت برادران صورت و صدا جان
معاشرت ازین بازار پر اسباب متاعی چند برگرفت الله تعالی او را از خساست بشری و شجاعت
داده و از بداری سوداگری باز داشته در کنج خمول و گنمای طبیعت خود گردانا و آفرینش
راشایان گشته مسافر ملک بقاشود الله بس و باقی هوس شمع بیع الاول نه هزار در لاهور
این نقش بدیع صورت است خاتم تختب دیوان طهیر فاریابی کار فرمای ایزدی
این مجبور خود را در سر پای بزم زاین عام فریب طهیر فاریابی در عمل داشته سنگ مرمره
چند را باندیشه تبا که هر نودن سر پای نه روز و نمانده برداشتن فرودای ابوالفضل ابوالعجب
دانی گاد با کمون در نمی گنجی و گاه در ادانی کون عاشق دارد می چمی تو که در پایه شناخت
نشیب و در از خود عاجزی و دم شناخت طبقات عالم چه امیر نه تو که از بازار حرف سیرانی
بخلوت خوش خراشیده بودی چه شد که یکبارگی رجوع القهقری روی داد و در پی با و چایان
مدح در افتادی این نفس و وفونوت چگونه بنیال باطل آنکه اسباب جمعیت مراتب مخفوری
که از اسباب والای دانش و سیرت سر انجام بیاید ترا موسی کشان به از یقین مداحان هرزه گوی
بزرگ از غمگی حوصله بی سخن نتوانی بود در ملک سخن مخط نمی باشد از مقامات صوری و معنوی که از حد
نوعی است باشد حرفی میرین هر خبر تو از گرد و تخر و ترادان بود و در ذی چند تهران تقدیر کردن بستی
است از ادان ۱۲ بادشاه ۱۲

داشته در گوشه ای پنهان نموده
نفس خود را گردان پیرستش سازا
لایق نموده بپیر دانا
در آن دیوان فخر علی داشته
ای در محله دیس و سوز چو
مردار و خنک یعنی شیشه استازی
مردار و این دیوان داشته چو
ناخوب را بخیال بودش سر یار
دانه و مرایا نجاب آن امر کرد
پس تو کار فرمای ایندی بهدا
دو کار ساز که خانه طوفان و جز آن
چو این نفس و فتنه جدا
چو این نفس و فتنه جدا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

و در گستران جان کنان خواهش و در بجزا زار سفله پادشاهان کنان بر دگاه خاطر هیچ
مهر سوز را باین مشغول می داشت که اگر بخت شایسته سرای مذکور در آثانی سخن
حرف چند از معامله دانی و حقیقت شناسی و میان آرد که بابت رشورش دل بچال تسلی
پیدا آید و گاه هرزه گردی طریقین خیال تباه می آرد که مرتب سخن بسیار است اگر بکشتار
حقیقت نمی برد شناسایی نشیب و فراز کلام بگیرد و گاه سیر طبیعت بود و مثل زمان یو
دوست و بختان زینت آراهند گامی آید که بجزا از نظر گسیان جهان پیمای ساده دل
بود و بر چند ویولنش جا بجا افتاده بود و باین حالت بقدر تقوی هم داشت چون اینکس
توفیق ایزدی در کوچه ناهایت خانه نزار و در تحصیل کتاب در دست کوشش نموده افتاد
و خیر آن گاه بادی خوشش گاه با خاطری تیره اسیر پای آن نگارستان صورت که فریب پای
طفالان و راس المال بازیچه هرزه کاران است نظری انداخته چون ترکان لغیانی نیک
از باز نشانه مبنی چند از آن برداشت تا از اجزای بکول که ابو الفرایم چون نیست باشد
این اختتام که در مثنوی قتل است ششم صفر ختم با شمس و لطف و در انخلاقه لاهور صورت شمس ریاست
الله تعالی تهنی شدنی بعد از پرشدنی کرامت کند و پیشانی بعد از تهنی شدنی سیر گرداناد و پر شد
کتاب او و صاف الاشراف و خواجه نصیر نوشیده اند همانکه روزگار دست لوازش
خیلی بر سر بطلان خود کشیده باشد که مثل خواجه نصیری را با مثال این مقدمات گوید و
تا حال نازشی بر دست تمام خود کند که مثل من طالب صلح کلی را در خارستان منازل عورت
آسوده و خاطر آن کوی عدم می اندازد و ظاهر آنکه زمانه خدایت پیشه مانع و حال را بکام خود
گذرانده جوای و دهم آوردن استقبال است این هرزه دانی است که جرم نفس بداندیش
بزرمانی هم می آید و مثل مکر ترا سرام شده است که گاه دانسته زبان غرض برمانه بیکشاید

[The page contains dense handwritten Persian script in Maghrebi style.]

[illegible]

۲۵۰
 ۱. عید و جشن و شادی
 ۲. عید و جشن و شادی
 ۳. عید و جشن و شادی
 ۴. عید و جشن و شادی
 ۵. عید و جشن و شادی
 ۶. عید و جشن و شادی
 ۷. عید و جشن و شادی
 ۸. عید و جشن و شادی
 ۹. عید و جشن و شادی
 ۱۰. عید و جشن و شادی

[illegible][illegible]

و غلبه شود و پدید آید که در این صورت
نیایان و نور و نورانی و نورانی
عاقبت خود را بداند و در این صورت
نور چراغ خداوند است که هر یک
کون زبان در یقین نمود
تجلیات خود را حاصل می نماید
چنانکه زبان عالمش خود را
در این دنیا نشان داد و گفت
دست نظامی که بویادت ازین
مشت و کجا رویت نمود
و در این دنیا چه کردی

۲۵
ای سید شهاب
کتابشای سراج حقیقت
در پدید کردن خود داشت نام
انوری خوش است
پادشاه فیضی سید سلیم
خوشه زلفش خادوب و زرنگ
نخستین و آخرش خادوب و زرنگ
بنی گدای و جزای خادوب
بایک سیدی مدحانی و جستانی خادوب
ای خادوب و زرنگ
و الخادوب و زرنگ
خادوب و زرنگ

روز افزون معنوی بجای آهنگ خاطر و سرزدن نقش هستی بودند نگارین ساختن پیش طاق
بلند نامی تا آنکه سال سی و پنجم الهی بدرا سلطنته لائو و اورنگ نشین فریاد آرائی آن
دانی روز انفسه و آفتابی را طلب داشتند به تمام به پایان برون قرار داد و فرمود و اشارت
همایون بران رفت که نخستین افسانه نل و من تبریزی سخن سخن نمیده آید باز که
و انقضای تمام به روی کشید و پایه والای آفرین برگرفت و دران کار نامه جادوی
طلسم آگاهی نگاشتند آمد چنانچه خود می سراید پیش می بانگ قلم درین شب
بس معنی خفته کرد و بیدار بود بگذر اختتام دل و زبان این کبریا نقش نمود و نام جهان را در صدر
سحر فون تبار بستم و کین نقش بروی کار خود بر خواب انداختند بازار و من
ازین فسانه بیدار شد و شب آرام بیت و یکم مهر ماه الهی سال چهل و نهم و پنجم
بلالی و گرزی آراستن این نامه گوهر و فرمان در رسیدن آن از او خاطر آگاه از آهنگ بازوین
کناده پیشانی شهرستان تقدس خرامش فرمود و طلسم قالب خالی سوختن فکند
جان و خرد سوی سواد برود و جان گرامی به پدر باز داد و کالبد خاک باد و سپرد و جان
دوم را که انداخت خلق به غلظت گوشتیم جان این سپرد و مافات بر نیست بدردی می و بر سر خم
رفت و جانش از دره ناپوره سخنوری لبو گوازی نشست کرد و ماروده مردم در تنگنای غم جا
گرفتند پادشاه و حقیقت شراس اول بهم برآمد که چنان حکمت پیروزه در دست مهری رو در نقاب
و آن صد رشید چار بالاش نیم اخلاص را ساغر زندگانی لبر نریند ششانه اوگان و الا گوهر
زبان تاسف کشودند که استمداد ناول و خراج وان و اش آموز از نرنگاه نیم خور
و درمی که یونینان بزرگ و اعیان دولت را کلد شده شادمانی از طراوت افتاد که سر آمد
و مسازان نیم و زرم را پایه عشرت پرست فروتبه گان مقاصد نقش در دل شکست که
ای بی شک شد

ای درین شومی و درین غمناکی
 از وقت و خای سنا من شب آزار
 گفت ۱۱ **۱۱** ای دهرستان گفتن
 بزغایب باز از خودی اندی منی که
 خواب بود و خلاف من ازین خواب
 گفتن بیدار گشت و مضامین حکمت و
 آگاهی پیدا کردم و لطف آنکه گویند
 داستان را خواب نمی آید و نیز نفع
 داستان مقتضی فکر و تأمل است ۱۱
۱۱ ای نام و ادویت و بکار
 این نامهای در دستند منی که
 به نصیحت کردن او دارم و توان کرد
 ای موت و اجل بسید ۱۱
 ای خیر و از قصد مردمان و درین
 به نصیحت است از منی که
 تقدیر منی حاله غیب ۱۱
 مراد از چه زمان چه آنکه از باقی
 عالمی گویند و از ما درین
 از پیشتر است و دنیا را شرف
 شد ۱۱
 منی که از زمانه از زمان و در
 نیست که از جهان باقی است

[illegible][illegible]

[illegible]

عہدہ طاقۂ عمر ۱۲۰۷ھ سے اے جلالی ۱۲۰۸ھ سے اے نورینی ۱۲۰۹ھ

از مشابک آن بصحنج و دلال غمزه زنمانند شکبارست که بر حارض سرین نبدن جا بوده
باطن فروشته رباعی هر صنفه او نیز بهشت گلزاری بد هر لوح چو لوح عارض لاری
هر حرف چو خط چهره معشوقی بد هر نقطه چو خال لب خوش گفتاری بد براگاه دلالان جز
روشن ست که این اعجوبه آفرینش که در اخط گویند چون عالم قدیم بی سر و دست که نه اورا
بایستی ست و نه اورا نهایی لیک چون حسن رکات این حج اس بچکانه بشتری حسن اعتباری با بگوید
و هر طائفه حسن خاص بوسیله آن پنج دریچه دل خطاط سیبر و در هر ماند پلاطفه روشنی خاص
در نقوش این حرف پرداخته اند چون خط هندی و شیرانی و یونانی و عبری و قبطی و معقلی
و کوفی و کشمیری و حبشی و ریمانی و روحانی و غیر آن و بقصد تمامی مصطلحات هر قوم و هر
نگار خانه بدیع پدید می آید و در بعضی قریاس نامهای باستانی عبری با و م هفت هزاره
نسبت کنند و طائفه باور پس جمیع گویند که او پس خط معقلی را ترتیب داد و بشتری الفاظ
در خطوط باعتبار سطح و در دست چنانچه خط کوفی یک دایره و در دست و باقی سطح و معقلی مجموع
سطحت و کتابهای عمارات کشیده بشتری باین خط است چنانچه جهان نوردان دیده و رازین گاه
می بخشند و بهترین خط معقلی آنست که مرتب مواوی و بیاضی هر دو بهیشتی خاص متمیز باشد که
سواد و خوانان آن نقوش را از سواد و بیاض آن استنباط می یابند و آنچه در ایران و توران و
روم و هندوستان میان بزرگان دانش شهرت دارد و هشت خط است از جمله اش خط را با این خط
میدهند که در تاریخ سه صد و ده هلالی از فروغ دیده وری خویش از خط معقلی کوفی و غیر آن اختراع
نموده و برای هر حرفی از حروف طرزی خاص قرار داده که دانایان آن طرز نوشته را چون فوق یا
خا خوش گویند و اسامی آن بدین تفصیل است ثلث ثلث توقع محقق و نسخ و ریمانی و رقاع و تعلیق و غیره
و بعضی از استادان طرازان باستان خط نسخ را ختم یا قوت مستحضره شمارند و ثلث و نسخ را

از مشابک آن بصحنج و دلال غمزه زنمانند شکبارست که بر حارض سرین نبدن جا بوده
باطن فروشته رباعی هر صنفه او نیز بهشت گلزاری بد هر لوح چو لوح عارض لاری
هر حرف چو خط چهره معشوقی بد هر نقطه چو خال لب خوش گفتاری بد براگاه دلالان جز
روشن ست که این اعجوبه آفرینش که در اخط گویند چون عالم قدیم بی سر و دست که نه اورا
بایستی ست و نه اورا نهایی لیک چون حسن رکات این حج اس بچکانه بشتری حسن اعتباری با بگوید
و هر طائفه حسن خاص بوسیله آن پنج دریچه دل خطاط سیبر و در هر ماند پلاطفه روشنی خاص
در نقوش این حرف پرداخته اند چون خط هندی و شیرانی و یونانی و عبری و قبطی و معقلی
و کوفی و کشمیری و حبشی و ریمانی و روحانی و غیر آن و بقصد تمامی مصطلحات هر قوم و هر
نگار خانه بدیع پدید می آید و در بعضی قریاس نامهای باستانی عبری با و م هفت هزاره
نسبت کنند و طائفه باور پس جمیع گویند که او پس خط معقلی را ترتیب داد و بشتری الفاظ
در خطوط باعتبار سطح و در دست چنانچه خط کوفی یک دایره و در دست و باقی سطح و معقلی مجموع
سطحت و کتابهای عمارات کشیده بشتری باین خط است چنانچه جهان نوردان دیده و رازین گاه
می بخشند و بهترین خط معقلی آنست که مرتب مواوی و بیاضی هر دو بهیشتی خاص متمیز باشد که
سواد و خوانان آن نقوش را از سواد و بیاض آن استنباط می یابند و آنچه در ایران و توران و
روم و هندوستان میان بزرگان دانش شهرت دارد و هشت خط است از جمله اش خط را با این خط
میدهند که در تاریخ سه صد و ده هلالی از فروغ دیده وری خویش از خط معقلی کوفی و غیر آن اختراع
نموده و برای هر حرفی از حروف طرزی خاص قرار داده که دانایان آن طرز نوشته را چون فوق یا
خا خوش گویند و اسامی آن بدین تفصیل است ثلث ثلث توقع محقق و نسخ و ریمانی و رقاع و تعلیق و غیره
و بعضی از استادان طرازان باستان خط نسخ را ختم یا قوت مستحضره شمارند و ثلث و نسخ را

از مشابک آن بصحنج و دلال غمزه زنمانند شکبارست که بر حارض سرین نبدن جا بوده
باطن فروشته رباعی هر صنفه او نیز بهشت گلزاری بد هر لوح چو لوح عارض لاری
هر حرف چو خط چهره معشوقی بد هر نقطه چو خال لب خوش گفتاری بد براگاه دلالان جز
روشن ست که این اعجوبه آفرینش که در اخط گویند چون عالم قدیم بی سر و دست که نه اورا
بایستی ست و نه اورا نهایی لیک چون حسن رکات این حج اس بچکانه بشتری حسن اعتباری با بگوید
و هر طائفه حسن خاص بوسیله آن پنج دریچه دل خطاط سیبر و در هر ماند پلاطفه روشنی خاص
در نقوش این حرف پرداخته اند چون خط هندی و شیرانی و یونانی و عبری و قبطی و معقلی
و کوفی و کشمیری و حبشی و ریمانی و روحانی و غیر آن و بقصد تمامی مصطلحات هر قوم و هر
نگار خانه بدیع پدید می آید و در بعضی قریاس نامهای باستانی عبری با و م هفت هزاره
نسبت کنند و طائفه باور پس جمیع گویند که او پس خط معقلی را ترتیب داد و بشتری الفاظ
در خطوط باعتبار سطح و در دست چنانچه خط کوفی یک دایره و در دست و باقی سطح و معقلی مجموع
سطحت و کتابهای عمارات کشیده بشتری باین خط است چنانچه جهان نوردان دیده و رازین گاه
می بخشند و بهترین خط معقلی آنست که مرتب مواوی و بیاضی هر دو بهیشتی خاص متمیز باشد که
سواد و خوانان آن نقوش را از سواد و بیاض آن استنباط می یابند و آنچه در ایران و توران و
روم و هندوستان میان بزرگان دانش شهرت دارد و هشت خط است از جمله اش خط را با این خط
میدهند که در تاریخ سه صد و ده هلالی از فروغ دیده وری خویش از خط معقلی کوفی و غیر آن اختراع
نموده و برای هر حرفی از حروف طرزی خاص قرار داده که دانایان آن طرز نوشته را چون فوق یا
خا خوش گویند و اسامی آن بدین تفصیل است ثلث ثلث توقع محقق و نسخ و ریمانی و رقاع و تعلیق و غیره
و بعضی از استادان طرازان باستان خط نسخ را ختم یا قوت مستحضره شمارند و ثلث و نسخ را

۲۷۰
 مقرر نیست که بران تصنیف و بیافند
 جلدی تصنیف از او نیزه کادی
 مجاز و توفیق کرد و بهر توفیق یکتا
 کورن کادی و توفیق کرد و بهر توفیق یکتا
 بهر عقل و کوری و توفیق کرد و بهر توفیق یکتا
 در یافت و توفیق کرد و بهر توفیق یکتا
 فیروز و توفیق کرد و بهر توفیق یکتا
 سین و توفیق کرد و بهر توفیق یکتا
 قطب و توفیق کرد و بهر توفیق یکتا

نتیجه خودست لیکن در حرف سراسری قانونی نیست که تصنیف و تالیف بران لمط جریان پاد
 لاجرم هر چه میفرماید حوصله نگارنده گفتاری را از ایشان او بخود میفرماید دریافت دارد و ناچار سخنان
 نامشروع که خلفان عقل تیره رای و ناخلفان خود شنیده اند بجز تصنیف و تالیف و سن بنیتی به عالم
 بروی خرامیدند بسیار نیک اندیش و درین باید شد تا اول مرتبه تفرقه درین دو قسم در چشم اعتبار
 پدید آید که پس جای غلط انداز شوند است تا بساوه لوحان چه رسد بساوه که علاج صفا و
 اسوداوی بکار برد و در سراسر آن بد فروماند انداز شد انگار آن این هر دو قسم را از همانند آن خود آورد
 تسلی خاطر را معقول و منقول تقسیم کردند و در زندان خلف عقل را که بزور شتر انفس ظاهر
 و جلالت و رت که مبلغ دانش خود پروران طبعی تواند بود و عقلیات اشتباه داند و قدسی او آن
 عالم معنی را که از فروغ عقل الهی در منصفه طور شد مافیه کشفیات مشهور ساختند و آنچه برین از نیما
 بود از آن منقولات خطاب دادند ای انشور حق شود اگر نقش نظرش اندک در کجا حصت بد نظر
 بهوران استعدا و توان قدرت قاهر داری و اگر در نقاش ملاحظه میرد و خبر شرمندگی جهات
 چه بدست آید کار و اندام را نادان چه داند یا آفرینش را با آفرینشگر چه آید یا برین اندیشه معامله برین
 تقسیم معقوله و مکتوفه و منقوله و غیر گشت اکنون که در آشوب خانه روزگار خلط مقاصد شمشه
 مشده و ناز قدسین نماید و مستحضرانی رعونت ناپدید و نادان سبقت و زوادان طبیب مهربان
 و رقیب احتفا اندیشه بلند دار که من خدا دوست خود دشمن را چه پیش آمده و حنیایان
 و ایل بنده را چه بار خاطر بایک شیه ساوه ولی را بخاطر نفیقه که درین گفته سراسر غیرت بخش
 هوشش افزایی تیزی را امر و زور باز است و مزاج زمانه را اساس بر بی تمیزی نهاد
 و رواج کار از باطل ساخته نقش بند غیب از عنوان ابدع چنین جمال آراست با می نامی
 ناهید گیت که دل نربان سلم میداد حاشا که در کارخانه ابداع از وی باطلی را راه باطل است که

[illegible][illegible]

در این کتاب که در این باب است و هر چه از پرده غیب خلعت وجود می پوشد خیر غالب است چه باشد
جهان را آنچه خیر و شر او برابر باشد آنرا شریعت وجودی نبخشد شر غالب آید چنانکه لباس فاخره
می پوشاند و بیش باشد که شر مساوی و شر غالب همچو آب و شر من است که با اتفاق منافع الوجود
و آنچه از فنون بلاد اقسام جناب بزرگان ماضی حال رفته و می رود و در پید اول چهره قائل
نمائیده دارد و آن بخششی است همین از وادار جهان اسے ابو الفضل شیخ
در جهان افکنده اگر تک نظریت بتیاب از اندازد و مملکت روزگار حسن و سران
کس با یکدیگر چه چاره سازم و هر یک از شکست میجویم و هر یک از شکست که آب خضر از پید
من و در مقام و نتایج منطومه اگر چه در حل اقسام مذکور است لیکن چون رنده شر از دو
افکنده خلعت فاخره نظم پوشیده و طایوسی بوستان سخن میکنند از آن مطلق علم خود پر آید
انتخابات جامع علوم متفرقه بود و هر یکی بجای خود گذشتن سر انجام خاطر باستی از آن باز آید
قسم جدا ساخت و جهت آسانی دریافت جویندگان لالی این مجرب بکارین بر سر تیرم و سار
و منتخب می نهاده اند تقسیم علوم نفاس فنون غیر آن که برشته نظم نیکو کشیده شد اخباری که کمال
اگر زینت بخش نباشد شکستی هم در کار آید و اندازد اگر فرصت میسر شدی در کار دانش که دستور
نظم آن صورت و دانش آموز خرد پروران منجبت مطلق چند پر دختی تا صاحب معامله اساس
سود و زیان خود را بران نهادی ارباب تعلیم و علم بنیاد و دانش فیزی آموزش بران قرار داد
در ریاضت کیشان زنجیر حوی نفس مار را اول اسباب انگری شاکسته به رسیدی و ثانیاً سلسله کنید
که پای بنده این باد و پهای هوا و هوس اند شد بدست فتادی خدایا بان هیچ خرسند خاطر از اندیشه نا
باز آید یقین حاصل شدی که جناب مقدس از روی بالاتر از دست که طائران نیز بر عرصه امکان حوالی دوست
او جلت عظمته تواند رسید و خدا جوین محال طلب را از محال کوشی باز داشته و اصلاح نفس و فنون
یافته

در این کتاب که در این باب است و هر چه از پرده غیب خلعت وجود می پوشد خیر غالب است چه باشد
جهان را آنچه خیر و شر او برابر باشد آنرا شریعت وجودی نبخشد شر غالب آید چنانکه لباس فاخره
می پوشاند و بیش باشد که شر مساوی و شر غالب همچو آب و شر من است که با اتفاق منافع الوجود
و آنچه از فنون بلاد اقسام جناب بزرگان ماضی حال رفته و می رود و در پید اول چهره قائل
نمائیده دارد و آن بخششی است همین از وادار جهان اسے ابو الفضل شیخ
در جهان افکنده اگر تک نظریت بتیاب از اندازد و مملکت روزگار حسن و سران
کس با یکدیگر چه چاره سازم و هر یک از شکست میجویم و هر یک از شکست که آب خضر از پید
من و در مقام و نتایج منطومه اگر چه در حل اقسام مذکور است لیکن چون رنده شر از دو
افکنده خلعت فاخره نظم پوشیده و طایوسی بوستان سخن میکنند از آن مطلق علم خود پر آید
انتخابات جامع علوم متفرقه بود و هر یکی بجای خود گذشتن سر انجام خاطر باستی از آن باز آید
قسم جدا ساخت و جهت آسانی دریافت جویندگان لالی این مجرب بکارین بر سر تیرم و سار
و منتخب می نهاده اند تقسیم علوم نفاس فنون غیر آن که برشته نظم نیکو کشیده شد اخباری که کمال
اگر زینت بخش نباشد شکستی هم در کار آید و اندازد اگر فرصت میسر شدی در کار دانش که دستور
نظم آن صورت و دانش آموز خرد پروران منجبت مطلق چند پر دختی تا صاحب معامله اساس
سود و زیان خود را بران نهادی ارباب تعلیم و علم بنیاد و دانش فیزی آموزش بران قرار داد
در ریاضت کیشان زنجیر حوی نفس مار را اول اسباب انگری شاکسته به رسیدی و ثانیاً سلسله کنید
که پای بنده این باد و پهای هوا و هوس اند شد بدست فتادی خدایا بان هیچ خرسند خاطر از اندیشه نا
باز آید یقین حاصل شدی که جناب مقدس از روی بالاتر از دست که طائران نیز بر عرصه امکان حوالی دوست
او جلت عظمته تواند رسید و خدا جوین محال طلب را از محال کوشی باز داشته و اصلاح نفس و فنون
یافته

در این کتاب که در این باب است و هر چه از پرده غیب خلعت وجود می پوشد خیر غالب است چه باشد
جهان را آنچه خیر و شر او برابر باشد آنرا شریعت وجودی نبخشد شر غالب آید چنانکه لباس فاخره
می پوشاند و بیش باشد که شر مساوی و شر غالب همچو آب و شر من است که با اتفاق منافع الوجود
و آنچه از فنون بلاد اقسام جناب بزرگان ماضی حال رفته و می رود و در پید اول چهره قائل
نمائیده دارد و آن بخششی است همین از وادار جهان اسے ابو الفضل شیخ
در جهان افکنده اگر تک نظریت بتیاب از اندازد و مملکت روزگار حسن و سران
کس با یکدیگر چه چاره سازم و هر یک از شکست میجویم و هر یک از شکست که آب خضر از پید
من و در مقام و نتایج منطومه اگر چه در حل اقسام مذکور است لیکن چون رنده شر از دو
افکنده خلعت فاخره نظم پوشیده و طایوسی بوستان سخن میکنند از آن مطلق علم خود پر آید
انتخابات جامع علوم متفرقه بود و هر یکی بجای خود گذشتن سر انجام خاطر باستی از آن باز آید
قسم جدا ساخت و جهت آسانی دریافت جویندگان لالی این مجرب بکارین بر سر تیرم و سار
و منتخب می نهاده اند تقسیم علوم نفاس فنون غیر آن که برشته نظم نیکو کشیده شد اخباری که کمال
اگر زینت بخش نباشد شکستی هم در کار آید و اندازد اگر فرصت میسر شدی در کار دانش که دستور
نظم آن صورت و دانش آموز خرد پروران منجبت مطلق چند پر دختی تا صاحب معامله اساس
سود و زیان خود را بران نهادی ارباب تعلیم و علم بنیاد و دانش فیزی آموزش بران قرار داد
در ریاضت کیشان زنجیر حوی نفس مار را اول اسباب انگری شاکسته به رسیدی و ثانیاً سلسله کنید
که پای بنده این باد و پهای هوا و هوس اند شد بدست فتادی خدایا بان هیچ خرسند خاطر از اندیشه نا
باز آید یقین حاصل شدی که جناب مقدس از روی بالاتر از دست که طائران نیز بر عرصه امکان حوالی دوست
او جلت عظمته تواند رسید و خدا جوین محال طلب را از محال کوشی باز داشته و اصلاح نفس و فنون
یافته

۲۶۳
 این کتاب در کتابخانه کتب خطی
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ثبت ۱۳۰۵
 این کتاب در کتابخانه کتب خطی
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ثبت ۱۳۰۵

بنگاهم فرصت خوش آمدی خود را نقطه نهاد و اله تعالی بخود مشغول ساخته از حرص سخن گزینی
 باز دارد که چندین فایده این لازم شد پس ماسواه هوس و متیقه الو فضل بن مبارک الله که شادی و کمال است
 و غم شیوه نامردان بی تمیزی خلوت جو انداخته شعر گفتن عیار دریافت شاعریت عیار او
 شاعران زبده از لیسان میترسد این مثل پیر زبان شیشه دل ستارینار که مردی یا مردی طلبی
 بکار خود بندد و در گوشه ان ابد فروماند که ترشده دل چون کیمیا گر زبده شود چاره کرده اند گم
 چرا باید ترسید تا بگردان چه رسد غم هم غمی آرد و هم شادی ایلمیت مقتضی آنست که غم آرد و الا
 شوق خود در اکثر شونده با اسباب میکند شعر مطرب ترانه شب غم ساز که در غمهای غمیه و آواز
 خاتمه عیار و دانش سپری شد این گنجنامه شاعرانه ای که کارنامه کارگاهی شعور العمل ارکان
 و خلافت مشور الادب و دیوان عمل و رفت نتیجه افکار دانش و نبش خلاصه انظار متفکران کج رگاه
 آفرینش فهرست و قد و انانی محل ارقام جهان آرائی لوح تعلیم و بیان آداب و ادب و ارباب اباب
 نوشد آردی اصلاح مزاج عالم تریاق فاروق مشون عشرت و هم کان یا قوت کلیل سعادت ابدی
 دریای گوهر رنگ سلطنت سرمدی تعویذ بازوی خردمندان فسون جاویدی و دانش پسندان نیز
 گرد آسمان پایه بندی ترا و فارسی پیرایه کو و کاز اسرایی بازی پیرایه و یا بجهت سرافرازی نصیب
 این پنجه ساری حاصل تکاپوی این سراب دریا تا سلیمانی باید که زبان این سبزه زبان دانند
 پادشاهی سز که معنی این تم غیب نان خواند اگر چه در عهد نوشیروان عادل ترجمان دین پیرایه
 از زبان پهلوی بعد از ان بلسان تازی نشر و نظما ترتیب و دهنست بر جان تشنه لبان صحرای طلب و نه
 لیکن بواسطه بلندی مقصود و پستی قصد مرتبه او و انشده مدد الحمد امر و ز بهجت افروز نورانیت این
 شهنشاه خدا آگاه که صد نه از نوشیروان نسخه عدالت از حضرت انگیرند این و یکی شهنشاهان مدد و ارک
 در پرده به تنگ آمده بود بروی روز انداخت چنانچه پاک نظران ساده لوح غم که الفاظ عربی
 ظاهر است ۱۱

در این کتاب در کتابخانه کتب خطی
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ثبت ۱۳۰۵
 این کتاب در کتابخانه کتب خطی
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ثبت ۱۳۰۵
 این کتاب در کتابخانه کتب خطی
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ثبت ۱۳۰۵

در این کتاب در کتابخانه کتب خطی
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ثبت ۱۳۰۵
 این کتاب در کتابخانه کتب خطی
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ثبت ۱۳۰۵
 این کتاب در کتابخانه کتب خطی
 شماره ۱۲۳۴
 تاریخ ثبت ۱۳۰۵

و عبارات پیمیده سنگ راه اینان بود بی حجاب صورت همه معنی نظاره کردند حق انگار پای و
 پیران اعصای بوده فی کوران زایشی بخشید و بینایان را سر به چشم کشید فی فی مرده مار
 جاسه تازه کرامت فرمود وزنده مارا قرین خود و درین ساخت فی فی نفس عنصری را در
 موطن تقیدی سرشته اطلاق شود و تبحر و نشان بیولانی را غوش دریای شود گردنبد شکر
 ایزد را که عالم صورت التیام یافت و جهان معنی منتظم شد اول انتظام آزارای ایشیلم داد
 آخر فرمانروای نهفت ایشیلم بحق دانای بود از منهد جدا افتاده باز بند آمد مصرع مانند
 غریبی که بسوی وطن آید : انصاف آن بود که اگرین کتاب درزی عالم علم نشأت که دران
 با در عبارات و هنگامه استعارات گرمست میبونه بالستی که چندین مقید الفاظ و مبانی میشدند
 و چنین مقاصد و معانی دور می انداختند چه دران صورت دانش نامه بود از پیر خرد بسوی جهو آویس
 و مشوری از سلطان عقل بکافه عالمیان پس پیر چنان عبارات سنج شدی که هر کس در و رفت
 آن نجم نبردی مولانا حسین اعظم که خورده عبارات مستعاره است اگر چه از کلیله و دمن پیش
 نقابی بر انداخته است اما پرده چند تازه از مشاطگی طبع نمغن آرای خود فرو دشته و رین دیباچه
 معنوی که هر صفحه آن بیاض صبح سعادت تواند بود و جهت روشنی طلبان الوار سبیل لقمه
 فرو گذاشت نشده و برای شب روان عالم معنی آسانی ست لبالب نور که هزاران سبیل برگردان
 بطیفه یتابند و در اصل کتاب چون سرشته مقصود از حکایات دور و دراز و روایا شیب آ
 هست می افتاد و رین ترجمه بعد از گنج نامه خلاصه آنرا فراهم آورد و از آنجا که در فهم مهم داشت بان
 گفته اند منوره خلاصه آنکه که تعویذ باز خورد تواند شد و در سطر چند یزدانو نامرتب اداسخن و بلرچ دریا
 مراد بر مستعان بقدر درجات اتحاد و طاهر شود اگر چه این جوهر گرانیامه برافزونی عیارش خاص خود
 پیشین بود اما بسبب ظهور پایعوم زمان او ند گشت و بکمان وضوح یافت که بکرت پادشاه و اش پناه

[illegible]

محکم دہریہ مطالبہ واضح شدہ ۱۲ طبعی جہان نے ۱۲ طبعی روحانی ۱۲ طبعی لینے عیار و دانش ۱۲ طبعی لقب سلامین سید ۱۲ طبعی اجماعی آسانی فریدی ۱۲ طبعی انجمن شریعت مقصود ۱۲ طبعی شریعت کا کلی ۱۲ طبعی

۱۳۰۰
 ۱۳۰۱
 ۱۳۰۲
 ۱۳۰۳
 ۱۳۰۴
 ۱۳۰۵
 ۱۳۰۶
 ۱۳۰۷
 ۱۳۰۸
 ۱۳۰۹
 ۱۳۱۰
 ۱۳۱۱
 ۱۳۱۲
 ۱۳۱۳
 ۱۳۱۴
 ۱۳۱۵
 ۱۳۱۶
 ۱۳۱۷
 ۱۳۱۸
 ۱۳۱۹
 ۱۳۲۰
 ۱۳۲۱
 ۱۳۲۲
 ۱۳۲۳
 ۱۳۲۴
 ۱۳۲۵
 ۱۳۲۶
 ۱۳۲۷
 ۱۳۲۸
 ۱۳۲۹
 ۱۳۳۰
 ۱۳۳۱
 ۱۳۳۲
 ۱۳۳۳
 ۱۳۳۴
 ۱۳۳۵
 ۱۳۳۶
 ۱۳۳۷
 ۱۳۳۸
 ۱۳۳۹
 ۱۳۴۰
 ۱۳۴۱
 ۱۳۴۲
 ۱۳۴۳
 ۱۳۴۴
 ۱۳۴۵
 ۱۳۴۶
 ۱۳۴۷
 ۱۳۴۸
 ۱۳۴۹
 ۱۳۵۰
 ۱۳۵۱
 ۱۳۵۲
 ۱۳۵۳
 ۱۳۵۴
 ۱۳۵۵
 ۱۳۵۶
 ۱۳۵۷
 ۱۳۵۸
 ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰
 ۱۳۶۱
 ۱۳۶۲
 ۱۳۶۳
 ۱۳۶۴
 ۱۳۶۵
 ۱۳۶۶
 ۱۳۶۷
 ۱۳۶۸
 ۱۳۶۹
 ۱۳۷۰
 ۱۳۷۱
 ۱۳۷۲
 ۱۳۷۳
 ۱۳۷۴
 ۱۳۷۵
 ۱۳۷۶
 ۱۳۷۷
 ۱۳۷۸
 ۱۳۷۹
 ۱۳۸۰
 ۱۳۸۱
 ۱۳۸۲
 ۱۳۸۳
 ۱۳۸۴
 ۱۳۸۵
 ۱۳۸۶
 ۱۳۸۷
 ۱۳۸۸
 ۱۳۸۹
 ۱۳۹۰
 ۱۳۹۱
 ۱۳۹۲
 ۱۳۹۳
 ۱۳۹۴
 ۱۳۹۵
 ۱۳۹۶
 ۱۳۹۷
 ۱۳۹۸
 ۱۳۹۹
 ۱۴۰۰

اولی روزگار دست ساهست عالی زمان پیش تقبیل مینایند و هر چند ذکر بزرگی خلیفه زمان
خود نمودن بظواهر ابواب مشارکت با متمان روزگار کشود و نفس الامر ذره را در مقام
مخ حضرت خورشید در آوردن در روز روشن چراغ افروختن است اما چه توان کرد که مقصود ریت
نه ارادت و مطلوب نه است نه مهابت چه اینوسی تمگاران عربده جوی خاموشان کج دریا
ببارگاه سخن می آرد و مروج می دیش پیشای روزگار ما آسوده خاطر ان زرتنگاه طحیان را
در پیش اظهار حق بقیر ساخته در وار الفتن سخن می اندازد و اگر نه این شکسته کجا و سر این سخن
کجا خرد و پیشای انصاف اندیشه مساعدت وقت را که از احایب کائنات است دریافت
فرمان الاسطان خرد و شکر گزاری زمان صاحب زمان بجا آرند اندکی از پود پندار برآمد مطاع
مستبصر و فخر و نامانی و نمایان مان و بشکرم تا وقت مسخ و خلیفه زمان خود نمایند که با وجود آمدنند چندین
قافله سالاران تو اهل خردمندی فراهم آمدن چندین سنگ تماشای نشان پسندی امروزش را
عیاسیکه در سلطان خرد و البیر و الامی نشانند نیازم زمان که پادشاه روزگار حکیم آموزگار میناید پادشاه
روزگار حکمت آموزگار گاه او نیند بلیت چو بزرگ بود شاه آموزگار بهمه بیکان آورد روزگار
دور آیین سلطنت و حکمت کار با پروا نخته و کار نامها ساخته که نامان کل را تا بقراض علم و مقور العمل
تواند شد که محتاج مشیر و وزیر نباشد البته تعالی که زمانیا از احتیاج بطلالع کلید و منتهیست و کلیه و
نفته برین طائفه فی امروزان روزگار است که طیب نفوس آسوده است ازین که سخنان خردمندی را
از روز و نارسائی اخوان زمان از زبان خوش مطیور باید گفت و برای نمایان حق دست بیکلا
کو و کانه باید و امروز زمان حال را نازی بزمانیان گذشته و نیاز می بر حاضران وقت است
زمانیان گذشته را احتیاجی زمان حال و زمانیان حال را استغنائی برگزیده آنها امروز فرمانروا و اسر
جهان آه اگر یوه سرانید ب میسرست امروز سرانید بنیان احرام آستان بوسی شانه شاهی می بسندند

در روزگار دست ساهست عالی زمان پیش تقبیل مینایند و هر چند ذکر بزرگی خلیفه زمان
خود نمودن بظواهر ابواب مشارکت با متمان روزگار کشود و نفس الامر ذره را در مقام
مخ حضرت خورشید در آوردن در روز روشن چراغ افروختن است اما چه توان کرد که مقصود ریت
نه ارادت و مطلوب نه است نه مهابت چه اینوسی تمگاران عربده جوی خاموشان کج دریا
ببارگاه سخن می آرد و مروج می دیش پیشای روزگار ما آسوده خاطر ان زرتنگاه طحیان را
در پیش اظهار حق بقیر ساخته در وار الفتن سخن می اندازد و اگر نه این شکسته کجا و سر این سخن
کجا خرد و پیشای انصاف اندیشه مساعدت وقت را که از احایب کائنات است دریافت
فرمان الاسطان خرد و شکر گزاری زمان صاحب زمان بجا آرند اندکی از پود پندار برآمد مطاع
مستبصر و فخر و نامانی و نمایان مان و بشکرم تا وقت مسخ و خلیفه زمان خود نمایند که با وجود آمدنند چندین
قافله سالاران تو اهل خردمندی فراهم آمدن چندین سنگ تماشای نشان پسندی امروزش را
عیاسیکه در سلطان خرد و البیر و الامی نشانند نیازم زمان که پادشاه روزگار حکیم آموزگار میناید پادشاه
روزگار حکمت آموزگار گاه او نیند بلیت چو بزرگ بود شاه آموزگار بهمه بیکان آورد روزگار
دور آیین سلطنت و حکمت کار با پروا نخته و کار نامها ساخته که نامان کل را تا بقراض علم و مقور العمل
تواند شد که محتاج مشیر و وزیر نباشد البته تعالی که زمانیا از احتیاج بطلالع کلید و منتهیست و کلیه و
نفته برین طائفه فی امروزان روزگار است که طیب نفوس آسوده است ازین که سخنان خردمندی را
از روز و نارسائی اخوان زمان از زبان خوش مطیور باید گفت و برای نمایان حق دست بیکلا
کو و کانه باید و امروز زمان حال را نازی بزمانیان گذشته و نیاز می بر حاضران وقت است
زمانیان گذشته را احتیاجی زمان حال و زمانیان حال را استغنائی برگزیده آنها امروز فرمانروا و اسر
جهان آه اگر یوه سرانید ب میسرست امروز سرانید بنیان احرام آستان بوسی شانه شاهی می بسندند

در روزگار دست ساهست عالی زمان پیش تقبیل مینایند و هر چند ذکر بزرگی خلیفه زمان
خود نمودن بظواهر ابواب مشارکت با متمان روزگار کشود و نفس الامر ذره را در مقام
مخ حضرت خورشید در آوردن در روز روشن چراغ افروختن است اما چه توان کرد که مقصود ریت
نه ارادت و مطلوب نه است نه مهابت چه اینوسی تمگاران عربده جوی خاموشان کج دریا
ببارگاه سخن می آرد و مروج می دیش پیشای روزگار ما آسوده خاطر ان زرتنگاه طحیان را
در پیش اظهار حق بقیر ساخته در وار الفتن سخن می اندازد و اگر نه این شکسته کجا و سر این سخن
کجا خرد و پیشای انصاف اندیشه مساعدت وقت را که از احایب کائنات است دریافت
فرمان الاسطان خرد و شکر گزاری زمان صاحب زمان بجا آرند اندکی از پود پندار برآمد مطاع
مستبصر و فخر و نامانی و نمایان مان و بشکرم تا وقت مسخ و خلیفه زمان خود نمایند که با وجود آمدنند چندین
قافله سالاران تو اهل خردمندی فراهم آمدن چندین سنگ تماشای نشان پسندی امروزش را
عیاسیکه در سلطان خرد و البیر و الامی نشانند نیازم زمان که پادشاه روزگار حکیم آموزگار میناید پادشاه
روزگار حکمت آموزگار گاه او نیند بلیت چو بزرگ بود شاه آموزگار بهمه بیکان آورد روزگار
دور آیین سلطنت و حکمت کار با پروا نخته و کار نامها ساخته که نامان کل را تا بقراض علم و مقور العمل
تواند شد که محتاج مشیر و وزیر نباشد البته تعالی که زمانیا از احتیاج بطلالع کلید و منتهیست و کلیه و
نفته برین طائفه فی امروزان روزگار است که طیب نفوس آسوده است ازین که سخنان خردمندی را
از روز و نارسائی اخوان زمان از زبان خوش مطیور باید گفت و برای نمایان حق دست بیکلا
کو و کانه باید و امروز زمان حال را نازی بزمانیان گذشته و نیاز می بر حاضران وقت است
زمانیان گذشته را احتیاجی زمان حال و زمانیان حال را استغنائی برگزیده آنها امروز فرمانروا و اسر
جهان آه اگر یوه سرانید ب میسرست امروز سرانید بنیان احرام آستان بوسی شانه شاهی می بسندند

۲۶۶
 این کتاب از کتابت حضرت
 ملا محمد باقر خراسانی است
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان

نوزدهم آنروز در خدمت آن بزرگوار برای خدمت آن بزرگوار که بکتاب تصحیح
 میکردند امروز کتب را بنحویه مقابله بنمایند آنروز در خدمت آن بزرگوار که بکتاب تصحیح
 درست کتب می بخشید آنروز در اقبال میزدند امروز اقبال چون حلقه بر دست آنروز در گفتار جلوه گر
 بود امروز در کردار پرده درست آنروز همه دعوی بود امروز سر اسفندیت و آنکه درین نامه سخن فرستای
 نکرده و متاع بلاغت را بسیار نیاوردیم نه آن بود که نفس اماره بآن نمیکشید و سر سخن گزار می شد
 یا متاع گرانمایه بلاغت در کتاب خانه خاطر آلوده نبود چه خاطر ابو الهوس چاکت رو
 با و پیمای خیال است میدان سخنوری را می طلبید چندان جوان گرم نماید که فارسان صفا
 بر بان با حسنت کشانید و خود نیز دست نوازش بر سر و دوش کلک بر قاص کشد که جوان گاه فراخ
 بود و جوان گاه شوخ و گستاخ لیکن از آنجا که سعادت قرین بود قاص نگذاشت لاجرم غمان کشید آن
 در زمان پیش اگر اصل این نامه در غور آن نظام داده اند و نظر داشته این که این پیر الهی در آنکه
 بنایت پادشاهی طاعت تازه در بر کرده جوانی از سر گرفته است عیار دانش نام نهادن
 اگر چه صیر فیان گنجینه شاهنشاهی که شکل پسندان عالم آگاهی اند و نظری بودند که گوهر دانسته
 که درین زمان حقیقت شناس است آنرا این افسانه و افسون که با عیاری تواند کرد و ایزد تبارک
 و تعالی این شهنشاه عالم را که دانش و نبش را عالمی گیر است بقالی بنشیند و زیک شنبه یازدهم
 شعبان سنه نهصد و دویشتش نگارش یافت الله که بر این کتاب جمیع المقاصد حق
 المآرب که از مکر اندوزی نفس و شمن شیار و زی که در عالمه طبیعت بدوستی نام بر آورد و در
 رشته ملک رسمی و عاریت حقیقی در آورده ابو الفضل دریافته سرنگون اسیر در آورده و جوایز
 الهی از کتاب به مکتوب و از مکتوب به مخطوط و از مخطوط به سری جلالی مطلق رسان دفتر
 اول کسر نامه الله شد هفتم اردی بهشت سال چهل و یکم آسمه مطابق جمعه

این کتاب از کتابت حضرت
 ملا محمد باقر خراسانی است
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان

این کتاب از کتابت حضرت
 ملا محمد باقر خراسانی است
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان
 در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر اصفهان

[illegible]

در پیرانی نگوئی و پیر از تباہ کاری دستا نهایی بیم د امید بر ساختند تلخ دار و سه
نارستی و آئینه زهر گریانی درستی مداوی نفس بوقلمون مانویای آیشی انکاشته در فراخای
غم درآمد و بسا کتب گرفتاران خیال پرست اندیشهای تباہ را در اوت آسمانی پند آشته
یافه درای شدند و از تاراج آگاهی شورش در از انفسی تحلیلات بازرم گفتار دلادیر حقیقت سراسر
و فراوان راستی پیشگان سعادت آسود و ساده لوحان خیمه اندیش نمن سراسر زلف
ذرم گذاشته از کوتاه بینی و ناشناسانی یاوه سرانی نمودند و به کجا پوی سلیم دلان حق شناس
حکایتی ترفند و میان آمد از سپری شدن و کوهن گشتن نامها و پیو گزینی خرد و ننگه گمراهی
طبیعت فانی قند بر خاست سیلا به آب آشوب بر جوشید گردا کرده مردم گوناگون و ملی بر خوانند
و سوده کتابهای باطل آئینه کالهای شرک اند و خند و در زبان زوگی جا وید فاند و از غنودگی
نجات و خوابیدگی خرد بجای گوهر کتبی شناسانی که شور شرکا صورت مثنی از و آرام پذیر و تیرگی
ظاهر و باطن از سر و رخ ادر و شنی فراگیر و آئینه تباہ برگزیدند و بخشش پوسیده خالک
افشانی آن نیرو را فرور را عیار اند و ساخت مهر سعادت را خراب گردانیدند و شکفت تر
آنکه در آن کفیده دشت بی تیزی که پناه آرامشی پدیدار نیست نجوایشی سخت بنوم جان فرسای
سرمایه شاد و خواب میسازند و در خلل کاه غفلت فرو شده بنیاد شادی غم را بر خواها سه پریشان
می نهند شنوی بهیات چگونه سر کنند کس دره برم تیغ و پای از خس به هم پاشنه ریش و بهم کف
آماس و چون پای هم بدشت الماس و درین تیرگی دل و کشاکش خاطر کو کب حقیقت بر خیزد
بیادری فطرت گوش هوش کشوده آمد نظر آسمانی لطف نفس کجای زرد و زبان نیر با سله اندرز
سرائی فراموش نهاد و پور سهارک تر که در از رستان نیک اندیشی گزین منرسه داده اند و سرچه
ادف و چشم آه و بین پیرا باز شد تا چند خرد گیری و مانر گونی که گوهر نیکوئی خاک پوش

در پیرانی نگوئی و پیر از تباہ کاری دستا نهایی بیم د امید بر ساختند تلخ دار و سه
نارستی و آئینه زهر گریانی درستی مداوی نفس بوقلمون مانویای آیشی انکاشته در فراخای
غم درآمد و بسا کتب گرفتاران خیال پرست اندیشهای تباہ را در اوت آسمانی پند آشته
یافه درای شدند و از تاراج آگاهی شورش در از انفسی تحلیلات بازرم گفتار دلادیر حقیقت سراسر
و فراوان راستی پیشگان سعادت آسود و ساده لوحان خیمه اندیش نمن سراسر زلف
ذرم گذاشته از کوتاه بینی و ناشناسانی یاوه سرانی نمودند و به کجا پوی سلیم دلان حق شناس
حکایتی ترفند و میان آمد از سپری شدن و کوهن گشتن نامها و پیو گزینی خرد و ننگه گمراهی
طبیعت فانی قند بر خاست سیلا به آب آشوب بر جوشید گردا کرده مردم گوناگون و ملی بر خوانند
و سوده کتابهای باطل آئینه کالهای شرک اند و خند و در زبان زوگی جا وید فاند و از غنودگی
نجات و خوابیدگی خرد بجای گوهر کتبی شناسانی که شور شرکا صورت مثنی از و آرام پذیر و تیرگی
ظاهر و باطن از سر و رخ ادر و شنی فراگیر و آئینه تباہ برگزیدند و بخشش پوسیده خالک
افشانی آن نیرو را فرور را عیار اند و ساخت مهر سعادت را خراب گردانیدند و شکفت تر
آنکه در آن کفیده دشت بی تیزی که پناه آرامشی پدیدار نیست نجوایشی سخت بنوم جان فرسای
سرمایه شاد و خواب میسازند و در خلل کاه غفلت فرو شده بنیاد شادی غم را بر خواها سه پریشان
می نهند شنوی بهیات چگونه سر کنند کس دره برم تیغ و پای از خس به هم پاشنه ریش و بهم کف
آماس و چون پای هم بدشت الماس و درین تیرگی دل و کشاکش خاطر کو کب حقیقت بر خیزد
بیادری فطرت گوش هوش کشوده آمد نظر آسمانی لطف نفس کجای زرد و زبان نیر با سله اندرز
سرائی فراموش نهاد و پور سهارک تر که در از رستان نیک اندیشی گزین منرسه داده اند و سرچه
ادف و چشم آه و بین پیرا باز شد تا چند خرد گیری و مانر گونی که گوهر نیکوئی خاک پوش

در پیرانی نگوئی و پیر از تباہ کاری دستا نهایی بیم د امید بر ساختند تلخ دار و سه
نارستی و آئینه زهر گریانی درستی مداوی نفس بوقلمون مانویای آیشی انکاشته در فراخای
غم درآمد و بسا کتب گرفتاران خیال پرست اندیشهای تباہ را در اوت آسمانی پند آشته
یافه درای شدند و از تاراج آگاهی شورش در از انفسی تحلیلات بازرم گفتار دلادیر حقیقت سراسر
و فراوان راستی پیشگان سعادت آسود و ساده لوحان خیمه اندیش نمن سراسر زلف
ذرم گذاشته از کوتاه بینی و ناشناسانی یاوه سرانی نمودند و به کجا پوی سلیم دلان حق شناس
حکایتی ترفند و میان آمد از سپری شدن و کوهن گشتن نامها و پیو گزینی خرد و ننگه گمراهی
طبیعت فانی قند بر خاست سیلا به آب آشوب بر جوشید گردا کرده مردم گوناگون و ملی بر خوانند
و سوده کتابهای باطل آئینه کالهای شرک اند و خند و در زبان زوگی جا وید فاند و از غنودگی
نجات و خوابیدگی خرد بجای گوهر کتبی شناسانی که شور شرکا صورت مثنی از و آرام پذیر و تیرگی
ظاهر و باطن از سر و رخ ادر و شنی فراگیر و آئینه تباہ برگزیدند و بخشش پوسیده خالک
افشانی آن نیرو را فرور را عیار اند و ساخت مهر سعادت را خراب گردانیدند و شکفت تر
آنکه در آن کفیده دشت بی تیزی که پناه آرامشی پدیدار نیست نجوایشی سخت بنوم جان فرسای
سرمایه شاد و خواب میسازند و در خلل کاه غفلت فرو شده بنیاد شادی غم را بر خواها سه پریشان
می نهند شنوی بهیات چگونه سر کنند کس دره برم تیغ و پای از خس به هم پاشنه ریش و بهم کف
آماس و چون پای هم بدشت الماس و درین تیرگی دل و کشاکش خاطر کو کب حقیقت بر خیزد
بیادری فطرت گوش هوش کشوده آمد نظر آسمانی لطف نفس کجای زرد و زبان نیر با سله اندرز
سرائی فراموش نهاد و پور سهارک تر که در از رستان نیک اندیشی گزین منرسه داده اند و سرچه
ادف و چشم آه و بین پیرا باز شد تا چند خرد گیری و مانر گونی که گوهر نیکوئی خاک پوش

نامشاسانی کرد و ازین که درین صنعت گری دستی نیست عامه وار که هر چند ندانند بکین گوی بر خیزند
 و زبان دول بکنویش برآیند راه بیداشی سپری و زرف نگهی بکار نیرود اگر منور و غ
 حکایت و پرتی نقل نبود سچین چرخ دانش بکجا افروخته شدی و قدسیان عقلی خسرو
 پرویان پاستانی بکای رسیدی سخن که نقشی ست بر هوادادیت گره زده کوتاه عمر بودی و فیض
 سابق بلاحق پیوندی قتی کار شناسان دورین از مشغله نیایش این و الا بخشش بران عیوب
 نگاهی نیکنند تا بگفت و شت و وجه رسد فرد کمال صدق محبت بین نقص گناه که هر که
 بی هیز نقد نظر بعیب کند و ویرا بر پیشگاه خاطر که چشمت سار فیض ایزوی ست شتر میخک معقول
 با منقول پوشیده بماند و مشوار دل مال برگرفته زبان پیغاره بر کشاید آگاه که بهمت بلند
 فطرت عالی پیوسته کیا بابل حکم نیاب دارد اگر در اساطیر پیشینان بهنگه و در دست
 حقائق نگاشته آمدی میان روان دشت دریافت و واپس ماندگان بادیه جو یاس که همان
 هستی مالا مال این گروه است چاشنی لذت برنگرفتی و باستانی نوشت نهاد در نهان
 نمول فرسوده گشتی همانا دهره پرواز ایجا چنین شگرفت آمیزشی بر روی کار آورد و نیز نگ
 ساز قدرت بر تخته ابراع چنان برنگد و لغزب نقش بست تا هم خال عین الکمال خور زادان
 معنوی باشد و هم راحله روانی پرو گیان غیبی تواند شد مدارج بزم و زرم و مراتب جد و نهرل
 و اقسام قهر و لطیف و انواع پیرو بیاد شناخت آدمی و طرق معموری ملک و رست بینهای وایا
 و اخلوطهای انشوران نشیب و فراز گوناگون عالم و لیم و لیمای بزرگان و در کار و حقه اقبال
 جنبانیدن و پنج فرسند بودن بسیار س از دوران عقل مشاهدت و سائر طر فکهای جان
 بولعب و افرادان آزمون بگزارشی روح افراد و دشی و نشین تیغ نامهای باز گوید اگر دیده در
 بکار رود و نگاه به نیز کرده آید عمر دوم که دانش پروان کردار دوست در از روی آن شده اند

[illegible]

در این کتاب از حضرت شیخ الاسلام علیه السلام نقل شده است که هر کس در این کتاب بخواند و در آن عمل کند از هر دردی که بخواهد بر او آید و اگر در این کتاب بخواند و در آن عمل نکند از هر دردی که بخواهد بر او آید

بهست اوقه و سر بایه جاوید زندگانی فرمایم و نیز شایسته عرفان اگر چه بی فروغ فرد برضیه پیری
 نشیند و پر دگی شبستان معنی بی پروا آن گوشت و پخت و پز و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 روشنی از راه حواس برگیر و خاصه از دریچه چشم و در زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 دشمن و دشمنان افروزش باید و پیر این روز افزون آمد و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 گوناگون در مان ملال و در و مسکرم بهست اوقه و سر بایه جاوید زندگانی فرمایم و نیز شایسته عرفان اگر چه بی فروغ فرد برضیه پیری
 ستمی است از آن بود که بهر چه خاطر هواریه جوش و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 نساید و بدین هنگامه داستان ملازمی که بدین دست آورده است که با فرو و آید و چگونه
 حسن مطلق را و مظاهر علقه نگارگی شود و در آن روز که از آفرینش و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 صلح کل میسر شد و از شیب لایق تقدیر بر فراز گاه اطلاق میخوانند اگر نوید شناسانی بگوش سعادت
 و آید چه دور باشد و دل از آن رسیدگی باز آید چه شکفتن حقیقت که آنست که در دل زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 گذرد و خامه چنانچه پیرمه را و گاه ابوالآبایی عقل آید و نیز گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 یکدیگر را بهر نوشت آسمانی از هم نشینی خشم و آرد و هم آغوشی غفلت که فرزند رشید این دو غول راه سعادت
 است زنگهای ابدی مشورت و بر نشسته و می نمایند و ازین نکته آید و نیز گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 بر آورد و حیرت آسای آسوده و لان گشت و میگردد آن شیرگی گاه از دید حق باز دارد و گاه نیرد و رفت
 را پرده بافت نتواند شد لیکن کارگران کردار از این پانگنه آنچه را و عقل و دوده و دگست و ستر گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 در آن پایه که پرو گیان شبستان تقدس دریا بجز از صفای گوهر و فروغ و دیدگان دل بنیای سر آید
 نتایج عقل و کشوف شمرند و اگر زنگه دانی به آن شایه که نیز گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 و ایندیر گزین مجلی بزواند و چون و چرا را در بایستد گاه آن بنیای گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن و زنده گشتن
 مقبول نامند و ثمرات زنگین خسرو را منقول نام نهاده از پیشگاه استبار بیرون آکنند

در این کتاب از حضرت شیخ الاسلام علیه السلام نقل شده است که هر کس در این کتاب بخواند و در آن عمل کند از هر دردی که بخواهد بر او آید و اگر در این کتاب بخواند و در آن عمل نکند از هر دردی که بخواهد بر او آید

در این کتاب از حضرت شیخ الاسلام علیه السلام نقل شده است که هر کس در این کتاب بخواند و در آن عمل کند از هر دردی که بخواهد بر او آید و اگر در این کتاب بخواند و در آن عمل نکند از هر دردی که بخواهد بر او آید

قدم فزاد که نهاده در جولا نگاه مثنی چالش نمایند و تدقیقات خیالی و تخیلات واهی پنجران صه
پندارند و پیش عبارت و دوری است عبارت که نشان مکتوب شد و شمارندگان حساب اندیش
با خود دارد و پیرایه کلام اندیشند و و شوازمی تازه طرح که کثیر انانی از ان سبزه نختین شکل نشان
از ندانند که اگر نه عامه غیر از سخنان دست زده زود فهم نیوشند و بر هر دو طرز در
آشنا زبان پیاده کشاید بفرمایش دل یاور می همت و نومندی نخبه بیدار درین بیان نامه
سخن سمرانی را کاخ دیگر برافراخت و گزارش انراش تازه پیش گرفت و با موزگاری و برهنه
روشان ابداع گزین روشی دست یافت فطرت آمد گوهر خود را به بیخربان دیده در سانید و
لقبه ولان و به جوای را طره آبی تراوش نمود و طاسم خویش او هم شکستم به هر حرفی طلسم با
بستم و بدان تاجر که در دیدیم دوست به بیدید مغر جانم را درین پوست و اگر چنان مجموع من است
اگر یوسف شدم پیر این نیست و ستایش و کموش را آنچه نما آراسته شد و آفرین و نفرین را
روز بازار دیگر دید آمد تا که ره زده پندار و غارت کرده تقلید بزد و ندو چشم بنیا کشوده و جستجوی
سحر و پندیر و دل سخن پذیر خاک بزمی نمودی و از کشش روزگار و درازی زمانه و رنگاپوی
افسردگی راه ندانندی دست فرو خود گرفته بهنگامهای شاد کامی بر فرو خفتند و آفرینانموده
غرقه خوی شمرندگی گردانیدند و در ماندگان خازن طبیعت از نارسائی فطری و نشینی گروهی که
نقد خویش بگردگانی و کانه مالوت داده اند سرشورش برداشتند و کالاشناسان ناتوان بین
بشکجه حسد در چانههای و دل گزانی نشستند و زبان طغر کشوده عبار آرمای و ولنگشتند و طعنوی
سجاک و گوشتناسان و کام و زر غم ناسپاسان و این گنج گهر چو پرباوند و انصاف گزین نظر کشاوند
دید در می با من نظر خیر اندیشی و جو چشم دوستی نگرشی با نذر گونی در اندازوی سحر گرفت چندین رحمت
چو میری سخن به نیگو نه چرامی نگاری از بهر ان کی پدید آید این شکر نامه دست بر خور و به نیرنگی

[illegible]

۴۸۶

کتابخانه ای بزرگ و با ارزش
کتابخانه ای بزرگ و با ارزش

بیتنی گریہ

شوالان و شاعران و نویسندگان و
ادباء این سرزمین

عنون بہرہ رسانی کے لیے

سازمان رزمی و نظامی
یادماندگی و یادمان

مدرسہ عالیہ اسلامیہ
حکومت ہندوستان

درین ورطه کشتی فروشد هزاره که پیداشد تخته برکنار حقیقت سرایان گوهرنجم دست عیاری سخن
و دالارتگی او دران دانند که درین بارگاه شکر و نینج خیرگران ابرو فرایم آن نیست معانی از آسمان
تقدس بر دل صفائی بر تواند آخته نزول صعودی نو باید دوم گزیده پیوند خستگی بر گیان صفوت
سری ضمیر را بر پریان حروف در آورد آن روحانی نژادان را باین عنصری پیکر طری بر مینزد که
لسان جان و تن بواجب معجونی آغشته گردد و سوم تازه و لطیف و لذتیر غمزدگوش جان برافزود
و چهارم ایالات چهارم نخل بندگی و مرتبه آرائی معنی را بگزیده جای باز دارد و لفظ پیانو جویا جویا فرو
گذارد و در آستان ایالاتگاه آورد و بالمش صورت و معنی شاهنشین را پیرایه بند و پنجم لفظ پیرائی
عبارت را از دیر قلمی نکو هدیه تکراری و در دارد و خشک رود و گران پیکر دران آهمن راه نیابد
به چپس آنکه دست فرسوده روزگار نباشد بگرم خونی و آتش نارونی گلگون آراید و این
منگانه نیکوئی زمانی انعام گیر و سخن را دالایاگی وقتی دست و بد که غم دست و یکسانی آتش
و جوی نخت و یآوری تنومندی خرد و یکبار فرایم آیند و نیاز مندی بر دوام و عنایت داد و اقبال
دو شاد و ش باشد و هر کدام شمران بسیار و لوازم فرادان با خود دارد و شماره آن گرامی نامه برتابد
گزارش آن در رنگهای فرصت گنجی لیکن دشوار دستیار ناگزیران وقت که از فروغ آگهی نظر شوی
پیشش غیب نماید و از راه دوستی بچاره سگالی بهت گذارد و بهما صحبت چنین فروید مرد کسیر و آگاه
و یکبار از آن شش گوهر گرانمایه تواند شد امر و در که دل پراننده خاطر گردد و هزار جا و گراننده بطرف فاری
که آتش در منهای حقیقت نایاب چگونه آرزوی دل بانجام رسد کجا امید شایستگی داشته آید خاصه درین هنگام
معانی آفرین سخن طراز میند ان دانش قسطاس حقائق همین برادر شیم ابو الفیض فیضی که پایه پیری
و شست ازین آتشگاه عنصری بارگاه قدسی پایش فرموده ناظره سخنوری بسوگواری شست مر
حال سراسیمه شد دل سلسله بشنودی کیست از پیام انزوی بیداری روی نمود و در شپا ن

[illegible]

[illegible]

و او بقلم باز نویسد چه مایه ابرج داشته باشد از آنجا که اندیشه صفائی بود و سپاس از روی در افزایش و
 اراده درست و همت شاهنشاهی دستگیر در آن تیرگی کشاکش نیز اقبال پر تو انداخت و نیروی گرم کرد
 کرامت فرمود مشنوی این که مرا هست بخاطر درون به نقد معانی ز نهایت بردن به
 فی ز خود این ملک ابر یافتیم به کر نظر منعم خود یافتیم به غره آذر ماه سال هپلم آگهی که در تکرده خوش
 در روز کرده بردن شود در نگاشتن گرامی نامه از غیر و ایرداخته بود و درون سو به نیایش و ادایها
 دل ظلمت آموز و اچراغی در یوزده سیکر و مارگ نیاز بر علقه کبرای آگهی نهاده توفیق سرخجام خوش
 میطایب ناگاه صبح دولت چهره افروخت و لغت نور در آن کلی خجسته روزن و شنی افزود چون
 تامل بکار رفت و حیرت زخت برست تنگان قلم مشرق نصیب و مطلع نور یافت نشاطی سرگ
 در گرفت عیشت شگرف روی آورده و در هم بسته کشایش پذیرفت تن مهرگان سوخته قبا بی
 و پرورشید و قلا در مقصود پدید آمد دل پاینگ کار افزائی بر خاست و خامه بیدست و پایشنگ
 نیزگی زود و شور شرای بیان را کار پروازان غمت برست افشانی سماع بر نختند و در کفر و صستی گنجور
 سخن سرانی گردانیده مشور نمایند که امر است فرمودند و خطاب ناد و اکلای شسته پیش طاق
 گویایی گشت لختی سخنان و لادیز آگهی پندشین روشی نگاشته شد و شکر نعمت رسیدگی پیرایه تحسین
 یافت از معانی سخن شناسان حق شپرده گوهرین قمری اهتمام پذیرفت و دولتی سرگ چهره انس و
 سعادت آمد مشنوی بخت و دید و در دولت کشاد به بیشتر از خواهش من بدیه و او به بلبل نطق
 از گل طبع بر پدید پرده غیب از سر کلم درید به فوج بفرج ز معانی حشر خوانده و ناخوانده در اندر
 پیش و دیدند تبار خیمه خامه درون خواند سخن صبر بر جامی آنست که ترانه نشاط بر ساز و در مرنه
 در گیر و لیکن آنرا که همت در نگارش فراوان قرون و نیت باشد به شستن حال کی چگونه ناما شگفتی تواند
 کرد و بکدام دست مایه دل نخرندی نهاده طرب پیر اگر و در حاصله روز نوشت آسمانی تازه شوری

۱۲ طبع قوت و حکمت ۱۱ طبع علم ۱۰ طبع کنیة از دل ۹ طبع اسیر و تسلیم کننده ۸ طبع مریض ۷ طبع کینه از سائے ۶ طبع دین و دست گلا ۵ طبع
 ۴ طبع کینه از دل ۳ طبع اسیر و تسلیم کننده ۲ طبع مریض ۱ طبع کینه از سائے
 ۱۲ طبع قوت و حکمت ۱۱ طبع علم ۱۰ طبع کنیة از دل ۹ طبع اسیر و تسلیم کننده ۸ طبع مریض ۷ طبع کینه از سائے ۶ طبع دین و دست گلا ۵ طبع
 ۴ طبع کینه از دل ۳ طبع اسیر و تسلیم کننده ۲ طبع مریض ۱ طبع کینه از سائے
 ۱۲ طبع قوت و حکمت ۱۱ طبع علم ۱۰ طبع کنیة از دل ۹ طبع اسیر و تسلیم کننده ۸ طبع مریض ۷ طبع کینه از سائے ۶ طبع دین و دست گلا ۵ طبع
 ۴ طبع کینه از دل ۳ طبع اسیر و تسلیم کننده ۲ طبع مریض ۱ طبع کینه از سائے

۱۲۱
از قلم من قلم شوم ۱۲۱
بخت بدین گنج گوده آید
نور یزدان کبر آید از قلم من
نوشته ۱۲۱
بخت بدین گنج گوده آید
نور یزدان کبر آید از قلم من
نوشته ۱۲۱
از قلم من قلم شوم ۱۲۱
بخت بدین گنج گوده آید
نور یزدان کبر آید از قلم من
نوشته ۱۲۱

و در او بهارین گندم نامی جو فروش با کمال اندوه و دست فرسوده غم نباشد از محبت و از فروز
 و رنگ فروز و روزستان شناسایی پیران لعبت باز و دزد و مال خواهند آن بیایه اشی که بشاید
 این فروت گنجینه رشته شیر و لصال حیرت زده شادی اندوه است نه از بسیاری لذت این نمود
 بی بود حوصله نشاط او سیر و نفس از روی او دشمن آرام و نه از کی این نیست هست نام و نام او
 پرو پای خوش انگ این او معای حقیقت پیشی آن بود قلمون معرید گرد و هند سوم آن کمین
 فرومایه که باینر گیسای پیشین در گرد آوری خوشتهای این جهانی که در رگد زنده با وفا افتاده از
 شاه راه راستی بکناره نمیشود و در چاره سگالی ناملایم روزگار زود ویر و دست بدان که در حیل نمیزند و تاسر
 خود را با حاصل رستگاری میرساند و در از بزرگان و اشارات خویش بنده نیز گسازد هر فتنه گویند
 آن غنوده نوبت شورید رای که در فراموش آوردن کاها و شیر و دوزی حوادث ستاره گزین کجای است
 بزبان حق سر از آینه گویند و گویند این عریض آری بی وفا ایار و برصد نشینان محفل انصاف پیدا
 که حال جویای آرزیندی و خوشه ریش گاهی که خوی گزیدهای او چنین بود چگونه باشد اگر در شای این گفتم
 آگهی از گرد و با گره باستانی و گوناگون زمانیان نویسد کار بان نموده فراموشی و قلم را بگریزی را و او بدین
 پای شکاپوی فرسوده گرد و اکنون از دستان من بختی بگیرد و در چاره گزینی خود پای هست بنفیسار
 شعری حدیث خویش اگر گویم ز آغاز به روم چند آنکه نتوان آمدن باز به پدر بزرگوار بگوشه
 از و آخر سندی داشت و از آشوبگاه و تیار بکناره نمیرسیت با من نظر عاطفت افزون تر از
 برادران کردنی و بی نیری و دانشم کرد از سر آغاز نشو و نما بچ گریان من آلوده راه ندادی
 همواره به صفای باطن و نظافت ظاهر زبان و بیح و بیان و کش با نواهای حقیقت تیاقدار
 نمودی شعر ز ابتدا بر ماکت و بابک بنایم چو طفل به زانکه هم ماکت عظیم بود و هم بابا سس من
 و چنانچه علوم مکتبی نقاب جمال معنوی داشت از مهر گزینی این ریدر نیز بدان خوشی مرا از چسب

اینکه در وقت روزستان شناسایی پیران لعبت باز و دزد و مال خواهند آن بیایه اشی که بشاید
 این فروت گنجینه رشته شیر و لصال حیرت زده شادی اندوه است نه از بسیاری لذت این نمود
 بی بود حوصله نشاط او سیر و نفس از روی او دشمن آرام و نه از کی این نیست هست نام و نام او
 پرو پای خوش انگ این او معای حقیقت پیشی آن بود قلمون معرید گرد و هند سوم آن کمین
 فرومایه که باینر گیسای پیشین در گرد آوری خوشتهای این جهانی که در رگد زنده با وفا افتاده از
 شاه راه راستی بکناره نمیشود و در چاره سگالی ناملایم روزگار زود ویر و دست بدان که در حیل نمیزند و تاسر
 خود را با حاصل رستگاری میرساند و در از بزرگان و اشارات خویش بنده نیز گسازد هر فتنه گویند
 آن غنوده نوبت شورید رای که در فراموش آوردن کاها و شیر و دوزی حوادث ستاره گزین کجای است
 بزبان حق سر از آینه گویند و گویند این عریض آری بی وفا ایار و برصد نشینان محفل انصاف پیدا
 که حال جویای آرزیندی و خوشه ریش گاهی که خوی گزیدهای او چنین بود چگونه باشد اگر در شای این گفتم
 آگهی از گرد و با گره باستانی و گوناگون زمانیان نویسد کار بان نموده فراموشی و قلم را بگریزی را و او بدین
 پای شکاپوی فرسوده گرد و اکنون از دستان من بختی بگیرد و در چاره گزینی خود پای هست بنفیسار
 شعری حدیث خویش اگر گویم ز آغاز به روم چند آنکه نتوان آمدن باز به پدر بزرگوار بگوشه
 از و آخر سندی داشت و از آشوبگاه و تیار بکناره نمیرسیت با من نظر عاطفت افزون تر از
 برادران کردنی و بی نیری و دانشم کرد از سر آغاز نشو و نما بچ گریان من آلوده راه ندادی
 همواره به صفای باطن و نظافت ظاهر زبان و بیح و بیان و کش با نواهای حقیقت تیاقدار
 نمودی شعر ز ابتدا بر ماکت و بابک بنایم چو طفل به زانکه هم ماکت عظیم بود و هم بابا سس من
 و چنانچه علوم مکتبی نقاب جمال معنوی داشت از مهر گزینی این ریدر نیز بدان خوشی مرا از چسب

دین است و این که در وقت روزستان شناسایی پیران لعبت باز و دزد و مال خواهند آن بیایه اشی که بشاید
 این فروت گنجینه رشته شیر و لصال حیرت زده شادی اندوه است نه از بسیاری لذت این نمود
 بی بود حوصله نشاط او سیر و نفس از روی او دشمن آرام و نه از کی این نیست هست نام و نام او
 پرو پای خوش انگ این او معای حقیقت پیشی آن بود قلمون معرید گرد و هند سوم آن کمین
 فرومایه که باینر گیسای پیشین در گرد آوری خوشتهای این جهانی که در رگد زنده با وفا افتاده از
 شاه راه راستی بکناره نمیشود و در چاره سگالی ناملایم روزگار زود ویر و دست بدان که در حیل نمیزند و تاسر
 خود را با حاصل رستگاری میرساند و در از بزرگان و اشارات خویش بنده نیز گسازد هر فتنه گویند
 آن غنوده نوبت شورید رای که در فراموش آوردن کاها و شیر و دوزی حوادث ستاره گزین کجای است
 بزبان حق سر از آینه گویند و گویند این عریض آری بی وفا ایار و برصد نشینان محفل انصاف پیدا
 که حال جویای آرزیندی و خوشه ریش گاهی که خوی گزیدهای او چنین بود چگونه باشد اگر در شای این گفتم
 آگهی از گرد و با گره باستانی و گوناگون زمانیان نویسد کار بان نموده فراموشی و قلم را بگریزی را و او بدین
 پای شکاپوی فرسوده گرد و اکنون از دستان من بختی بگیرد و در چاره گزینی خود پای هست بنفیسار
 شعری حدیث خویش اگر گویم ز آغاز به روم چند آنکه نتوان آمدن باز به پدر بزرگوار بگوشه
 از و آخر سندی داشت و از آشوبگاه و تیار بکناره نمیرسیت با من نظر عاطفت افزون تر از
 برادران کردنی و بی نیری و دانشم کرد از سر آغاز نشو و نما بچ گریان من آلوده راه ندادی
 همواره به صفای باطن و نظافت ظاهر زبان و بیح و بیان و کش با نواهای حقیقت تیاقدار
 نمودی شعر ز ابتدا بر ماکت و بابک بنایم چو طفل به زانکه هم ماکت عظیم بود و هم بابا سس من
 و چنانچه علوم مکتبی نقاب جمال معنوی داشت از مهر گزینی این ریدر نیز بدان خوشی مرا از چسب

اینکه در وقت روزستان شناسایی پیران لعبت باز و دزد و مال خواهند آن بیایه اشی که بشاید
 این فروت گنجینه رشته شیر و لصال حیرت زده شادی اندوه است نه از بسیاری لذت این نمود
 بی بود حوصله نشاط او سیر و نفس از روی او دشمن آرام و نه از کی این نیست هست نام و نام او
 پرو پای خوش انگ این او معای حقیقت پیشی آن بود قلمون معرید گرد و هند سوم آن کمین
 فرومایه که باینر گیسای پیشین در گرد آوری خوشتهای این جهانی که در رگد زنده با وفا افتاده از
 شاه راه راستی بکناره نمیشود و در چاره سگالی ناملایم روزگار زود ویر و دست بدان که در حیل نمیزند و تاسر
 خود را با حاصل رستگاری میرساند و در از بزرگان و اشارات خویش بنده نیز گسازد هر فتنه گویند
 آن غنوده نوبت شورید رای که در فراموش آوردن کاها و شیر و دوزی حوادث ستاره گزین کجای است
 بزبان حق سر از آینه گویند و گویند این عریض آری بی وفا ایار و برصد نشینان محفل انصاف پیدا
 که حال جویای آرزیندی و خوشه ریش گاهی که خوی گزیدهای او چنین بود چگونه باشد اگر در شای این گفتم
 آگهی از گرد و با گره باستانی و گوناگون زمانیان نویسد کار بان نموده فراموشی و قلم را بگریزی را و او بدین
 پای شکاپوی فرسوده گرد و اکنون از دستان من بختی بگیرد و در چاره گزینی خود پای هست بنفیسار
 شعری حدیث خویش اگر گویم ز آغاز به روم چند آنکه نتوان آمدن باز به پدر بزرگوار بگوشه
 از و آخر سندی داشت و از آشوبگاه و تیار بکناره نمیرسیت با من نظر عاطفت افزون تر از
 برادران کردنی و بی نیری و دانشم کرد از سر آغاز نشو و نما بچ گریان من آلوده راه ندادی
 همواره به صفای باطن و نظافت ظاهر زبان و بیح و بیان و کش با نواهای حقیقت تیاقدار
 نمودی شعر ز ابتدا بر ماکت و بابک بنایم چو طفل به زانکه هم ماکت عظیم بود و هم بابا سس من
 و چنانچه علوم مکتبی نقاب جمال معنوی داشت از مهر گزینی این ریدر نیز بدان خوشی مرا از چسب

صبری نه از عشق بهر چه در من نه دوستی که با قضا در آوریم من به پای نه که از میان بگیریم من
 آنگاه که آستان در محفل بهایون شاهنشاهی وستان مرا بخواند ستاره نخت بیداری از افاق قبا
 بدوشید چاه شام و دست بهیم بیدند و زمان طلب شکوه سلطوت اندخت از نیرنگی نفس ابو البرقع
 نهش استیلا بر شوی به پیشگاه از بهر شتره شد و بیج تیر و چیر و تی نمود و نیرنگی که سر و پا بسته
 و شست و دیوانگی و اور و دیو و در بند آمیزش در شتم که مسته راه آزادی پیش گیران و حانی
 بنسب چون پادشاه روزگار را قافله سالار از بهر پرستان میداست و از بهر پرستان
 نقد بر نقد ری آگهی و شست با چاره گری روی آورد و بدش آموزی تعلق بر جگر کشد
 تسخیر طرازی جاده و گوی منهای طریقت بهر دستان دولت شافت بهر دستان و در شست
 نوینگی آرای به پیشه بندی جلا فروزی آنگاه دو او در صحن اندوزی دهن آلاهی است شود و
 و یحیی از ستان قدیم تجوی فرساید پیشتر از آنکه شمس را انتظار آید آبر و بر دریا نخته گرد و بیا
 سفارش این آن دست پذیرای فلان و بهمان لطافت شاهنشاهی مرا فرو گرفت و از نشیگاه
 گنجامی بر فروز بلند پاکی بر آرد کیمای نظر خداوند صورت و منی هست را فروغ دیگر نشید و دل افرا
 آرد پدید آرد و از آن جاری شود و آنگاه در آن سرگشای چاره نتوانست کرد و نختی رمانی یافت از
 نیروی الهی با عالیشان طبع که بهی و یکسان بستی گسوده و در کین خوش منافقانه نشست بیایو
 نفسانی چه و افروخت و توانای سترن بهی است افتاد و در تخریر و شنی بدستاری بزحمت
 ختلاف گرد با گروه مردم دل از ان شغل شگرت باز نتوانست و دست و دزد نهگاه باطن گرد فوری
 نیاست گنجینه چندی بهایون محفل شور خدای هنگامه انانی گرمی نرفت تنفیج مقاصد و تشخص و لا اله الا
 روز باز شد از ناشناسی و مرتب گشت و بهیستی علوم حقیقی سخن سرایان و در کار که تیر و شمشیر
 و پاریز آگهی می آید که در شست گاه بخاوشی بان و بگردش چشم حلی می اندود و گاه تبیینی

[illegible]

[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

باوید گردان این راه بیم افزا فریب بطلون نیزنگ ساز خوشین تمام آسایش برز و ماند تو
 چگونه بدین دشمن روزگاری تهنیدی آسید خا اگر فرسخ نیزنی پیشه بان یاد دل لب زبان به استعد
 سرگردان در نامهای پیش نهان نموده اند که اگر آوی اذن تران بال با غریت او روزی همت خود
 در مبارزت این انا و من دوست نهایی نگلی نشاط نیزنی داشته باشد دیگر روز با کبر از عید و کج
 فتنه او روزی جلد بر خنل بای در آتش و دراز بود و آن گشت چو شش کو میسر بر یکا و در هم که
 گفتیم که بیاضت و پیش بر کرد و هر چه بجا از ترش کردیم از یک سخن منول فریاد و و نیز و نشسته
 پاستانی طلسم ساز پر کرد و فریاد بیانی سپهر شاسانه اندو اند و در هم که گشت بی بیوتین بی نشان ابی و در
 گزندانی که در شوشانه شورش این بی نیکی و خوشی بی خوشی که از ترش انداز و در پیرایه اسب سانه
 آتش حوادث بلند کاخ دین جانه دل باو که کارگاه نیار با و چاره و چه سنگ انداز نشو و مرغان سیه
 کاخند سیب آینه جایی را عکس نگلیان بر یکین که هم و پیش آورم که دل از گفتن کاخند سیه کرد
 گرفته و از پاناهای پیشین حال افشردگی روی داده اند و در پیرایه اسب سانه از گشت بی کاخ آتخو
 خاطر جان فرود و حیران سخن کویش و بر گزیده و تهنیتی از روی مال و در آینه سیه سانه با عی این
 سوز که خاست پاکه تو انم گفت و در پیرایه اسب سانه با که تو انم گفت بد این که مر است پاکه تو انم زد
 وین غم که مر است پاکه تو انم گفت و در پیرایه اسب سانه با که تو انم گفت بد این که مر است پاکه تو انم زد
 انباری از ترش کاخ و ترش بار او از ناموس خوشتر که که کسی تخمین از دست با جو انکار و پس سیری و دا
 شهر و پاکشان حکامه و قتی سیران و سیری خنین میان باز ارم از دست و تهنیتی که چه ترانه ساز و
 و چه فسانه بر گیر خاطر مقدس پیرا و شاه مر و چه فتنه از ترش از دی و چه فتنه و چه فتنه و چه فتنه
 از ایام و زیانی و دیگر اتم نام ناکام و که تو انم گفت که بار و چه اتم و دیدیم اندر دگر بار و جایی است که از
 باطن جوش بی رامی سر بر بند و سیرکی سر بر باند و در گیر و در آینه عیقل و تنگنای تاریک چشمه نیم و در یار و زلف

[illegible]

غرقه خشک رود خیال در حق جوی باویده شناسائی پر زشتین حقیقت شناسان گاه اول طایفان
بروش هر گرهی بانماز غمزدگی بپای چاد و نبات حیوانی مانده و در گرفته طایفان بقصد حقیقی انگاشته
نییم کامی تباشگاه گوناگون و شمارند از تباشگاه و چریائی و دیو لاج جاگند از شناسائی گنج گنجینه دار
آشوبگاه نادانی نزدیکیست که صحرای انسان ملک تجرد و ستوده آید تا بکار شناسان شهر بند چه رسد
در بندگر کشای می باید بود و گره شده تنهای می باید بود و یکشتم هر اسباب بی نهایت و یکجای می
جای می باید بود و نامشور جاندار و گیاهان غنای و زینت و رحمانی و جالبقا و جالبسانین بی سامان دل
بکار نام و بی شرح در بی درازن باید و بجه پائین توانائی سوگ و زنگنه و در آیدم فروختن نادانی و خریدن
وانائی که تحصیل علوم نام نهند با حق شناسی نیست گریبان بود و امیست دست که نزد می و در وقت و دو
کشور و کرد و در وقت و در حقیقت او باید هر چند قدم پیش نهاد بودی خوشتر است کمتر بشام رسید چون بر
علوم عقلی و نقلی چیره دستی یافت و نامهای گرد مار و پشه میانی بنظر اوصاف در آید شگرت نا آید
بر در و در نشست و نامهای گوناگون آورده و در هنگام و اگر در وقت اند و ختمای
آگهی که تدریس نامند دانش و پیش مردم را درین مرحله قدری شهواری می پاید جانی بدست می افتد و
تیرگیهای شبحه و شکوک دنی درستی می نهد مراد بیشتر تیر و ماندگی و می آورد و بولعجب اند و
سرای می خاطر فرد گرفت و شناخت مراد خراشیده دل گشت و از گوناگون قرار داد و شکفت از افساد
ریاضی و دل انداز آدم نه زحمت استاسب و جان از زمین نه استافست طلب و فی هر که باور از نام و
فی صبر کردن از نام و زحمت استاسب و هر چند کس در اوراق گذشته کان نوشت و با و نه دوران و در کار از گونی
و چاره سگالی در میان نهاد و شور و شین بران برافزود و در شین درونی افزایش گرفت نه در یوزه گری از
ریاضت کیشان خدایانیش سودمند آمد نه اندر ز گونی دانش پیشیاست حکمت پرده کاریست
در هر بار گاهی خلق پستی را نیایش از روی نام نهاده هنگامه خود بی گرم دارند و خوشین آرائی را

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

این کتاب در دسترس است
 در کتابخانه عمومی
 در شهر تهران
 در تاریخ ...
 در ...
 در ...
 در ...

حق پروری پنداشته به پند آسایش غنوده اندیش است آینه رادی انکاشته قبابی از رون پند
 در لب را چشیده زندگانی پنداشته امید جاوید زندگی در شهر ترسم ز سی بکعبه ای اعرابی به
 کین ره که تو میردی تبرکناست به اگر چه در پس کوچه های شهرستان محول چندی از غیر پرورفته
 به پیکار نفس پای بهمت افشوده اند کین از انبوی نجبای پی در پی بکشا کش طلع حمله اند وز
 دانه گروشی ربودگان حسن را از تقدیس همان نیروی شروش ندارند و راه چاره هیچ نمی سپرد
 و غمجا که شاهد قدسی چالش نمایند و به تابشگاه استگی و ز بهت جای کشودگی خرسندی اند و زندگانی
 گروه بی تصنع نیز کار و روسته بیکشود و ز میر دل را مد او ای بدست نیاید از خدیو خیر اگر که
 کوچه گروچه داند و مضغم را طبیب شادی پنداشته با عی تاجان دارم همچو فلک میومیم + وز
 در وصال او سخن میگویم به آن چیز که کس نیافت آن میطلم + و آن چیز که کم نکرده ام میومیم + کوچه گروچه
 از دیدگاه شناسانی چه خبر و آگنده گوش فطری را از رنگی آواز چه آگهی چون حقیقت طرازی حکیم بر بیم
 نصر الله مستوفی در او اهل کلیله و دمنه آورده نشانی از پرانگی خود دریافت و قدری به آری
 غم گرفت آنچه آن جگر سوخته خون ل پالامیر شکر یک حرف آشنا بخلط کم کسی گفت + چند آنکه
 خواب خوش بهر افسانه ختمیم + چگونه بر زبان آرد یاد دل راه دیدن کارگاه و در سیده نیکو شناس که
 یاورى او از ان گونه است که تا تم زده را از آمیزش شیون گزیده رود و در آن و مضی غم افزای و اندو
 افزونی ست نه بیمار پستی و نه تیار داری در آن هنگام که از خلوت کده پدر بزرگوار سر برودن نکرده و خواب
 هوس پای را در سر میگذاشت که این با سوزش و علاج از دست که حکمت شروان شرف نگاه به پر شکلی تو
 روی ل بنیاد زده اند و نگه من نشان بهر پر از نظر چاره گزینی نیاده چون از دستا که خود شهرت
 در انانی پوست لبجو کستان گپهان خنوبیشانی نخبست رو پذیرفت و آرد و طوفت او من گنگ چهره از زبان
 ز دست و در و دل کشتن و در باب عطا کرد و با کس به به دش مراتب بنحوی می روی و از فروغ اصفاف

در واد او این کتاب است
 در کتابخانه عمومی
 در شهر تهران
 در تاریخ ...
 در ...
 در ...
 در ...

این کتاب در دسترس است
 در کتابخانه عمومی
 در شهر تهران
 در تاریخ ...
 در ...
 در ...
 در ...

[illegible]

بزم هایون و گرم بازاری متاع سخن بر همه دانش اندوزان روزگار بچهره دلی آری یکین نیکو
 کشایش معنوی چه طریقت بر بندند و تفسیر و روان جگر نرفته را نیم باورن چه مایه سودگی باز در با
 چند که بر عشق می پیونین + در دوزخ و در شوق می جوین + که کوشش که جان و سیورده + تا بکه
 بدانند که چه میگویند من + در شهر شهری صحرائی و در هر خانقاهی تبکده گرواگرده مردم تخیل نادرست
 گزیده بدگیران زبان پیغامر کاشوده دارند نه دلیل از مخالفه باز شناسند و تحقیق از تقلید جدا
 گردانند و خود را و ریاضت حقیقت داشته و گرفت و گورا چه جو یکبارگی مسدود دارند ازین شکر و مین
 گاه هیچ گزینی خویش زبان شکر شود می خوشیتن - انهر اگر گویند ملاست کردی و زمانی بر سر زه سگالی
 مردم جوش لغت زوی در تیر و دملعن گوناگون ساختنی همواره با چنین آشفته حالی در تیرگی
 کشایش کار میبلاید از سایه خود بینایی و شست رباعی اینجا شکم کس فرو میگیر و بصد واقع
 پیش و پس فرو میگیر + بنگر که چه اطلب آن کورا + در هر دو جهان نفس فرو میگیر + و بر اصل سید
 راه انتظار می سپرد و عرصه نظر گاه فراخ تر میگردد و اندک گاه روشن شد که تندر باد سید انشی نه تنها
 خانه بر انداز شناسندگان کتابت تهیدستان حقیقت سرائی مست هر گزهی به و اثر و ن روی پاک
 تکا پوشاوه و اینباشتن مسکست سعادت کوشش دارند و بدو غلغولی و فریب دبی تا توان مینی و بی
 شادمانی نمایند و هر طایفه بخلائی تا گاو فرد و رفته عشرت آزادی میگیرند و حساب زندگانی خود را از
 پیشگاه خاطر ستوده دارند کشا و زان ابیستیری اندیشه است که سر انجام هر کشتی چگونه خست و نماند
 خراج گزار می وجه پاسبانی چهار گوشه بی بهاست دست باز کنند از ان بنجیر که سرایه زندگی گوناگون
 جانور را با آاده میگردانند و کاش و شمشیر ساز زندگی تکا پوش میروند باز رگزان زبان عالم را برای خود
 می اندیشند از ان قافل که به نیروی جهان گردنی فیض یزدی مایه شمول می یابند و برادران و زکا و خیر
 می افروز و سپاهی مال خسیس اینجا جان غریزی می نکارد و ندانند که غریست جان شاری نیرو و ادای کار کیا

[illegible]

۱۲ مولانا محمد علی
 ۱۳ مولانا محمد علی
 ۱۴ مولانا محمد علی
 ۱۵ مولانا محمد علی
 ۱۶ مولانا محمد علی
 ۱۷ مولانا محمد علی
 ۱۸ مولانا محمد علی
 ۱۹ مولانا محمد علی
 ۲۰ مولانا محمد علی

[illegible]

و در نهنگانم نیکوئی ناسر اسیر گنجینه کوشش جادو نبات و جانور در سر آید دل راه ندارد چو ابدین شست
از و خیار و نیت ز بان پیچیده دراز و آردیده به نیکو شغیر شهادت شود و صفو مکده باطن است
میالای از حسن و ز از زون مان زمان تازده سرور گرفته و من فطرت را چون چو شگفتی از ربا
ای دوست اگر تو دوست از خوشی + تاکی ز دوا بر سر کار خوشی + هر چند که بیشتر می آموزد +
این یکشه م که برقرار خوشی + در پیش نیکو بیجان طاهر نگاه خیر غالب طراز هستی گیر و و علم زار
حقیقت شناسان دورترین شمرخو آید محال بر هر زده لای دل کوران رسم و یافه گزاری چشم
شنگان حادث شغیر شمرخو ده گیرند برای راز آسانی شده از غم و شادی روزگار کنه و گزین
ربان دل نجوشتی در سپار روز انیدی بر ملا انداختن بخیر دی و دیوانگی حال هبکنان
باز نمودن غماز شتی و شش طکی به پیکار بر خاستن سخت دل و جلا دی به نفرین گراییدن هرزه
ویافه و رانی خوشستن از داد اریمال آموختن میا و آون از غیر طلبیدن کار شتافتن
و آفرین حق راه صبر سپردن سلاح شوری و نبرد آرائی شکر پیشگی برابری خود نمائی خاموش بودن
جاسوسی ناموس دوستی شاد و سیتن سبکسری دمیستی اندوه خوردن گرانجانی و شکوه فروشی
پیش رفتن پیش طلبی باز پس شدن گم کردگی برابر شتافتن بی ادبی کجای بودن مانده گ
سرمه راه هدایتی آخرین منزل نابود شناسی رباعی تاکی باشی بی سرو بن هیچ مباش + خاموش
جوی و سخن هیچ مباش + تاکی گوی که من چه خواهم کردن + تو هیچ نیهم مکن هیچ مباش
نویه آگهی از فراخنای سرگردانی بگوشت جمعیت آرامش نبشید از تباوه اندیشه باز آمده بن گزیر
وقت و سزاوار حال خرسندی گرفت نه عامه و ش از بیم آزار و ترس آسیب بل بطور خاص
بزم تقدس پیش سواران میدان کار آگهی که از دید کبرای ایزدی دست از نابالیت باز و از امید
که چون خاصان خاص نقوش می زدی زدی بود و نیز و همچنانکه بهگیری فطرت از ذوق خیال

[illegible]

4

[illegible]

اندازد لذت شودی لشکفت آورد افزون از سرورهای پیشین و چون چندی درین نزهت گذشت
والا آتش گزید و گزند یافت ز هر نان و برونی نشود بکسیری روشنای باد و ذوق کشفی
برم سوزاراید و پرتو خرد و تابش نور آگهی بخورد و آن یقین و امان تجلی اندازد و دیگر درین نزهت
فردوسی نسیم روزگار بسپاس گزاری آباد دارد و هر آینه بدق و صولی کامیاب جاوید گردان و نیت
که چهار دیوار عنصری بوی بانی گراید و پیوند مرکبات از هم درگسلد چهره بساطه نماستی خراشیده شود و غیر
بی زبانی از افق آگهی سر سبزند مثنوی صاعقه عشق چو ریز و لفرق بنفص تصدیقش سحر
باز عشق چو گرد و بلند + کوه سر آسمیه هب چون سپند + تهری شکرکاری حال و نیرنگساری مسلم
پای بندند اندکده بشریت پرواز آسمان بی سویی میکنند و در ساختگی چهار سوی معامله بسج نزهتگاه
نقدیس نمایند و در عیار گیری زمینیان صیرفی نقد آسمانیان میگردد و در سپردن مراحل بندگی اسرار
الوسیت می طراز و در رفت خیزگار تعلق ترانه آزادی میراند نظم دیده ماتماشای حقیقت باز
عقل کل میراند که کعبه حیرت + سر فرو برده بحیث دو جهان بنگرم + عشق از نظر با کعبه حیرت
کج گزانی نفس قلمون چاره گزیده روی دل را بدان کار آورد و از سر نو آمادگی این شغل شرک نمواند گزیده
سوانح نگاری گنجینه نگردد و در زمان زمان به مقامه سپاس گزاری افروغ و یکدیکه بسیار گرامی جول
بنامه حقیقت گذار که شکات آن مشرق است و آید گنجینه دانست برآمده از مخانی آیندگان آگهی
طلب ماده شود و شناسندگان گوهر حوی را چهره نشاط افروز دایات الله تا درین سطح نظم
سبحان از معنی بلند است نام + نظام سخن از کلام توباد + طراز معانی بنام توباد + در خانه و فتر
سوم کبر نامه مدح و ستایش نام یافت گنجنامه شاهنشاهی کا نامه گاهنشی است فتر و ناما محل ارقام
جهان آرائی لوح تعلیم دبستان آداب نسخه داو گیر ارباب الهاب توبور العمل بارگاه خلافت نشو و لاوب
دیوان رفت نامگون بجز کشید فراوان کوشش بکار رفت تا نشو و لاوب مزاج و تریاق مسنون شرع

[illegible]

۲۰۶
 این کتاب در روز
 روز شنبه هجری ۱۰۰۰
 در شهر کابل
 در روز شنبه
 در شهر کابل
 در روز شنبه
 در شهر کابل

سر آغاز شد تیره شبها باده آمد و در روز با شام گرانید که این گیل سعادت باده بود و باری
 اورنگ سلطنت سربدی بر ملا افتاد و چندین آویزش گوهر طریقت را با بلبلیت و داد و بیداد و خیر
 میان من و دل حیرت آورد تا نقد حقیقتی بنی بر سر آجیل نگاپودی سرب و پانمای شمرده آمد و بیا پیشگاه
 انزوی برده شد و در یوزه با از پیشگاه حضرت نور و دانا این تعویذ بازوی خردمندان فسون جاری
 دوش پندار بخون دل نگاشته در پیکر حریفی جانی ریخته آمد شمع حریفه بایر رخ کشیدم و عشق تا این
 بکار و آب دیده و خون جگر گرفت قرار و هیات هیات رایت به خواست من این روی که با فروغ
 حقیقت کس پیوست چو از رخ کشی محنت پردی ز بان لای گرد و چو نه از جهان کنی محکمالا
 بروحه بیان نگار و شکر فکاری اقبال شاهنشاهی نیز نگسازی دولت جادید از دست که چنین
 سخن بر زبان رفت و بدین مطنه والا سر انجام یافت آن قبله قویب یک اندیشه از شکر فکاری
 دست همی و شاکلی رست کرداری بخور گنجینه دوش و بنفش کرد اندید و بجزیم و سر آفرید و اند
 آن گوهر کیمیا بنیائی در نیایش و ادویه مال و پاس گزاری نعت در زافزون و دوش نامه از خیر
 بسوی آگهی طلبان و شوری از صفوت گاه تقدس پیرای سعادت پردی در دلو از شمع الا کرده این
 سعادت گرامی عقیقت شریک را نیازی سواد خوانی و دریا فکلی بنشیند از هم مهر گزینی نعت خرم و نادر
 از لیل با اندازه شناسائی بر فراز گویائی برآرد و بخوان سالاری فیض انزوی چهره بر فروزد و دوز و دیک
 و بیگانه سهره از آن بردارد و گره با گره مردم دل انبوه حقیقت نور را مگر دانند شکر از دراکه گنجین
 سر و آریا داند شیخ عالم صوت الهیام یافت و جهان معنی متشابه شد با همی این شمع که بر مینعت خرم و دوش
 از پر تو دولت شهنشاه افروخت و هم نام بیا از و عصاره کیمیا و هم بنیایا چراغ در راه افروخت و هم
 گلشن اقبال شگفت و طرب را روز و شبش آتش چشم روزیافته باز شد و شب سوگواری گشت با حقائق کونی و
 الهی سوانح تقییدی اطلال بر غم حق پنهان از نگارش یافت و بنیایا گیلان شردل و روزگاران کجگر

این کتاب در روز
 روز شنبه هجری ۱۰۰۰
 در شهر کابل
 در روز شنبه
 در شهر کابل
 در روز شنبه
 در شهر کابل

این کتاب در روز
 روز شنبه هجری ۱۰۰۰
 در شهر کابل
 در روز شنبه
 در شهر کابل
 در روز شنبه
 در شهر کابل

دست فرسود چهار بازار صورت تمیز است بودی و زمانه از بد خونی خنج آری و نیار به پرستاری این
 نفرستادی آن آرزو پیران خاطر گشتی چنین بی جا انگلی بر خود نه پسندیدی بلکه نظر نخستین حمد
 ایزدی است که بوسیله گنجارش ستوده کرد و شاهنشاهی بتقدیم رسد و ملاحظه ثانوی طبیعت از
 نقصان بشری آنست که بزرگان آینه و دانش پذیران حال ازین دریای سیران جوهر بار بار
 خانه کردار خود را آبادان گردانند اگر بهست بلند داشتی از غریبه عیالی توحید بیایان شرک نیامی
 چه توان کرد همان سخن است که پیشوای آگاه دلائل باستان مولوی معنوی میگویی و چونکه
 احوالیم ای سخن لازم آمد شکر گانه دم زدن اگر اندیشه این ناشایع وجود و سرب
 گرد نیم روز جای هر کس نفهم دانم اینقدر دریا بد و خاطر نشین بکمان گرد که گاپوی سعادت
 خرد آموزد و دیر نگردد و نقد جستجوی و الا گاهان بخت بیدار بران نیز از نخستین فراهم آوردن
 رضامندی ایزدی و در زیر نگاه نشاء قدسی گزین منبری اساس نهادن این سرایه زندگان را
 و پیرایه نشاط پاینده است توطن گزینان آن بوم هر که بهناخته نیستی نگارند و تندرستان آن
 روی بخوری نه بینند و نموندان آن ناتوانی نشاند و برو سندی آن به پشردگی و توان بخوری
 آن بدرویشی نرود و ناتوانی راه نیابد و آن خیریت صفائی و فراهم آوردن چهار خوی گزینی
 از هشت خصالت گویم که فرنگ نامها از آن پرست بدست نیاید دوم نیکامی یعنی سزی که
 بزرگان دراز و عمر دلم از تعبیر رود و اگر چه این نیز از آن دستمایه پیش سرانجام باید و به نیروی آن خوی
 ستوده بدست یکین بیشتری بزبان دلاسا و دست کشاده باز گردد و پیرایه باطن اندیشه درست نگارند
 بنود خوشا ختمندی که سعادت سرمدی وین بابا اولین و شاید و ش گردانده و ظاهر لبان باطن آبادان
 و شناسندگان حقیقت پشوه بدانچه انجمن نشاط بر سازند و حتی دل بخرسندی ده عشرت اندوزند است که نیک
 بسیجی و خوب کرداری را بخت و یاری اقبال از آشوب دینی و طرد یار کنار دارند و دل مرفوا
 سوس نام ۱۲

دست فرسود چهار بازار صورت تمیز است بودی و زمانه از بد خونی خنج آری و نیار به پرستاری این
 نفرستادی آن آرزو پیران خاطر گشتی چنین بی جا انگلی بر خود نه پسندیدی بلکه نظر نخستین حمد
 ایزدی است که بوسیله گنجارش ستوده کرد و شاهنشاهی بتقدیم رسد و ملاحظه ثانوی طبیعت از
 نقصان بشری آنست که بزرگان آینه و دانش پذیران حال ازین دریای سیران جوهر بار بار
 خانه کردار خود را آبادان گردانند اگر بهست بلند داشتی از غریبه عیالی توحید بیایان شرک نیامی
 چه توان کرد همان سخن است که پیشوای آگاه دلائل باستان مولوی معنوی میگویی و چونکه
 احوالیم ای سخن لازم آمد شکر گانه دم زدن اگر اندیشه این ناشایع وجود و سرب
 گرد نیم روز جای هر کس نفهم دانم اینقدر دریا بد و خاطر نشین بکمان گرد که گاپوی سعادت
 خرد آموزد و دیر نگردد و نقد جستجوی و الا گاهان بخت بیدار بران نیز از نخستین فراهم آوردن
 رضامندی ایزدی و در زیر نگاه نشاء قدسی گزین منبری اساس نهادن این سرایه زندگان را
 و پیرایه نشاط پاینده است توطن گزینان آن بوم هر که بهناخته نیستی نگارند و تندرستان آن
 روی بخوری نه بینند و نموندان آن ناتوانی نشاند و برو سندی آن به پشردگی و توان بخوری
 آن بدرویشی نرود و ناتوانی راه نیابد و آن خیریت صفائی و فراهم آوردن چهار خوی گزینی
 از هشت خصالت گویم که فرنگ نامها از آن پرست بدست نیاید دوم نیکامی یعنی سزی که
 بزرگان دراز و عمر دلم از تعبیر رود و اگر چه این نیز از آن دستمایه پیش سرانجام باید و به نیروی آن خوی
 ستوده بدست یکین بیشتری بزبان دلاسا و دست کشاده باز گردد و پیرایه باطن اندیشه درست نگارند
 بنود خوشا ختمندی که سعادت سرمدی وین بابا اولین و شاید و ش گردانده و ظاهر لبان باطن آبادان
 و شناسندگان حقیقت پشوه بدانچه انجمن نشاط بر سازند و حتی دل بخرسندی ده عشرت اندوزند است که نیک
 بسیجی و خوب کرداری را بخت و یاری اقبال از آشوب دینی و طرد یار کنار دارند و دل مرفوا
 سوس نام ۱۲

دست فرسود چهار بازار صورت تمیز است بودی و زمانه از بد خونی خنج آری و نیار به پرستاری این
 نفرستادی آن آرزو پیران خاطر گشتی چنین بی جا انگلی بر خود نه پسندیدی بلکه نظر نخستین حمد
 ایزدی است که بوسیله گنجارش ستوده کرد و شاهنشاهی بتقدیم رسد و ملاحظه ثانوی طبیعت از
 نقصان بشری آنست که بزرگان آینه و دانش پذیران حال ازین دریای سیران جوهر بار بار
 خانه کردار خود را آبادان گردانند اگر بهست بلند داشتی از غریبه عیالی توحید بیایان شرک نیامی
 چه توان کرد همان سخن است که پیشوای آگاه دلائل باستان مولوی معنوی میگویی و چونکه
 احوالیم ای سخن لازم آمد شکر گانه دم زدن اگر اندیشه این ناشایع وجود و سرب
 گرد نیم روز جای هر کس نفهم دانم اینقدر دریا بد و خاطر نشین بکمان گرد که گاپوی سعادت
 خرد آموزد و دیر نگردد و نقد جستجوی و الا گاهان بخت بیدار بران نیز از نخستین فراهم آوردن
 رضامندی ایزدی و در زیر نگاه نشاء قدسی گزین منبری اساس نهادن این سرایه زندگان را
 و پیرایه نشاط پاینده است توطن گزینان آن بوم هر که بهناخته نیستی نگارند و تندرستان آن
 روی بخوری نه بینند و نموندان آن ناتوانی نشاند و برو سندی آن به پشردگی و توان بخوری
 آن بدرویشی نرود و ناتوانی راه نیابد و آن خیریت صفائی و فراهم آوردن چهار خوی گزینی
 از هشت خصالت گویم که فرنگ نامها از آن پرست بدست نیاید دوم نیکامی یعنی سزی که
 بزرگان دراز و عمر دلم از تعبیر رود و اگر چه این نیز از آن دستمایه پیش سرانجام باید و به نیروی آن خوی
 ستوده بدست یکین بیشتری بزبان دلاسا و دست کشاده باز گردد و پیرایه باطن اندیشه درست نگارند
 بنود خوشا ختمندی که سعادت سرمدی وین بابا اولین و شاید و ش گردانده و ظاهر لبان باطن آبادان
 و شناسندگان حقیقت پشوه بدانچه انجمن نشاط بر سازند و حتی دل بخرسندی ده عشرت اندوزند است که نیک
 بسیجی و خوب کرداری را بخت و یاری اقبال از آشوب دینی و طرد یار کنار دارند و دل مرفوا
 سوس نام ۱۲

۱۲۱
 ای ای هرگاه از دانش این فنش
 که به جلال و کرامت شایسته است
 به خوانم اندک از غفلت بهوش
 تمام ای پیران اندک از
 راه و فواید بی و نشین به عیوبش
 سطر شریف در بر عقل افتاد و افتد
 تا به دانشم که کجاست در حق و حق
 اشاره به فنش به طریقی خاص
 قبل از ذکر کرده اند از ای گروه
 کرده و فنش نشنیده ای
 حال بجای مردم یکین و فنش
 بهوش و لایق است که از آن به کمال
 دامن ی که از

باطن را بسیار آید شاید که دست او بر آن بر فراز اطلاق منزل گیرد و کامیاب دولت جاوید گردد
چون از نزد آگاهی این نقش حریف ربانی و لفریب بر خواند قلمی از آن خون رخسار و روی پرورش
آورد و دست از همه باز داشته بکین خویش دشمنان نشسته و بگشاستن نامه از عیوب خویش آماده گشت
چون قدری این راه هولناک سپرده آمد پردای تو بر تو بر پیشگاه بنفش آویخته و چنان شد که گیسو
نمی یارست و غیر از ناخوشی چند که در عفتوان حال بر شمرده خوشتر را پاکد اس می اندیشید از آنجا که برینگی
این بوقلمون قدری آگهی بود در زوده دیو نفس نماند که نیز واپس رفت و در آن نخستین منزل بود و فرود آمد
نویسی بنی نوع خویش را آئینه رونمای آهوی خود گردانید و بسیار غمی های نکوهیده را آگاه شد و در آن
کشاکش روحانی و نفسانی و آشوب رونی و برونی از گوشه انزو ابر آمده بدرگاه هایلون رسید و ستاره
بختندی بر افق مراد تابش داد و نور توجیه گه یان خدیو کشتایش را روی آورد و بر مدارج صورت و معنی
چیز وستی یافت گنجوری گنجینه حقیقت که است شایسته مقال و مقال گردانیدند چنانچه در خاتم و فصول
و دوم مجلی نگاشته شد و دلی خالی کرده آمد و پند نامه به تحریر رفت و در کمال گفت جانی بر و سید و بسیاری
زمان در سامان غذا که روائی آن در نظر حقیقت پژوه سلطان خرد پسندیده باشد دل سرگردانی داشت
از آنچه در کمن نامه بنظر آمده بود پیرایه فرونی پریشانی شد صبحگاهی بر درگاه حضرت نور و یوز خضایی
میکرد و پیدائی این طلسم دشوار کشتا میطلبید از آنجا که بخت یاور و دل بیدار بود و فروغ نیر اقبال پر توان داشت
و آن همای بدیع کشته و پیدا آمد که روزی در گرو مصلحت سلطانی و خدمت گزینی بنندگان سپاسگزار
چنانچه بندی ازین مبادی آخرین قمر گزارش یافت و شکفت ترا آنکه هر چند آهنگ تجرد که با گوهر هم
زمان زمان جوش دیگر نیز داندیشه افزایش بزرگی صورت نیز در باش بود و بسر انجام شایسته غذا و مایه تنویر
که سعادت هر کار بد و باز گرد از گوناگون اسباب است باز کشیده در کار سپاگری جدا بود و چون تعلیقان و اسود
که بسج تقدس پیرامون خاطرشان نگردد شب ز روز جدا ساخته بر و از انتظار داشت از آنجا که این مشیر را میسر

[illegible][illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
 این کتاب را بنویسید و در کتابخانه
 بزرگ شاهنشاهی در تهران
 بماند و در کتابخانه
 دیگران نماند و اگر
 کسی از این کتاب
 بخواهد کپی
 بردارد باید
 از شاهنشاهی
 اجازه بگیرد
 و در کتابخانه
 بزرگ شاهنشاهی
 بماند و در کتابخانه
 دیگران نماند

و بهر آنکه تحصیل کمال تحقیق در یافتن هر یک از اینها که داشت که فروغ تدبیر را با امانت شایسته میسر داده کار
 چند پر واز و روشنی تازه بطور آه و رو که کار شناسان از موده بشکفت مانند خوانندگان پاستانی نامی
 و روشنی سپاس گزاری این حرفه خرد گزین نموده باشد و لازم کار پیش گرفته بجای آمده نفس این آید و
 افزایش بدیافت از نارسائی وقت بر زبان نمی آورد از خانگاه و مدرسه بیارگاه سلطنت آمده بود و
 راجع به یکم بخاطر نیر سید اندیشه ضمیمه بود و چنان از ناحیه احوال بر میخواند که اگر این کشور را از دل بیرون
 فسون گیرند و زبان طنز برکشند از آنجا که باطن نو را گین کشور خدای مرات حقائق و جام جهان گسستی
 حال و گفت و گوی سفارش من کنج گزین بی یاور را در بر کشیدن بزرگ ساختن چه نموده به بلند پای
 اعتبار اختصاص بخشید و مرتبه والای سپاه گری گرامت فرمود و روزی چند در منگانه دانشوران شکاکان
 هکمان آمده از دیر باز امای از من جمعهای حسد آید از بلع آنکه من در گرد و آهنگ خانه در جستجوی شیره
 روزگار بدست کار پر واز قلم سپید می پرورده و در حقیقت گری ستان وزانه و تیرنی نوک خامه تا آنکه فر
 مقدس بنگاشتن گرامی احوال شرف تفاویذ یافت بچیرانی گوناگون فرود شد از آنجا که دستمایه این بنگاشت
 و دل را بدینگونه سخن سرائی میل نمود و یک شد که بحر خود را و نموده باز ایستاد و خویش را از این کار شرک
 گبر و ازین رو که غیب و انی گیتی خداوند و نشین بود و در بر بر خورش خدای گزیده بایست کروارای آن
 که از آن فرموده سر تا بدین برین اندیشه افتاد که شهر یار دیده و ر جدکاری فراوان کوشش من و خنجر بی
 برادران و زلف و ارد تا آنچه بگای شگرف اهرم آورد آن سخن سنج گوهر آرای انتظام شایسته بخشید و این
 شغل شرک روی و انجام آورد و زبانی به پشت گرمی دل دم گیر یکشایش مفوی چشم کشادی با خود
 مرا عیدی که فوایش شاهنشاهی افسون سخن سرائی و طاسم دانش افزونیت از نیت درست و است
 عالی این اگدش آمده و نشادی برین خدمت روی آورد و بیشتری اعتماد بران بود که توفیق بخشید ازین
 و جمع احوال هست گمارد و موی لای بران بیکر قدسی سر انجام بخشید خدمت ساری بارگاه خلافت دانش آرا
 فراموش کرد ۱۲
 اصل ۱۲

بسم الله الرحمن الرحيم
 این کتاب را بنویسید و در کتابخانه
 بزرگ شاهنشاهی در تهران
 بماند و در کتابخانه
 دیگران نماند و اگر
 کسی از این کتاب
 بخواهد کپی
 بردارد باید
 از شاهنشاهی
 اجازه بگیرد
 و در کتابخانه
 بزرگ شاهنشاهی
 بماند و در کتابخانه
 دیگران نماند

و بهر آنکه تحصیل کمال تحقیق در یافتن هر یک از اینها که داشت که فروغ تدبیر را با امانت شایسته میسر داده کار
 چند پر واز و روشنی تازه بطور آه و رو که کار شناسان از موده بشکفت مانند خوانندگان پاستانی نامی
 و روشنی سپاس گزاری این حرفه خرد گزین نموده باشد و لازم کار پیش گرفته بجای آمده نفس این آید و
 افزایش بدیافت از نارسائی وقت بر زبان نمی آورد از خانگاه و مدرسه بیارگاه سلطنت آمده بود و
 راجع به یکم بخاطر نیر سید اندیشه ضمیمه بود و چنان از ناحیه احوال بر میخواند که اگر این کشور را از دل بیرون
 فسون گیرند و زبان طنز برکشند از آنجا که باطن نو را گین کشور خدای مرات حقائق و جام جهان گسستی
 حال و گفت و گوی سفارش من کنج گزین بی یاور را در بر کشیدن بزرگ ساختن چه نموده به بلند پای
 اعتبار اختصاص بخشید و مرتبه والای سپاه گری گرامت فرمود و روزی چند در منگانه دانشوران شکاکان
 هکمان آمده از دیر باز امای از من جمعهای حسد آید از بلع آنکه من در گرد و آهنگ خانه در جستجوی شیره
 روزگار بدست کار پر واز قلم سپید می پرورده و در حقیقت گری ستان وزانه و تیرنی نوک خامه تا آنکه فر
 مقدس بنگاشتن گرامی احوال شرف تفاویذ یافت بچیرانی گوناگون فرود شد از آنجا که دستمایه این بنگاشت
 و دل را بدینگونه سخن سرائی میل نمود و یک شد که بحر خود را و نموده باز ایستاد و خویش را از این کار شرک
 گبر و ازین رو که غیب و انی گیتی خداوند و نشین بود و در بر بر خورش خدای گزیده بایست کروارای آن
 که از آن فرموده سر تا بدین برین اندیشه افتاد که شهر یار دیده و ر جدکاری فراوان کوشش من و خنجر بی
 برادران و زلف و ارد تا آنچه بگای شگرف اهرم آورد آن سخن سنج گوهر آرای انتظام شایسته بخشید و این
 شغل شرک روی و انجام آورد و زبانی به پشت گرمی دل دم گیر یکشایش مفوی چشم کشادی با خود
 مرا عیدی که فوایش شاهنشاهی افسون سخن سرائی و طاسم دانش افزونیت از نیت درست و است
 عالی این اگدش آمده و نشادی برین خدمت روی آورد و بیشتری اعتماد بران بود که توفیق بخشید ازین
 و جمع احوال هست گمارد و موی لای بران بیکر قدسی سر انجام بخشید خدمت ساری بارگاه خلافت دانش آرا
 فراموش کرد ۱۲
 اصل ۱۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۴۴ دردی ای سکن خورشید لیلین
 صیقلی آید غنچه بیگلرک
 ای بیگلرک یوسف همیشگی که شونده
 دیاری دیو پادشاهی بودی ای الله
 ای صاحب شمع یوسف و خاسی
 بیگلرک که آن خانامی موقوفه
 بیگلرک یوسف بنی آن خوانند قاتل
 دل این خط و مد و شاخت اند
 در این چرخ بیگلرک
 پنجم

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نزدیکیان عتیبه هاین را بقتل ای گریه آلوده بر دند و بعض بدگوهری با تعصب دهی فروخته
 بشورش در آورند و گریه از دیر باز طرز استوده بین بود لیکن در هر زمانی بیادری می گزاران سعادت
 آموذ باز رجوش بدگوهران پر گنده شستن و درین هنگام آن گروه راستی پیش در ست پیوند دور
 و سر آمد حرف سراین بزم هاین کین آرائی نشست تباہ سر نشنان بی آرم و دیو ترادان ناچار سا
 گوهر تابو یا قندید بر بزرگوار بنزل دوستی آئی تشریف برده بودند و من سعادت همراهی داشتیم
 رعوت فروش غرور افرازا این انجمن حاضر شد و حرف سرانی پیش گرفت راستی دانش شباه
 در سر بود از مدرسه معامله جاگامی بر نهانسته در پای حرفه گویمای او مرزا با کشودند و سخن را بجای می
 که و بجا رفت و نظار گیان بحیرت فرشته انداز و رایت تمام بیداشی محبت گماشت و آن گروه
 همه بیدار تیر تر گردانید و در بزرگوار از کیدانیان فارغ دل و بین درستی آگهی بخیر خشن آن بیدار
 دنیا پرست باین سالوسان هوشیار بجی گزری و درین آرائی نشست انجمنها ساختند و بر درون
 از مندان شب بخون کرده بسیاری بی پیغور ای منبتی فرستادند هرگاه خدیو عالم از شیر گاه بدینک
 بیج معامله کشیش و دانش و دادر بگردی نیکو ظاهر گذاشته باشد و خود طبعسان بی تو بهی بر کوشش
 گرفته حق گوین راستی من را با نازک باشد و دو پو کیشان دانش ناراست رو و بزرگان راست
 شسته حیل گریا و باشد و تعصب را روز بازار جای انست که خاندانها بر افتند و ناموسها تمام تباہ کرده
 چنین نام هنگام که بدگوهران تباہ کار بیکی نام برداشته مانند خریدی که بدوشینگی و دوشد و غزن آید دنیا
 بی آرم در حیره دستی و تنگ چشمان و کور کرد و دوستداران هداخواه دور دست و راست گزاران کج گزین
 و هم گام کشش سبک دینان گرم و زبان باکیه گیر انجمن را زگوئی ساختند و میان ل آزاری تازه گردانیدند که از
 دور دینان دل و هاروت سیم حال فسون نیزنگ را که از و باه بازی و دد اشگاه پدر بزرگوار بیکوئی حریه بود و
 آن گروه ناراست بیکوئی و کیمانی داشت پیدا کردند و فسون خدا آزاری فسانه بیوشی بر خوانده نیم شی

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۳۳۳
 ملک ای برادر داری که بی خودی
 در میان آنکس نیست یا خودی
 دیوانه صوفی بیان آنرا نیست
 دیوانه صوفی بیان دشمنان
 ملک ای من در میان که در پناه خود کار
 بسبب یگانگی در دشمن نیست
 اندوستان خیر نام دشمن نیست
 بر خلیل جو که در صاف دولت
 از آنکس بیخاف و درازی اختلاف نیست
 چون براری ظاهر و گشت و
 از تو صریح از زبان نباشد و
 خود را در عالم است ای حقیقت
 من بود آنکس که در عالم
 من گشتی

او پدید ایستاختن ناخن پیروزم و هرگاه پیشتر مردم اوست بر می افشاند قطعه دشمنان است که این آورنده
دوشی اهرابانی باجم یکچراغ آویخته بودیم هر دو در میان غیبا هم ^{۵۵} هم بشهر فرستادن گریزم از آنک
یاری از دوستان نمی یابیم مگر زیر پنهان نگا پوی بخانه کی از مردم که تحقیقت نشی اوقیقین بر او رم بودند
ناشنای صبح و دو دنیا کاری غصه ز با بر کسب آگاهی هم نه در رسیده شد او را از دیدن این ترکان کرده
روزگار دل از نهانی از بر آمدن ایشان شد و بر روی در ماند تا گریز جانی برای بودن اختیار کرد چون در آن
شوریده مکان رفته شد بر ایشان تر از خاطر او و دشکوف حالی پیش آمد و در فاند و می سرا پای گرفت همین بود
او سخت که با وجود فزون شناسانی غلط رفت تو بدان کم احتیاطی و درست اندر نشیدی اکنون چاره کار چیست
اندیشه که ام و دم آسایش که با تو لای برگرفت چنان پاسخ دادم که هنوز هیچ زرقه است برگشتن از این خورفت
و مرا ناتبه سخن گردانید ای که طایلسان ^{۵۵} یانیا بر داشته آید و کار فرو بسته کرده کرد و پدرم آفرین نموده
برین سخن گردید بر او رم بر همان آیین پیروزم و گشت از این برگشت ترا خبری نیست و از کار اندوزی
مباروت منشی این مردم آگاهی نداری از این وادی بگذر سخن در راه گویا آنکه در بادیه از نمون نه پیوده بود
سود و زیان نه دانه مردم بزرگ رفته بالهای آبی کی با بخاطر آورده گزارش نمود که چنان بر پیشگاه باطن بر تو
که اگر کار دشوار نشود و هانا یاوری تواند نمود لیکن هنگام سخت گیری بس دشوار که به پانی نماید چون زانگی
داشتن خاطر بر ایشان بصوب او گام برداشته آید به آگاهی در گذار ای لزن خرامش میشد و از سر گذار
روزگار حیرت می اندوخت و عرو و تقای توکل از دست رفته راه بیدلی پیش گرفته عالم را بویای خود
انگاشته گامی بدشوارزی برداشته میشد و نفسی بسخت جانی میزد و غریب دل گرانی و نزدیک روزی در ستا خبر
بر گردان بر روی صبح صادق بر او رسیده شد این آگاهی گرم خوبی پیش گرفت و شایسته خلوت مکره
سعیین گردانید و غمهای گوناگون نمی بر کناره شد درین آرام که پس از دو روز آگاهی آنکه تفسیده دلان
پرونده آرم برداشته کنون خاطر خبیث آئین خود را بر ملا نهادند و بآیین بخت کاران رو باه باز صلیح

[illegible][illegible]

۳۴۵
ای صیانت شود که
اگر کسی پیش داشته باشد باغبانی
از غیر انبیا در حال دگرگونی و
طلب بری از اراج نماند و
شود که واقعات اینهاست
۱۵ ای باغبان خود را
تا آخر عمر که نماند و داد عالم را
چون ساختند و چون ساختند
افیه یک که بر باند را ساخته
از ادب و ادب و ادب و ادب

بنهار خود گریه و در آنجا بحال خدیو روزگار شناسانی بدست افتد و اندازد لطف و مهر گرفته آید
 اگر گنجائی داشته باشد با برخی از نیک اندیشان انصاف طرز حرفی در میان آورده شود و آشنائی
 از مزاج زمانه نموده آید اگر وقت یاوری نماید و زمانه بختیاری و به بازار رجوع بخیر شود و گرنه فراغ نمای
 عالم را تنگ نساخته اند هر مرغ را سر شاخی و گنج آشنائی هست برات اقامت دائمی بدین مصر محال
 نیامده در حوالی شهر فلان امیر رخصت قطع یافته فرو آمده نختی نور راستی از روزنامه احوال او
 خوانده میشود و بوی محبتی از او بشام عقل دور اندیش میرسد اکنون دست از همه باز داشته بدینپناه
 باشد که نختی در آن جای بی نشان آسایش یافته شود اگر چه آشنائی و نیاداران انداری و شبانی نباشد
 اینقدر هست که او را آسایشی دیگر بدان دم نمیشود و برادر گرامی تغییر لباس نموده قدیم در راه نهاده و برادر
 صوب عت نمود و ازین آگهی شادمانی اندوخت بکشاده پیشانی مقدم را منتقم شمر و در آنجا که فر
 بازار بهم بود ترکی چند همراه آورده که در راه گزندی نرسد و بایند پشروهندگان بدگوهر نگردیم در شب
 تا امید می آن تیر دست آگاه دل رسید و نوید آسودگی رسانید و پیام آراش آورد و هانزان با مال
 گردانده قدیم در راه نهاده آمد و بطریق مخلف باقی آورده شد بشناسی تنگ نختی گزین بجا آورد
 و آرامشی بزرگ شمرده سعادت داده روز بدان سر منزل آرمیدگی بود و از عریبه ناک روزگار و دنیا
 که کیبارگی پریشانی سخت تر از آنچه رو داده بود و نا آسان تقدیر فر و بارید هانزان مرد را بدر بار طلب
 داشتند و از آن باوه که دومین دیهوش شد و کار این ساده لوح نیز کرد و ندیده هوش تر از نخستین
 ورق آشنائی کیبارگی در نور و پیشی از آنجا برآمده بدوشی پیوسته شد و مقدم گرامی را بس منتقم شمر و در آنجا
 که در همسایگی بدگوهری شورش فشی جا داشت سرایگی تنگ را آورد و حیرتی بی اندازه کالیو کاذب چون
 مرد بخواب رشتند مقصد گاه ناسمجنگم حسرت برداشته آمد هر چند اندیشه بکار رفت مایل بجا آمد آنجا
 پدید نیامد چار بادی پر آشوب خاطر می غم نمود و بدان سر منزل رفته شد شکفت ترا که مردم آن آوید

قدس بیکم
 میشود و عوارض است از طبع
 حقیقت نیاید داشت از طبع
 از همان امیر از حضرت با شرافت
 انعام بجا بود و نعمت یافتند از آن
 نیز زود آمد و از آن بجا بود
 و نیز از آن بجا بود و از آن بجا بود
 نیست که این بجا بود و از آن بجا بود
 و بسبب آنکه از آن بجا بود و از آن بجا بود
 می بیند و در غایت آن بجا بود و از آن بجا بود
 از این بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 از تمام آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 سیاهی هر که از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 و در سیاه بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 شمع ۱۲ که از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 بخوبی آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 ۱۲ که از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 سعادت شد و از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 و درین راهی که از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 پناه برده بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 آفرین آن شرب در صورت این بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 در آن شرب که از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود
 و هر که از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود و از آن بجا بود

وای بیگر ۱۲۴۰
در خط ناسخ کاتب محمد حسن
مهر مصطفی خان از اعیان
ایر ز ناسخ ای ای اندک
برود بودیم ۱۳۰۰
بماند واجب بفرز نیکو شاه
افتاد خوشن ای شخص اول
هر اس افتاد بود این اسامی
نکینت و توفیق

۱۰۴۶
 سلام ای بزرگوارم از تو خبر دارم
 رفیق و دوست من
 بنود سلام ای عزیز
 که رنگ بر تو ای عزیز
 ای عزیز سلام ای عزیز
 ظاهر بر تو ای عزیز
 لیکن این فقره من به او سلام
 خانه بخشد سلام ای عزیز
 این امر فرموده ای عزیز
 و دیگر این فقره من به او سلام
 یعنی امر ای عزیز
 و در آخر ای عزیز سلام

آنگهی از رفتن داشتند زمانیکه این گشت رشته توکل آسایش گرفتند و از آن پراگندگی برکناره شدند
 رای بردن آن که برآیدن از اینجا بیکم و احمه بودند نه لغزان خرد هر چند گزارش رفت که بوقلمونی احوال او
 رهنمونی است روشن اختلاف و ضلع پرستاران لیلیست پیدا سو و مندیامد هر چند علامات گران
 افزایش داشت چاره دیگر نیست نمی آمد چون آن سبکتر کوه عقل دراز سودا دید که این قباحات فغان
 تشبیه نشیند و خیمه او را خالی نماند روز روشن بی آنکه صلاح گونه زبده حرف آشنائی بزبان اندک و نمود
 و زربندگان خیمه باز کرده روانه شدند کسی در آن صحرا که نزدیک او نخاس آراسته بودند شسته با ندیم و شگفت
 حالتی پیدا آمد نه جای بودن و نه رای رفتن و نه پرده در میان از هر طرف آشنایان دوری دشمنان
 صد رنگ نادیدگان سخت پشیمانی و عهد گزاران ناپا پادار و زنگاپو و ماورد دشت بی پناه بر خاک بیچارگی
 نشسته بار و زگاری دشمن و روی کاری پراگنده بدراز نامی آمده و شدیم بهر حال برخاستن و بجای گام
 برداشتن ناگزیر بود دوران بیگانه بدرنگان راه پردهم چارست با آبی برده چشم مردم فروشت میادیک
 پاسانی ایزدی از آن بیگانه برآمده و دشت خانه براهی و دمسازی آهنگان بر بیگانه نهاده از کوهش
 بیگانگان و خیمه آشنایان شدگار به باغچه اتفاق افتاد و پناهی رونود نیروی رفته باز آمد و دل را فانی
 روداد ناگاه پدید گشت که چندی از پر و پند گان نافرجام گذارده دارند از گنا پوشیده آمده زمانیکه آسایش گزیده
 با دلی شرحه شرحه دلاهری پراگنده بیرون شدیم بهر جا که رفته میشد بلای ناگهانی سیاهی سیکر و گرم ناکرده جا
 ره گرای بادی خطای که می گشتیم تا آنکه در آن وادویتیابی در داور کورانه باغبانی بشناخت حال و گر گشت
 نزدیک بود که تالاب می گرد و نقد زندگیا سپرده آید آن سعادت شربت گبنو ناگون مهربانی دل رفته را باز
 آورد و از راه کنونی بخانه خود برده و نجاتی از گشت اگر چه برادر گرامی از آن ناکو مهیده حال بیرون نشد و زمان
 زان رنگ او در گرون شدی لیکن مرا بر خلاف آن مسرتنا فرودی و آثار دوستی از ناصیه احوال آن لای
 بر خواندی پدید بر گوار خود با ایزد بهیال بود بر نطع آنگهی خراش فرمودی نیزگی تقدیر آتشا کردی نختی از

[illegible]

گذشته بود که خداوند او همیشه بدل و بی آمد و زبان پخاره دراز کرد که با وجود شل من دوستی
ارادت گزین درین شور و شگاه کجا بسبر برده میشد و دامن از من چرا بر گرفته بود دید آنچه بجا طر میسرید
آن بر گزیده مرد بود و پاسخ گزاردم که درین طوفان دشمن کامی از همه آشنایان یک رنگ و هوا خوان
یکدل دوری بسته آمد که بهاد ازین رگدزار آری بدیشان برسد نمی بشکافگی در آمد و گفت اگر
گوشه مرا خوش نمیکشید اندیشه بکار میرود و نه ناخناهای امن را نشان داد و اثار دوستی از گفتار او پدید
خواهش او را پذیرفته بخول جای گزیده فرو آوردم چنانچه دل میخواست صفت گاهی بدست افتاد
از ان سرشزل نامهای حقیقت طراز سعادت نشان انصاف گزین و آشنایان راستی اند و از راستی
یافت هر یک شناسای حال شد و پچاره گری در آمد و غرق را اطمینان رو داد و دیکاه و کسری
آرایش جابسر برده می شد و آن برادر گرامی از اگره فقیه و رشادت تادان اردوی بزرگ پیوسته
چاره گزایان ولسوز را گرم تر کرد و اند صبحی آن تمام مهر و در اندیش با هزاران درد و غم آمد و پیام فرستاد
سخت رو آورد و همانا یکی از بزرگان دولت و آق سقا لوی بارگاه خلافت از انگی داستان طرازی
حاسدان بدگوهر شورش در شده بی آنکه آئین نیاز مندی پیش گیر و آداب بندگی بسپرد و بچند عالم
بزرگی پیش آمد و تنه می نمود که دوره سپهر آخر میشود و وزیر شیخ تر و یک که درین دولت بدکاران پیوسته
فسد اختمها دارند و مردم نیک سرگردانی این چه آئین است که بجای آید و چه ناسپاسی که رو میدهند
بر در آتزم دوست بر نیکی او نمیشوده گزارش فرمود که امیگونی و ازین چه کس میخواهی خواب دیده
یا بمنزله ستمندی تولیدگی راه یافته چون نام بر و حضرت بکج گزائی او بر آشتند و بر زبان آوردند
که یکی اکابر وقت بد لشکری و جاگزائی او هست بسته اند و قوا را درست کرده و زمانی مرا آسایش میدهد
و با آنکه میدانم که شیخ در فلانجا است و نشان این خلوت دادند دیده و دانسته تغافل میرود و هر یکی را
از پاشی فرو می نشانم و توانا دانسته میخیزد و با از اندازد بیرون می نهی صبح کس و دو شیخ را حاضر گردانند

PFA

ایں قول اور معنی ان تمام
تکلفات و تراژدیوں

میں نے کہا کہ اللہ کی رحمت ہے

این حالات معلوم

ای الگرم انسان این
و دین نمی خفت ما

شماره پنجم

فصل اول در بیان احوال و احوال

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

کتابخانه و موزه سینه

10/11/1944

ایمانی و دینی

وہی ہے

و هنگامی که علما فراهم آید برادر گرامی همان زمان این شورش شنیده شبشب با یلغار خود را رسانید و
بی آگهی مردم باز تابین پیش لباس دیگر برآید راهی شدیم و شورش را از همه ایام ناکامی شورش
در باطن آفرید و اگر چه فتنی روشن شد که مردم تا کجا همراه اند و با شهر یار و دادگر چاکرارش نموده اند
عجب آن را چگونه بر حال آگهی است لیکن پریشانی سخت تر شورش درون آورد و بی آگهی یافتن
آن مردم در آن بیگاه هر آفری که گرفته آمد نورستان آفتاب تاریکیان بدگهر و هجوم مسالک شهر و هنگامی
پژوهندگان نافر جام و یاد و زنا پذیر و بار انداز نایافت قلم چونین راجه یار که قدری از آن حال گزارد
هرگاه زبان فصیح را آگهی رود و در این هنگام فتنه زبان را کدام نیر و ناگزیر با سر و سگلی گوناگون خرابه را آورده شده
و فتنی را شورش شهر و دیده دشمنان بر آسودیم از آنجا که نوازندگان میان خدیو بازی معلوم شده بود و
چنان گرفت که پس چند سامان نموده آید و از آن خرابه بدان متوقیال شتافته شود و در خرابه فتنه فتنه
در برین میافست رفته آید باشد که این غوغا فرو نشیند و پادشاه دست نجشایش بر کشاید ناگزیر از این
سامان آمده شبی تیره تر از درون حسد گالان و دراز تر از افسانه های یهود و سریان برآید و در آیم با خاک کارها
فلاور و کج و دیوهای او در نورگاه محری بدان تیره جای رسیده شد آن ناشناسا اگر چه از جانم و یاد ما چندان
بیم بر خواند که گفت در نیاید و از راه مهربانی بر زبان آورد که اکنون وقت گذشته است و خاطرات من قدس
از رده اگر پیشتر ازین آمدن میشد گزندی نمیرسید و آسانی کار و شورش ساخته میشد و درین دلی و دشمنان دارم
روزی چند در آن خمیگاه باید بسپرد تا خاطر مقدس شاهنشاهی بنوازش گراید و در گردونی نشاند و
انصوب گروانید گوناگون اندوه هم آغوشی دست داد چون بدانجا شدیم همانا کشاورزیکه بامید و فرشته
غیبت داشت در آن خرابه نمور و بی فرو شدیم و در غه را بخواندن نامه احتیاج اقتاد و آثار و انانی در آن
مایافته طلب داشته از آنجا که نگلی وقت بود برآه انکار شتافته شد و در کتر زمانی پدید آمد که این فریاد
به یکی از سنگین لان شوریده مغرست و از ساده لوحی بدینجا فرستاده بصدد بیابانی و اندوه ناکی خود را از آن

[illegible]

خون بیان گو
بزرگ دست ۱۲۷
ایضا سلم شد که این دور
بیاگر یک از خانان است
عنه ای نایب اما اعلم
ایضا سلم شد که این دور
بیاگر یک از خانان است
عنه ای نایب اما اعلم
ایضا سلم شد که این دور
بیاگر یک از خانان است
عنه ای نایب اما اعلم

[illegible]

وقدر شناسی پاشهای مهر نمود گزارش نمود و از راه دومی و بزرگی طلب داشت چون در آن تعلیق فرو نهاد
همای نگرییم و آن پیر نورانی با همین ابروی نیاز بر گاه هایون آورد و گو ناگون نوازش بادشا این پیر
یافت یکبارگی ز نور خانه ناسپاسان غوشید و عالم برهم خورده آرام گرفت و هنگامه درس و خلوه گاه تقدیر
آفرین بستند و زان آیین نیکوان پیش آورد و رباعی امی شب کنی آن همه پر خاش که دوش + راز دل جهان
مکن فاش که دوش + دیدی چه دراز بود و دوشینه ششم + بان اسی شب وصل آنچنان باش که دوش + دوش
درین نزدیکی پدر بزرگوار و عطا ف حضرت دلی توجه فرموده و ابا بنوی مستفید از محفل قاری همراه گرفت از آن
سال که بهار اخلاقه رحل اقامت غذاخت در آن زاویه نورانی چندان تماشای عالم علوی مشغول بود که نو
گاه کردن بدین عالم سفلی نیز سیاه یکبارگی این خواست گریبان دل را گرفت و دامن جهت برکشاد مرا که بنور
نسبت طینی نبوت پیوندا می خوی بود هنگامه نوازش اختصاص اوده بار کشای راز گشته اجمال این
تفصیل آنست که در لوام سحری که دل با آسمان پیوسته بود بر قطع نیایش گری نیاز نندی میرفت و در میان خواب
و بیداری خواسته قطب الدین اوشی و شیخ قطام الدین اولیا نمودار گشته و بسیاری بزرگان را انجمن شدند و بهر محفل
آراسته آمدند و آن بعد از خواهی بر سر تربت ایوان رفته میشد و درین سرزمین شتی بآیین ایشان پرداخته آید
بزرگوار بطرز نیاکان سواوت فرجام خطبات هر غیر مود با شجاع افغانی و نیز گلی ابریشم نمیدر داشت و بعد از عا
در میان صوفیه شیوع دارد نمی پسندید و خداوندان آن طرز را طعنه زدی و همواره بر زبان گوهر آموذگد شتی
که بر تقدیر برابر غنی و فقیر و ستایش و نکوتش و خاک و طلا که از شر اطر وانی این کارست سبکسری ملکون با وجود
و نور گاه گاه دلان شمردی پر بهر سخت فرمودی کناره گرفتی دوستان را از آن باز داشتی همانا درین شب
این غنودگان شبستان آگهی که بدین کردار سفر و اسپین معده انداز و رستی نیت راستی کرد و اسپین پرورش فرمود
و دل این پیران در پرست رار بودند در آن سفر سعادت بر بسیاری از خفقان آن گل زمین عبور افتاد و نور ابد
ناید و فیضها رسید اگر سر گذشت را تفصیل نویسد جهانیان فسانه پردازند و به بدگمانی دامن آسای عصیان آیند

[illegible]

ای ای بیکر که شاه جهان در شهر
 دولت رسیده و با او در وزارت یافتیم
 ای جان جهان که در دنیا حاکمان
 شد و گشته حال که در دنیا حاکمان
 ای بیکر که شاه جهان در شهر
 دولت رسیده و با او در وزارت یافتیم
 ای جان جهان که در دنیا حاکمان
 شد و گشته حال که در دنیا حاکمان

تا آنکه مرا از زاویه تیر و سوارگاه تعلق بر نمود و در دولت کشود و پای اعتبار و الایافت حال در هوش
 حص و ره زدگان حسد کالیوه شد و در دل بدر و آمد و بر پر گندگی ایمان خاطر نمیشد و با این و بهال پیمان
 درست و درست و با خود قرار داد که زبان کاری این بنیادین که چراغ بی نور و نشان بی نشان انداخته
 خاطر درست کار بر خیزد و در برابر آن خرنسکونی بدل راه نیاید پیروی توفیق از روی برین اندیشه چرخ
 یافت انشا و دیگر پدید آمد و همت را نیروی تازه مردم از تبه کاری عشرت گزید و دوم آسایش بر گشت
 پدید آمد و گویا با نذر گونی بر شست با زرم پیری و گنج گرانی و ناحق گونی و بار سانی مردم گزارش نمود و
 در سزای بدکاران اتهام فرمود و نخی و رافشای آن راز سرشته کشید و عنان بود و از پاسخ آن کی
 شرمندگی داشت آنرا لامر ناگزیر سر گذشت خویش بوقف عرض ساینده و جوش رونه آور چاره گشت
 و صد گره خاطر کشود و ناسور کمن فراهم آمد القصه بطور که چون رایات هایون در دار السلطنه لاهور
 مضلح ملکی توقف فرمود خاطر از جدائی آن پیر حقیقت سرا سیکل داشت هر سال سی و دو آبی مطابق
 و نود و پنج بلالی التماس مقدم گرامی نمود و آن شناسای نفس آفاق آرزو پذیرفته بخت مسوم خرداد
 ماه آبی سال سی و دوم موافق شنبه ششم رجب سال مذکور سایه عاطفت برین کثرت آبی وحدت گزین
 انداخت و بگو ناگون نوازش سر بلندی بنجید همواره در گوشه اندر و آخر سندی اقرووی درست از همه بازداشت
 با واره نویسی روزگار خود و پیر نفس ابوالبدل آن روزگار گذر اندیدی اگر چه معلوم ظاهر کمتر پرداختی لیکن
 در ذات صفات یزدی سخن فرمودی و عبرت را مایه برگرفتی و بر کناره آرا دمی شسته و دامن شگاری
 تا آنکه مزاج قدسی نیمی از اعتدال انجمنی دیگر گونی پذیرفت هر چند ازین قسم رنجوری بسیار شدی این باب از سفر
 واپسین آگهی پذیرفتند و این شوریده را طلبیده شته سخنان هوش فرا بر زبان رفت و لوازم و طاع بطور آمد
 چنانچه همواره در پرده سخن میرفت دلی درین گمان برده را زگر داینده بودند پس سخن دل فرو خورد و خویشتن را
 بصدر بیانی قدری نگار داشت و نفس گریانی آن پیشوای ملک تعین نمی آید و در این مهلت روزگار

بیشتر و قضا و قدر است که در این روزگار
 ای ای بیکر که شاه جهان در شهر
 دولت رسیده و با او در وزارت یافتیم
 ای جان جهان که در دنیا حاکمان
 شد و گشته حال که در دنیا حاکمان
 ای بیکر که شاه جهان در شهر
 دولت رسیده و با او در وزارت یافتیم
 ای جان جهان که در دنیا حاکمان
 شد و گشته حال که در دنیا حاکمان
 ای بیکر که شاه جهان در شهر
 دولت رسیده و با او در وزارت یافتیم
 ای جان جهان که در دنیا حاکمان
 شد و گشته حال که در دنیا حاکمان

ای ای بیکر که شاه جهان در شهر
 دولت رسیده و با او در وزارت یافتیم
 ای جان جهان که در دنیا حاکمان
 شد و گشته حال که در دنیا حاکمان
 ای بیکر که شاه جهان در شهر
 دولت رسیده و با او در وزارت یافتیم
 ای جان جهان که در دنیا حاکمان
 شد و گشته حال که در دنیا حاکمان

سلطان فیاض
فرستاد از هم
بازداشتن است
سلطان ایامکار
خانهای کبک و شهر
در قریبهای در گذر کرد
آورد و بایستد
زادی در قیاد شاه
نودام ۱۲۱۵
در بارگاه سلطان مردم

دوست از همه بازداشتن آویزش نمود در آن هنگام شاهنشاه فرزند آرمی اورنگ نشین را بدو فرمود
و از گوشه نمول برگرفت چنانچه محی در خواتم و برخی بمقارب آورده بنیایشگری نموده اینجا تقدیر اعیان کردند
و گران سنجی بازار پدید آمد و زبانیان بنظر دیگر گریستند و چه گفت گوهار و داد و چه نفر تمام چهره افروخت امر فرمود که
او آخر سال چهل و دوم الهی است باز دل میوزد سیگسلاند و شورش نو در باطن پافشرد و فرو مرغ دل من
و او زنداند و آزاد کنندش که مرغ نفس است این بنمیدانم که کار بجا خواهد انجامید و در که ام بار انداز
سفر و اسپین خواهد شد لیکن از آغاز هستی تا حال تو از آلامی الهی مراد گرفت حمایت خود گرفته است گلبان
امید است که آخرین نفس در رضامندی مصروف گردد و بسکدوش خود را با آرامگاه جاوید رساند و از اینجا
که شماره نهم این روی یک گونه سپاس گزار است محی از آن بنویسد و دل را نیروی بخشید نعمتی که در خود
یافت ترا و بزرگ بود که ترا نشی انکس بیکی نیاکان چاره گیر شود و گزین مداوی علاج شورش درونی آید
چنانچه در و را بداد و و تاش را باب و گرم را به سر و عاشق را بدیدار و دوم سعادت روزگار و این زمان
هرگاه بزرگان باستانی بعد از آن نفاخ نمایند اگر به نیروی باد شاه صورت و منی نازش
کنم چه اسلقت نماید سوم مطالع مسعود که مراد از چنین مجسمه روزگار از شیشه تقدیر بر آورد و طلال قدسی
برین افتاد چهارم شریف الطرفین از پدر محی گزارش در واران که بانوی و دو مان حفت چه نویسد کارم چهل
را فراهم داشت همواره وقت گرمی بستودگی اعمال آرایش وادی از رم را با نیروی ل یکی کرده بود و در
را بکنار میوزد که محی و او و چهم سلامتی اعضا و اعتدال قوی و تناسب آن ششم امتداد ملازمت این دو گری
دات قدسی حصاری بود از افتخای درونی و بیرونی و پناهی از حوادث انفسی و آفاق حقیقی بسیاری
و نوشداروی تندرستی هشتم نمل شایسته شمع یعنی از روزی و خرسندی بحال دهم شوق روز افزون ضابطی
والدین یا زدهم عاطفت پدر که پیش از حوصله روزگار بنیایهای گوناگون اخفی و به ابوالبالی و دون الا
وادی و او از دهم نیارمندی و رگاه این روی سیزدهم در بوزه زاویه نشینان حق گزین خرد پیر و بان رشت

استان قلیت من
کرد و گران سنجی را بکسر کاف
قدسه ای و تقاریر شهرت ظاهر
شمالی زبانی بنظر حسد را بدیدند و
بسیار گفتگو با هم کردند و بکسر
فرمودید با اینها و با خیال و باوشن
ساخت پیچیدگی گفتگو بکسر کاف
شدم ۱۲۱۵ ای تقدیر محی
دارد ۱۲۱۵ حاصل اینک از این
تخلیات و بنای ششم و کلامی آن ندانم
مراد و باید کرد که در پیش و حال من
ای نماند در کلام نرسد و پیش و حال من
از دنیا خواهد شد ۱۲۱۵
بسیار فضل حق تعالی دارد ۱۲۱۵
ای مصیبت من بکسر کاف
بزرگان علاج گیرنده نشود ۱۲۱۵
ای بون من شریف الطرفین
از طرف او در و در ۱۲۱۵ ای نرسد
در واران نباشد و مان حقیقی
هر وقت اعمال شود بکسر کاف
و یا بوقت دل داشت و انحال
مواقف اقل ۱۲۱۵ ای نرسد
قاف و قاف و قاف و قاف
چند وقت ای نرسد و قاف و قاف
در ششم نرسد و قاف و قاف
ان بکسر کاف و قاف و قاف
حداقل نرسد و قاف و قاف
فایده ای نرسد و قاف و قاف
و از قاف و قاف و قاف
در ششم نرسد و قاف و قاف

قاف و قاف و قاف و قاف
چند وقت ای نرسد و قاف و قاف
در ششم نرسد و قاف و قاف
ان بکسر کاف و قاف و قاف
حداقل نرسد و قاف و قاف
فایده ای نرسد و قاف و قاف
و از قاف و قاف و قاف
در ششم نرسد و قاف و قاف

۳۴۶
 این کتاب را در شهر کاشان در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر کاشان در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر کاشان در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر کاشان در روز دوشنبه ۱۲۰۴

و بدو دمان دانش و خاندان پیش اعتبار پذیرفت کاشانه ظاهری در روشی و نفس گجای راهکار
 پدید آمد و هندی و ایرانی و کشمیری نشاط خاطر گشتند نسبت و ششم گرامی فرزند سعادت افزای گرامی
 گشت ولادت و در شب پانزدهم دی ماه سال شانزدهم الهی موافق شب و شنبه دوازدهم
 شعبان نصد و هفتاد و نهم پدر بزرگوار و در اربعه عبد الرحمن سوم گردانید اگر چه هندوستانی نژاد است
 اما مشرب لغاتی دارد و دانش می اندوزد و از سود و زیان روزگار فراوان آگاهی اندوخته و آثار نیکوئی از
 ناصیه او پدید است خدیو و الا قدر او را بگو که نامی خود منتسب گردانید است و نهم دیدار تیره شب پانزدهم
 سی ام و ده ماه آلهیال سی و شش الهی مطابق جمعه سوم ذی قعدة هندو و در هلالی در ساعت سعادت افزا
 فرزند یکنیک خدیو پدید آمد و غایت ایزدی را آورد و گیتی خداوندان نونهال سر استبان سعادت افزا
 نام نهاد و امید که بجلال کمالات دینی و دنیوی فائز گردد و در سعادت چا و پدید نشاط اندوز و ششم
 دوستی مطالعه کتب اخلاق بست و نهم آگاهی یافتن از نفس طایفه سالهای در از مقدمات بیانی و حیا
 طلبکار بود و با صاحبان این در و روش آئینش بسیار شد و دلائل فنی و شهودی که کتابی و نظری
 در آید راه شبهه بستی نیافت خاطر آرام نگرفت بپاس من عقیدت گردانید که این کشور دودلستین است که نفس
 لطیفه است زبانی سوای بدن او راست تعلقی خاص این یکپاره غرضی سی ام آنکه از پارسا گوهری
 شکوه بزرگان صورت از گفتار حق باز داشت و دانش و پیش اندوزی را را این تیا مد و هم که در دلی
 و جانی و ماموسی تفرقه درین غرمت نینداخت و رقاب کرد در جریاری کرد سی و یکم بی بی و ان اعتبار
 دنیاسی و دوم توفیق نگاشتن این گرامی نامه اگر چه عنوان این کتاب الهی محدث ایزد است که بزبان
 اقبال روز افزون میسر آمد و سپاس نعمت رسیدگی بزبان قلم میگردد و لیکن هر گونه آگاهی را چشمه سار است
 در گردا گروه دانش را مبدن جدید پیشگان کار گزار در اینهنوی و نهی شرایان خنده فروش را از نوصیه
 خردان را سرمایه نشاط و حیوانات را اسباب رخوت و پیران تبار ب روزگار ان کیجا یابند و ششم

و بدو دمان دانش و خاندان پیش اعتبار پذیرفت کاشانه ظاهری در روشی و نفس گجای راهکار
 پدید آمد و هندی و ایرانی و کشمیری نشاط خاطر گشتند نسبت و ششم گرامی فرزند سعادت افزای گرامی
 گشت ولادت و در شب پانزدهم دی ماه سال شانزدهم الهی موافق شب و شنبه دوازدهم
 شعبان نصد و هفتاد و نهم پدر بزرگوار و در اربعه عبد الرحمن سوم گردانید اگر چه هندوستانی نژاد است
 اما مشرب لغاتی دارد و دانش می اندوزد و از سود و زیان روزگار فراوان آگاهی اندوخته و آثار نیکوئی از
 ناصیه او پدید است خدیو و الا قدر او را بگو که نامی خود منتسب گردانید است و نهم دیدار تیره شب پانزدهم
 سی ام و ده ماه آلهیال سی و شش الهی مطابق جمعه سوم ذی قعدة هندو و در هلالی در ساعت سعادت افزا
 فرزند یکنیک خدیو پدید آمد و غایت ایزدی را آورد و گیتی خداوندان نونهال سر استبان سعادت افزا
 نام نهاد و امید که بجلال کمالات دینی و دنیوی فائز گردد و در سعادت چا و پدید نشاط اندوز و ششم
 دوستی مطالعه کتب اخلاق بست و نهم آگاهی یافتن از نفس طایفه سالهای در از مقدمات بیانی و حیا
 طلبکار بود و با صاحبان این در و روش آئینش بسیار شد و دلائل فنی و شهودی که کتابی و نظری
 در آید راه شبهه بستی نیافت خاطر آرام نگرفت بپاس من عقیدت گردانید که این کشور دودلستین است که نفس
 لطیفه است زبانی سوای بدن او راست تعلقی خاص این یکپاره غرضی سی ام آنکه از پارسا گوهری
 شکوه بزرگان صورت از گفتار حق باز داشت و دانش و پیش اندوزی را را این تیا مد و هم که در دلی
 و جانی و ماموسی تفرقه درین غرمت نینداخت و رقاب کرد در جریاری کرد سی و یکم بی بی و ان اعتبار
 دنیاسی و دوم توفیق نگاشتن این گرامی نامه اگر چه عنوان این کتاب الهی محدث ایزد است که بزبان
 اقبال روز افزون میسر آمد و سپاس نعمت رسیدگی بزبان قلم میگردد و لیکن هر گونه آگاهی را چشمه سار است
 در گردا گروه دانش را مبدن جدید پیشگان کار گزار در اینهنوی و نهی شرایان خنده فروش را از نوصیه
 خردان را سرمایه نشاط و حیوانات را اسباب رخوت و پیران تبار ب روزگار ان کیجا یابند و ششم

در شهر کاشان در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر کاشان در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر کاشان در روز دوشنبه ۱۲۰۴
 در شهر کاشان در روز دوشنبه ۱۲۰۴

۳۵۰
 سلاطین و بزرگان این قوه محمل سنان
 است یعنی بزرگان کسی شهر ندارند
 اینکه چون گاهی غلام شده باشد
 و بر او
 مگر از غیر مصر و از غنی
 و قوام باشد و آن از غنی
 و شرف بیزارند که اگر
 عیادت باین شهرت
 مدون بنشیند زمانه گاهی حکام
 مدون بنشیند و مدون
 شده آن بدون مصر باشد و مدون
 اینکه هرگاه که مدون باشد و مدون
 مصر نیز باشد که ای بر سلاطین
 مصر و بزرگان مصر و بزرگان
 و مدون و مدون و مدون
 و مدون و مدون و مدون

مصلحا با طراف تلخی کام غیر از صبر صبر زبانی نقاشی دل جز بشکر شکر بر کس نکشاد شمع سفره وطن
پروانه خلوت در انجمن بلبل در آشیان به تیز پری گل بشاخ از برگ بر می درین آوان فرخ صرف
اوقات گرامی نمود و از سر نو تفسیر مکاتبات علای نموداری هر که حاشیه قدیمه را نوی سجد تجدید
بکاشیه قدیمه سزاوار دست و آنکه از جامی سبق بر و تصرف بشرح علای مکتبی چه دشوار است
از دایره شمشیر قالب طبع از مفرحات جان دارومی تشریح تقویت یافته و سوالیه بنگانه عالم شمس
فیضان آبای علوم انظارش تربیت یافته و فیه معنی که در مطبق قائل برین غائب بود از کاوش
افکار بشود و آورده اند و نفس مطلبی که در سینه مخاطب مکتوم عدم شده از تنایغ حواشی بچود آورده اند نظم

مصنف بود که شیخ ابوالفضل
 بهرقه که از معنی حاصل
 نمود از موثقا نے آن یگانہ
 کشاید تاگرہ از زلف پرتاب
 کشیدہ شانہ و نگشتہ یک مو
 پی تدبیر آن گیسوی مشکین
 صریح کلک شد موج نیسے
 آب و تاب آن استاد تروست
 خدایا عمر آن دقاق سازے
 بکلام دوستان در گفتو باد

معش شد که شیخ ابوالفضل
 بهم چید چون زلف مسلسل
 زبان خامہ را و ندان شانہ
 سیاہی داشتہ آن شانہ و آب
 کہ آید بر زبان خامہ او
 کلام چرب گشتہ عطر نسیم
 کہ نامفہم خورد برده شیمی
 گہر باسفت و در ہر تار بوست
 مثل چون زلف خوبان در دراز
 ز کیا یان عالم لک نہ او باد

حاصله آزمای طبع پروردگار بپشتی نو کشور در طبع این کتاب اهتمام بالغ فرمود و انما نازه
بیشتر نازل مبلغ فرمود خدا یا هر سنگش هم رنگ نگین سلیمان باد و هر قالی طبع باشد تخت جبر و ان باد

شد و در کار اگر بداند و بگفت سواد
 بهر خبر که بین دانات و داوران باشد
 و پس گفتش قوه توادف هم بهر یک
 است و نیز بهر که ظاهر نشد و درنگ
 شدن دل جز برای شکر شکر و شکر
 ننگ ظرف شکر است یا اینکه شکر دل
 بهر خبر که بین دانات و داوران باشد
 شد و در کار اگر بداند و بگفت سواد
 بهر خبر که بین دانات و داوران باشد
 و پس گفتش قوه توادف هم بهر یک
 است و نیز بهر که ظاهر نشد و درنگ
 شدن دل جز برای شکر شکر و شکر
 ننگ ظرف شکر است یا اینکه شکر دل
 بهر خبر که بین دانات و داوران باشد

قطعه تاریخ طبع از شاعر بنی نظیر عالی فن کمر نشی کالکاپر ساء صاحب مجد

چونام این کتاب و صنعتش	کسی پرسد شناسش ده ایوا لفضل
شده تفصیل از نامش بین	بود که هر کتاب و مه ایوا لفضل
محل بین ست گر چشم خنکو	بگو بر طاق ابرو نه ایوا لفضل
فلک این فن کرده نقش سنگ	ز هر طبع و با شدم ایوا لفضل

خاکه ایوا لفضل

باید دانست که در حساب اینجند بر بنیات حساب از خلق و شایسته	در بر همه بنیات از هیچ تاریخ به تحسین گفت موزده ایوا لفضل	و باقی را بنیات در مقام آن که در مقام است گزینا از ایوا لفضل
---	--	---

اعداد	بیانات	زیر	نام و
۰	۱	۲	۳
۴	۱	۵	۶
۷	۱	۸	۹
۱۰	۱	۱۱	۱۲
۱۳	۱	۱۴	۱۵
۱۶	۱	۱۷	۱۸
۱۹	۱	۲۰	۲۱
۲۲	۱	۲۳	۲۴
۲۵	۱	۲۶	۲۷
۲۸	۱	۲۹	۳۰
۳۱	۱	۳۲	۳۳
۳۴	۱	۳۵	۳۶
۳۷	۱	۳۸	۳۹
۴۰	۱	۴۱	۴۲
۴۳	۱	۴۴	۴۵
۴۶	۱	۴۷	۴۸
۴۹	۱	۵۰	۵۱
۵۲	۱	۵۳	۵۴
۵۵	۱	۵۶	۵۷
۵۸	۱	۵۹	۶۰
۶۱	۱	۶۲	۶۳
۶۴	۱	۶۵	۶۶
۶۷	۱	۶۸	۶۹
۷۰	۱	۷۱	۷۲
۷۳	۱	۷۴	۷۵
۷۶	۱	۷۷	۷۸
۷۹	۱	۸۰	۸۱
۸۲	۱	۸۳	۸۴
۸۵	۱	۸۶	۸۷
۸۸	۱	۸۹	۹۰
۹۱	۱	۹۲	۹۳
۹۴	۱	۹۵	۹۶
۹۷	۱	۹۸	۹۹
۱۰۰	۱	۱۰۱	۱۰۲

۱۲۰۰

این شکرستان امید وقتی میرا شد که از راه کلی پس آئینه امر جلیل القدر ترانه صلواته و سلام یا گرفته
به صغیری خوشنویان شکر مقال و شیرین ادایان فرخنده فال راست آهنگی برآورده پرده گوشتی
ششاق را پرده عشاق سازد نظم مع ختم رسل که تواند جز خدا هیچکس نمیداند بهر وقت کردگار بر جان
باد و برآل و جمله بارانش اما بعد درین عرض زمان که گرد که سا و بر روی شاهده ماه سیمای سخن نشسته
سحاب زوای برگردان قباب بتی بسته برینا نش اگر همه تشریفی باشد رخت کهنه خود بدان آتش نکند
این نسیم ز زمار روکش جامه خورشید را او من از نسیم غلبوت فرا گیرد و خریداری شیرین بافت باز جان
الح کرپاسی که خبر پرده بر کمالی تواند بود غبن فاحش دانسته چین برابر و اندازند بسکه طوفان بی بینی
بالا گرفته و کشتی تباهی اهل کمال از روی ساحل دیدن دشوار افتاده شعری آبداری در زمین سنگلاخ
رسانیدن چرا آب بنگ سودن نمیکارند و چون کور سواد بیا چادر ظلمانی فرومشته در سیدین
حرف روشن بیابان محال گردیده برای تشریف نزاری قلم بر کاغذ نازدن چگونه ما متاب بگز
پیچودن نه پندارند شب تا سحر سر ما بر بالش آرام روز خواب نازت و روشنائی از کوچه تاریک خامه
که بگوید و صبح تا شام ز بانها بیا فیه و راز و گه شهاب هرزه باز دندان بفارسی که می گذارد و گاه پودر
بواد می علم و فضل که بعد از های لنگ بای آن ندارند و گرم روان سراپا سوزش و تفسیده لبان
بمروزش را قدم تا برانو و سودن و نفس در گلو سوزش لازم چه گفته آید در سواد روشن کردن
بهندولات که سعایش اندک خفائی دارد و میرد گیان با غنچ و دلالت از روی حیا شوخ چشمی را
کار به تبی محابا چهره بر نامحرمان نیکشانید پیشانی همت بلغ تصور نشانند میسازند شمع
زین دید و پیش سخن شست آفسوس + زمگ قدر شناسان خود و بروز سیاه و درین
زمانیکان یا بلند بالاسی + نموده اندازین شاخ و سبک کوهاده بنموده را منشات علای
ابو الفضل کافیت که از بهر است شسته اش چون و و اخیر سیاه دیگر ذهن رسالی و فهم دستی
حصای و خاتمه بکانه ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

این شکرستان امید وقتی میرا شد که از راه کلی پس آئینه امر جلیل القدر ترانه صلواته و سلام یا گرفته
به صغیری خوشنویان شکر مقال و شیرین ادایان فرخنده فال راست آهنگی برآورده پرده گوشتی
ششاق را پرده عشاق سازد نظم مع ختم رسل که تواند جز خدا هیچکس نمیداند بهر وقت کردگار بر جان
باد و برآل و جمله بارانش اما بعد درین عرض زمان که گرد که سا و بر روی شاهده ماه سیمای سخن نشسته
سحاب زوای برگردان قباب بتی بسته برینا نش اگر همه تشریفی باشد رخت کهنه خود بدان آتش نکند
این نسیم ز زمار روکش جامه خورشید را او من از نسیم غلبوت فرا گیرد و خریداری شیرین بافت باز جان
الح کرپاسی که خبر پرده بر کمالی تواند بود غبن فاحش دانسته چین برابر و اندازند بسکه طوفان بی بینی
بالا گرفته و کشتی تباهی اهل کمال از روی ساحل دیدن دشوار افتاده شعری آبداری در زمین سنگلاخ
رسانیدن چرا آب بنگ سودن نمیکارند و چون کور سواد بیا چادر ظلمانی فرومشته در سیدین
حرف روشن بیابان محال گردیده برای تشریف نزاری قلم بر کاغذ نازدن چگونه ما متاب بگز
پیچودن نه پندارند شب تا سحر سر ما بر بالش آرام روز خواب نازت و روشنائی از کوچه تاریک خامه
که بگوید و صبح تا شام ز بانها بیا فیه و راز و گه شهاب هرزه باز دندان بفارسی که می گذارد و گاه پودر
بواد می علم و فضل که بعد از های لنگ بای آن ندارند و گرم روان سراپا سوزش و تفسیده لبان
بمروزش را قدم تا برانو و سودن و نفس در گلو سوزش لازم چه گفته آید در سواد روشن کردن
بهندولات که سعایش اندک خفائی دارد و میرد گیان با غنچ و دلالت از روی حیا شوخ چشمی را
کار به تبی محابا چهره بر نامحرمان نیکشانید پیشانی همت بلغ تصور نشانند میسازند شمع
زین دید و پیش سخن شست آفسوس + زمگ قدر شناسان خود و بروز سیاه و درین
زمانیکان یا بلند بالاسی + نموده اندازین شاخ و سبک کوهاده بنموده را منشات علای
ابو الفضل کافیت که از بهر است شسته اش چون و و اخیر سیاه دیگر ذهن رسالی و فهم دستی
حصای و خاتمه بکانه ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

این شکرستان امید وقتی میرا شد که از راه کلی پس آئینه امر جلیل القدر ترانه صلواته و سلام یا گرفته
به صغیری خوشنویان شکر مقال و شیرین ادایان فرخنده فال راست آهنگی برآورده پرده گوشتی
ششاق را پرده عشاق سازد نظم مع ختم رسل که تواند جز خدا هیچکس نمیداند بهر وقت کردگار بر جان
باد و برآل و جمله بارانش اما بعد درین عرض زمان که گرد که سا و بر روی شاهده ماه سیمای سخن نشسته
سحاب زوای برگردان قباب بتی بسته برینا نش اگر همه تشریفی باشد رخت کهنه خود بدان آتش نکند
این نسیم ز زمار روکش جامه خورشید را او من از نسیم غلبوت فرا گیرد و خریداری شیرین بافت باز جان
الح کرپاسی که خبر پرده بر کمالی تواند بود غبن فاحش دانسته چین برابر و اندازند بسکه طوفان بی بینی
بالا گرفته و کشتی تباهی اهل کمال از روی ساحل دیدن دشوار افتاده شعری آبداری در زمین سنگلاخ
رسانیدن چرا آب بنگ سودن نمیکارند و چون کور سواد بیا چادر ظلمانی فرومشته در سیدین
حرف روشن بیابان محال گردیده برای تشریف نزاری قلم بر کاغذ نازدن چگونه ما متاب بگز
پیچودن نه پندارند شب تا سحر سر ما بر بالش آرام روز خواب نازت و روشنائی از کوچه تاریک خامه
که بگوید و صبح تا شام ز بانها بیا فیه و راز و گه شهاب هرزه باز دندان بفارسی که می گذارد و گاه پودر
بواد می علم و فضل که بعد از های لنگ بای آن ندارند و گرم روان سراپا سوزش و تفسیده لبان
بمروزش را قدم تا برانو و سودن و نفس در گلو سوزش لازم چه گفته آید در سواد روشن کردن
بهندولات که سعایش اندک خفائی دارد و میرد گیان با غنچ و دلالت از روی حیا شوخ چشمی را
کار به تبی محابا چهره بر نامحرمان نیکشانید پیشانی همت بلغ تصور نشانند میسازند شمع
زین دید و پیش سخن شست آفسوس + زمگ قدر شناسان خود و بروز سیاه و درین
زمانیکان یا بلند بالاسی + نموده اندازین شاخ و سبک کوهاده بنموده را منشات علای
ابو الفضل کافیت که از بهر است شسته اش چون و و اخیر سیاه دیگر ذهن رسالی و فهم دستی
حصای و خاتمه بکانه ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

[illegible]

درم و در کشت دردی نشان بنگراندن در بخت کمال بنگراندن بنگراندن بنگراندن بنگراندن

چیز لا ینفک این نیکه محضان است و محبت به انگشت بدان گرفته آرزو دارد مشنوی

قدرا مکان خویش محل ساخت	دین قاصد لغو آن پر دشت
ادعای صواب حاشا نیست	ایمنی از خطاش اصلا نیست
بوده ام ذره بل از آن کمتر	که نیم در عید اهل هنر
ور در آیم بسر عجب نبود	نور دم پا اگر عجب نبود
خله از ره شناسائی	چون بیابند اهل بنیائے
مورد طعن نفرانند	بو که بر حال من بخت آیند

عرض بعد اینهمه در یکباره و صد و هفتاد و نه از هجرت بر صرع رقی خطاط سیم کار زرین نگار
نقد و زیوف رانقا و منشی کا لکا پر شاد و موجود جاد و طرازی مضمون آفرین سخن پردازی
ناظم ناشر کتب پنج ماه که گلکش ^{۱۲} سیه چردای کاغذین جامه را بفراوانی رسیده
لباس زردار پوشاند و این ^{۱۳} مائطه غایه سالی زلف عنبرین مویان لفظ و معنی را شانی است
که در خط و خال سبزان اطراف نقطه تشریفاتی بعباط هم نمی نهد طبعش آغاز گردید و عسلاده آن
نقش اول که از کاغذ پس تصحیح برنگ برود و بعد و ن شانی که اختیار درستی و صحت
را منطبع شود از نظر دقیقه یاب کیاست ایاب عجمه اولی الالبصار زبده ادبای هوشیار
جمع فضائل منبع فواضل مولوی محمد منظر ^{۱۴} حاکم که هزار مرتبه از من میچرخان نابلد کوچه
علم و ادب افضل هستند گذشته قابل اعتبار و بدو نعم الوفاق عمل مزید اعتماد
شد درین وقت دل و زبان با سر و اعلان تاریخ آن بر رسم یادگار از سبدر فغان
درخواست نمازم بسیار بخشی او خود را که مقتضای جویم هیچ مسئله رد کرده بهی راجد اعدا عطا بید

قطعه تاریخ

همان گشت
سکینه از غایت جود و فروتنی ۱۱
کافین دارنده در دوزخ
نقوش در آن ظاهر است و جاده
کافین هنگام نظم و نواز
پوشند ۱۲
ای شاطره اشاره است
نگار ای گلکش صفتی
و شانی دارد که سواد
یک نقطه غلطی نگار
حاکم بر او
نقوش و قافیه شریف
دست نمودن ۱۳
ای بدو اتفاق خوش
که یک کلمه است چنان
مجموع نگار دوم مائطه
چنین فاضل با دربار
هم نشسته به ترتیب
لفظ در خواست ای
هر یک از دل و زبان
کلام مولای عبدالمجید
لحمه نقش تاقی است بدو ۱۲ ص ۲۵۸ و ۲۵۹

انسان عبارت
از این است که
از این است که
از این است که
از این است که
از این است که
از این است که
از این است که

<p>سنت خالق لوح و قلم که رقمه‌ای دبیرین منطبع گشت درین روزگار بسکه در مدرسه بوده است بجز تاریخ از آن گشت شک چون سید ۱۶</p>	<p>شکر صد شکر بی نیاز شیخ ابوالفضل حقیقت طراز یا قله نوح دگر برگ و ساز نامی از نام همان سرفراز طبع گردید ابوالفضل یازده ۱۳۹۹</p>
<p>ز فیض شامل نشسته نول کشور امروز چه نشأت ابوالفضل طبع و مودت بکار رفت در آن سعی و کوشش بسیار گهی پی حل و توضیح مشورت بجماب ز بهر خلق شد ایشار گوهر مشور دیری بر شیشه تاریخ کلک با دی سفت</p>	<p>پرست از کمر مقصود و اسیر قلمش صحیح و منحل و آراسته ز سر تراپش دی ز راه رویا نماند پاسه تلاش بروز و شب همه با فکر بود که نگاشتن برند جوهر این تا بصورت نیماش سواد طبع شده اینک با پرگوهر تراپش</p>
<p>چون کار بسیار دیگر کشید و گذشت الف و مائین در میانین همی بچول الله خشتها یافت حرف گذشته را تقویم پارانگشته از چاشتمه خواری و که و شوق نمایان مانده هر دو دست بگدی پیش او دراز کرد و از آنجا که همواره خسته نه فیض مالا مال است و گنج راز نهضت خشت تعال و امان حص پر کرد و دگر باره دو گوهر در دو آستین نهاد قطعه</p>	<p>که انشای ابوالفضل ست نام در نامه نامی درین دریای بی لنگر و اوان بجه طایفه چو گردید از برای فکر تا نید خدا حاسه بسیار نام ۱۱</p>
<p>بلاغت گستر چه شناس البته میدان زگر و شهای اقلام است صد با و طبع حیرت که الله درین هنگام منحل گشت عرصه بسیار نام ۱۱</p>	<p>که انشای ابوالفضل ست نام در نامه نامی درین دریای بی لنگر و اوان بجه طایفه چو گردید از برای فکر تا نید خدا حاسه بسیار نام ۱۱</p>

این است ۱۲ صفحه ای از کتاب
 سابق تقدیم کردیم از این کتاب
 بیچشمه باشد در احکامات
 که در این فصول است
 بلایا و فتنه و ستم و جور
 باشد برادران سمدری
 و از آن تکیه ای بپای
 آنکه تمام بی شکست از این
 باز بروم و بگویم که انده
 انی در لنگر تاریخ هر دو دست
 شیدت برای و در دست
 عکس بکاف نارسا بودن
 خدی که گردن خار بیان
 این مصدر بطور بی نیاز
 و اسلحه نفس باغ
 نقصان منزه

ذوالحی ۱۳۹۹
 عبدالحق
 کلانودی
 دو نارسا
 لاداران
 شال و کلاه
 زین علی شاکر
 کرمی و شاد

چهارول دروزا سادو کتب که
در تفسیر این کتاب نقل از

ن	ز
ق	فاموس
س	سراج
ب	برهان قاطع
ک	کشف الغات
م	مؤید الفضل
دار	مدار الاقمار
م	منتخب اللغات
ببار	بهار عجم
ش	شرح مطبوع
قد	قدیری قدری
ع	مولوی غوث علی

تألیف ابوالفضل

طبع نو در آمد بهر تارنجش رقم کردم که حل گردید و شد مطبوع جان انشای علماء

قطعه تارنج دیگر

ببار که ای پند سنان که امروز مکاتیب ابوالفضل مبارک نهی مجموعه فرنگی دانش اگر از وی تعلق یافت رنجی عبارتش بصورت زبانی نه صرف انشا که از وی شنید رقم کردم بی تارنج طبعش	هتیا سه ریه اهل نظر شد طبع بار دیگر نامور شد که در عالم زقبولی سر شد تجدد نیز بر آب دگر شد اشاره اش بسینه راهبر شد ز اخلاق حسن بهم باخبر شد حقائق نامه نقش حشر شد
---	---

تألیف ابوالفضل

امید که برساند روح افزایش ز مشرق تا مغرب و شجای بسکیر گرانبار از شمال تا جنوب همه نشانی
گرد و وحیه شاهرش قوافل انشراح آفاق را با بگ را و آوازه قبول برای محافل اشتیاق نغمه مدی خوان

بر اهل البصار منظور باد الهی از ان چشم بد دور باد

قطعه تارنج طبع از زبانه ارباب سخن مولی محمد احسن از اقربای حضرت مصدق المرح

مبارک طبع انشای ابوالفضل آنکه در عالم پس تصحیح کامل کرد و حل لغات و معانی برای سال طبعش ز در قم کلک بر نی آنجا	نسازد شاه معیش با هر کس ز خود کام جناب مولوی با وی علی دستا و قما بود مطبوع و لسا طبع مکتوبات علامی
--	---

تألیف ابوالفضل محشی زبانه خاتم و تقاریر سابقه بطور یادگار بار ختم

بقام نگار و در مطبع مشرقی کاشوریه مشرقی طبع یافت

رقعات لطایفہ - مشہور انشاہی -

رقعہ گلستان حکمت - ساز مولوی عبدالغیر زاری -

رقعات حسن - جسکا نام از رنگ فرنگ - ہوا حکیم

محمد حسن بدطرز عمدہ -

پنجبر قہر ولایت - از سید ولایت علی صاحب -

گلزار ولایت - ایضاً -

رقعات فیض آگین - کتبات -

توقیعات کسری - از جمال الدین بھابھائی -

کلیات سہ شرمیرا غالب پنج تنگ - مشہور ہرگز

رسائل طہوا - تشریف مشہور سے رقعہات -

حسن و عشق - مؤلف نعمت خان عالی نعمت الی حسن و

عشق بین -

مراقبہ قہر و قدر - مصنفہ ناشی ظہیر الدین -

رقعات نامی - تصنیف مولوی حکیم الدین صاحب -

پیشا بازار - مؤلف ارادت خان واضح بہت خوشنویس

شرح پیشا بازار - مطبوع نادر از مولوی امام بخش

صہبائی -

سہ شطوری - مع مقدمات ثنائیہ یہ کتاب مشہور ہے

شرح سہ شطوری - تشریف نورس کی شرح از مولانا

محمد سعد اللہ مقہور -

کشائش نامہ - سہ فرنگ تصنیف ناشی راج کر -

نذہ الافہام - تشریف مولوی سید محمد علی موسوی ہجری

تفہیم گلستان - اشعار گلستان کی تفہیم -

سکس مسلسل - مصنفہ ناشی چندر کا پر ساد -

پندگی نامہ - بطور ترجیع بند مصنفہ ناشی راہے

کنیا لال صاحب بہادر -

منظر العجایب - مصنفہ میرزا قتیل صفات ہر شکر کا کو

کار آمد نشیان -

تلج الخلیج - تشریف گین تصنیف ناشی از حسین تسنیم

سودانی منافع من -

محتاج الصفات - مصنفہ ناشی رام نرائن صاحب -

صفات کائنات - مشہور کتاب ہر انشاہی زاری

بین کہ صفات سرا پا اور اشیا سے مختلفہ کہ صفات

جو کہ ٹہرے ٹہرے اساتذہ نے مثل بلالہ سندھ و طہوری

وغیرہ کے لکھے ہیں وہ سب بعنوان شایستہ

اسین مندرج ہیں

قواعد فارسی - از روشن علی انصاری -

گلشن فیض - قواعد فارسی معلوم -

نصیذ نامہ - حساب و آداب و القاب کے قواعد -

جو ہر ترکیب - از ناشی بیوارام جو ہر ترکیب رئیس

بریلی لائق درس اطفال ہے -

شرح جو ہر ترکیب - نادر شرح از شیخ سید علی مرحوم

نہر الفصاحت - محلی از میرزا قتیل -

مقیض فارسی - فارسی قواعد دن کی عمدہ کتاب -

چہار گلزار - قواعد صرف و نحو و معانی و عروض ہیں جو

اصول جریستہ - مصنفہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی -

ارمغان - نادر کتاب قواعد ہیں حسین تین سالہ ہیں

قواعد فارسی قواعد خوشنویسی - تشریف از مولانا ہجری

اردو جداول ہیں مخصوص علم اخلاق کا مصنفہ سید اشرف علی

عروض سیفی - نون قوانین و عروض -

سیران الافکار - شرح فارسی میاں الاشارہ -
شجرۃ العرف و روضۃ القوافی و رسالۃ ضماقت
تین کتاب کا ایک مجموعہ عمدہ ہو۔ مصنفہ سیدہ خاتون بیگم
حدائق الابدان - عسکریہ - علم ہائے ہندوستان
شجرۃ الامالی - سیدہ خاتون بیگم - قتل
رسالہ عجب الواسع - عالمی - قواعد فارسی -
غیر المصاوری - گردان مصادر مع شرح لازم و مفید
از مولوی عبد الغفر صاحب -

پنج گنج - یعنی گریا - نام حق - محمد زائد - ہند نامہ عطار
رسالہ قطب قاضی -
ماہیچان - تصنیف شاہ سلا الدین اودھی -
مجموعہ نامہ - مصنفہ عسکری مشہور کتاب ہے -
قافنامہ - چراغدار اشاراتی بیت بخشی بتدیوان -
عطلانی نامہ - تصنیف شیخ شاہ محمد غریبات لایہ -
صدق المصاوری - عرفان نامہ مشہور کتاب ہے -
ہفت ضابطہ - تصنیف علی نقی خان درین اطفال کالیہ
بیت مفید ہے -

کیہ ماحشی - از تصنیفات شیخ سعدی -
کیہ ماعرب - فلم جلی مع اعراب ایما و منشی کا لکھا پر یاد
موجد مرحوم -
کیہ یا ترجمہ - ہر ایک شعر کے نیچے سننی اُسکے اردو میں ہیں
کیہ یا چیا - ترجمہ ہر کیہ کا ہم شعر -

کتب انشاء اردو

انشاء سے خرد افروز - رقعات و عرفان و پر دانہ لکھی
دیگر کا طریقہ آموزی مصنفہ منشی محمد الدین -

انشاء سے ماہور رام - اردو پر ترجمہ -
انشاء سے بہار پختہ ان - از مولوی غلام امام شیب
زنگین عبارت ہے -
انشاء سے سہولت یافتہ از منشی ریوتی پر سادہ صاحب
دستور الصبیان - اردو - پہلی کتاب لائق تعلیم
الطفال کہ ہے -
ماہیچان - اردو و از منشی کھیل لال صاحب بطور تفسیر -
حالیہ سے پیدا ہو - یہ کتاب لائق ہیں بتدیوان مصنفہ
حکیم محمد علی صاحب ہے -

عود و ہندی - اس میں رقعات اردو میں چکیدہ خامہ
اعجاز رقم خباب نجم الدولہ میرزا اسد اللہ خان بہادر
غالب دہلوی جنکی زبان واسطے بول چال اردو کے سند ہے
مطبوعہ مطبع کانپور -

کتب اردو و روسی استادی

خود بخال صبیان - مولفہ منشی خود بخال راسہ -
خالق پارمی - خط و دافع مشہور از تصنیفات امیر
بطور تعلیم و پرانی نظم زبانک پسند اطفال ہر جگہ نیازنگ
بجور اور اوزان مختلف ہیں -

ایضاً - قلم مناسب -
ایضاً - ترجمہ جدید -
ناصر الصبیان - الف با سے نامہ منشی مولفہ مولوی
ناصر علی غیاث پوری

انشاء خدائی لائق درس بتدیوان بطور خالق باری -
ہدایۃ العوام - حالات تعلیمی مولفہ منشی عابد حسین -



